رسالہ نمبر (۱۰) (دسمبر ۱۸۵۶)

اردو ترجمہ

فیصلہ عدالت دیوانی صدر

URDU SUDDER DECISIONS.

بابت اپیل ضابطہ و خاص و متفرقہ و اجرای ڈگری وغیرہ

(مع فہرست خلاصہ مقدمہ)

عبد الصمد

ہیڈ آزاد و منشی جج عدالت صدر کلکتہ سے

حسب الحکم گورنمنٹ بنگالہ و گورنمنٹ آگرہ کے اپنے

چھاپا خانہ مطبع صمدی مین جو شہر کلکتہ کے کوچہ

جان بازار مین بمکان نمبر ۲۵ واقع ہی چھپوایا

(قیمت سالانہ ۱۲ روپیہ)

(قیمت ماہانہ ۲ روپیہ)

۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ

الگزنڈر سمویلس صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۳۵۷ سنہ ۱۸۵۵

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب ادیشنل جج بہار ۲۷ دسمبر ۱۸۵۴

باسترداد فیصلہ صدر امین ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۵۳ کے

سماة فضل النسا خانون (مدعیہ) اپیلانتیہ

چھتردھاری سنگہ (مدعی علیہ) مسپاندنت

منشی امیر علی وکیل اپیلانتیہ

مولوی مرحمت حسین وکیل رسپاندنت

مدعیہ مایان باسید دلاپالے باقیخزانہ موازی ۱۲ بیگھہ ۱۵ بسو

اراضی درمیان شاہی موضع ہاربوچانس کا جو بحوت مدعی علیہ کے

ہی از ابتدای سنہ ۱۲۵۲ لغایت سنہ ۱۲۵۸ فصلی اصل مع سود

بتعداد ۷۴۶ روپیہ کے بنام مدعی علیہ چھتردھاری سنگہ پہ نالش

رجوع کی تھی *

مدعی علیہ دعوی مدعیہ سے انکار کر کے موازی ۱۲ بیگھہ زمین

بیرون شاہی موضع ہاربوچانس کا بحوت اپنے رکھنا اقبال

کرتاہی اور بیان کرتاہی کہ خزانہ مدعیہ جو بذمہ ہمارے باقی تھا وہ

حسب اجازت مدعیہ بمرمت اہارمہ کو راؤر مگر اغراجات منظوری
حسب رسید نوشتہ داودعہاگان شوہر مدعیہ کے صرف ہوا ٭

عدالت ماتحت سے بحق مدعیہ ڈگری صادر ہوئی ؛ عذر ۲ لا یہاں
بدانست صاحب جج کے درمیان اجارہ مدعیہ ۲۱ بیگہہ ۱۵ بسوہ
زمین بحوت مدعاعلیہ کے رہنا ثابت ہوا اور زرباقی خزانہ جو مرمت
باندہ وغیرہ صرف ہوا تھا اُسکی رسید کی تصدیق نہیں ہوئی
اور صاحب جج کاغذات داخلی مدعیہ پر اعتماد نکر کے دعوی
مدعیہ کو ڈسمس کئے ؛ مدعیہ اپیل خاص ہذا میں یہ عذر کرتی ہے
کہ اگرچہ صاحب جج بہ نسبت کاغذات داخلی مدعیہ کے عدم
اعتماد مندرج کئے ولیکن درمادہ اُسقدر زرباقی خزانہ کے مدعاعلیہ نے
اداکرنا جسکا بہ نسبت ہمارے بیان کیا اور اُس عذر کو
صاحب جج نے نامنظور کیا اُس روپیہ کی ڈگری بحق ہمارے
صادر کرنا لازم تھا ؛ اور بھی حسب احوال مقدمہ معزی الیہ کو ہمارے
کاغذات پر اعتماد کر کے حکم ڈسمس صادر کرنا مناسب نہیں تھا ؛
اور مطابق اِس عذر کے فیصلہ صاحب جج میں خامیت ہے ٭

بدانست ہم حکام کے فیصلہ صاحب جج میں خامیت واقع ہوا
ہے اِسواسطے حکم ہوا کہ مقدمہ ہذا کو ساتھ اِس ہدایت کے صاحب
جج کے پاس واپس بھیجا جاوے کہ ممدوح الیہ دعوی مدعیہ پر اور
انف

مدعاعلیہ کے عذر ادای خزانہ پر غور کرکے باستماع عذرات طرفین پنجہ او ہر قدر روپیہ مناسب سمجھین بحق مدعیہ ڈگری کرین *

۲ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

هنری طامس ریکس صاحب * سنی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکمان *

نمبر ۴۵۹ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ اعلی صدر امین مشرق بردوان ۱۰ سپتمبر ۱۸۵۵ بابت استرداد فیصلہ منصف اس ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۵۵ کے

کھیتر موہن بندوجہ (مدعی) اپیلانت

چھیدام چندر گھوسال وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

بابو کشن کنور گھوس وکیل اپیلانت

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۱۵ مئی سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے ریکس صاحب و تاربس صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکات ذیل کے منظور ہوا تھا * .

"مدعی نے بہ بنیاد قطعہ تمسک نوشتہ ۱۸۴۰ء مدعی علیہ کے نالش کیا تھا بعد داخل ہونے جواب کے قطعہ عرضی اس اظہار سے داخل ہوئی تھی کہ اصل عرضی نالش مین ایک غلطی

واقع ہوئی ہی یعنے اُسمین یون مندرج ہی کہ خود مدعی نے مدعی علیہ سے روپیہ قرض لیا تھا حالانکہ مدعی کے بھائی کی معرفت روپیہ دیا گیا تھا ؛ منصف نے تتمہ عرضی مذکور کو نامنظور کرکے مدعی کی رضامندی کے ساتھہ حکم نین سوتھہ صادر کیا ؛ مدعی علیہ ناراضی مین اُسکے صدرامین اعلی کے محکمہ مین اپیل کیا اور اگرچہ خود صدر امین اعلی بھی حکم نین سوتھہ صادر کیئے مگر ہذا فیصلہ مین اپنے یون لکھے کہ چونکہ دعوی مدعی نادرست ہونا ثابت ہوا پس منصف کو نین سوتھہ نکرکے ڈسمس کرنا چاہیئے تھا ؛ اپیلانت بخاص عذر کرتا ہی کہ بلحاظ حالات مقدمہ کے مدعی علیہ کو حکم نین سوتھہ پر اپیل کرنا نہین پہنچتا تھا اور بہ نسبت نادرستی دعوی اُسکے جو حکم مندرج ہوا ہی وہ صرف بلحاظ فرضی غلطی منصف کے بغیر غور وجہ ثبوت کے صادر ہوا تھا پس حکم ہوا کہ اپیل خاص ہذا واسطے تجویز اس امر کے کہ فیصلہ صدر امین اعلی مسترد ہونا چاہیئے یا نہین منظور ہووے "*

تجویز

ازانجاکہ منصف نے دعوی مدعی کو صرف اوپر درخواست مدعی باستدعای نین سوتھہ ہونے اُسکی نالش کے قبل از سماعت کسی ثبوت کے نین سوتھہ کیا تھا ؛ اسلیئے البتہ

تصور کرنا ہوگا کہ وہ حکم بغیر اسکے کہ کسی طرحکا عیب دعوی مدعی کو ظاہر ہووے صادر ہوا تھا ٭ اور اس سبب سے مدعی مذکور کو صرف اجازت دست برداری اسکے دعوی سے حاصل ہوئی تھی ٭ اگر عدالت اپیل اعلی صدر امین اس اجازت کو جو منصف نے مدعی کو دی تھی نظر بحالات مصرحہ بالا خلاف قانون یا خلاف ضابطہ سمجھے تھے تو انکو اختیار تھا کہ منصف کو یون حکم کرتے کہ تجویز مقدمہ کی عمل مین لاوین اور اسکو دوسرے وجوہات پر ماسوای وجوہات درپیش مدعی کے انفصال کرین ٭ مگر اعلی صدر امین کو اختیار صادر کرنے اس حکم کا نہین تھا جو کہ انہون نے بہ تجویز اس امر کے کہ دعوی صحیح ہی یا نہین صرف بربنیاد اس قیاس کے کہ دعوی مذکور کاذب ہی صادر کیا ہی ٭ اسلیئے حکم ہوا کہ اسقدر فیصلہ اعلی صدر امین کا جس سے حکم مصدورہ منصف مین دست اندازی پائی جاتی ہی مسترد اور حکم منصف بحال ہووے ٭ خرچہ ذمہ رسپاندنت *

۲ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

ہنري طامس ریکس صاحب * بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلد اسکانس صاحب * حاکمان *

نمبر ۳۶۴ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص ' دیپر فیصلہ اعلی صدر امین ضلع شاہاباد ۲۰ نومبر ۱۸۵۵ بابت بحالی فیصلہ منصف سہسرام ۴ می سنہ ۱۸۵۵ کے

جی ناتھہ دوبے وغیرہ (مدعی علیہما) اپیلانتان

سماۃ بارتی (مدعیہ) رسپاندنت

منشی امیر علی وکیل اپیلانتان

منشی عباسعلی خان (غیر حاضر) وکیل رسپاندنت

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے کالوین صاحب و ہتن صاحب حاکمان کے بذریعہ سرتیفکت ذیل منظور ہوا تھا *

"اپیلانتان عدالت ماتحت میں مدعی علیہم تھے اور بتردید دعوی مدعی رسید داخل کئے ؛ منصف رسید کو مصنوعی ٹھہرا کر بحق مدعی ڈگری دیئے اور اپیلانتان کا پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کئے ؛ صدر امین اعلی حکم منصف کو بحال رکھے ؛ سوال اپیل خاص مبنی اوپر اس عذر کے ہی کہ حکام ماتحت کو بہ نسبت ایسے جرمانہ کے حکم صادر کرنا اختیار حاصل نہین تھا ؛ ہم حکام بھی ساتھہ اس رای کے متفق ہو کر سوال اپیل خاص ہذا کو بانظر تردید احکام مذکورین کے منظور کرتے ہیں " *

تجویز

واضح ہوا کہ جس فریق کا کہ منصف نے جرمانہ کیا تھا وہی اُنکی عدالت میں مدعی علیہما تھے ۔ اسلیئے ظاہر ہی کہ اُنکا حکم خلاف قانون ہی ۔ حکم ہوا کہ حکم منصف درباب جرمانہ مذکور منسوخ ہووے ۔ بلحاظ حالات مذکورہ صادر کرنا کسی حکم کا بہ نسبت خرچہ کے ضرور نہیں ہی *

۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * دیوڈ انگلیس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج ضلع سارن ۹ جولائی سنہ ۱۸۵۵

بابت بحالی فیصلہ صدر امین ۱۶ جون سنہ ۱۸۵۴ کے

رای کشوری سنگھ مختار عام شاہ کندن لعل وغیرہ (مدعی) اپیلانت

امرت لعل وغیرہ (مدعیان) و بابو بشن دیو نراین سنگھ وغیرہ

(مدعی علیہم) رسپاندنتان

منشي اميرعلی وکیل اپیلانت

بابوکشنکشور گھوس و مولوي مرحمت حسین وکلاي مدعیان رسپاندنتان

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۴ فبروری سنہ ۱۸۵۶ کو

اجلاس سے دکھاوب ویٹن صاحب حکام کے بذریعہ سر تفکات ذیل منظور ہوا تھا۔

"فیصلہ صاحب جج سے جو صفحہ ۱۰۴ مین فیصلہ ہی ضلع سارن کے بقید تاریخ ۹ ماہ جولای سنہ ۱۸۵۵ مندرج ہی واضح ہوا کہ ہردو مواضع متنازعہ رہن نامہ مین بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۵ کے مستغرق اور دخل مین سایان کے تفویض ہوا تھا اور بماہ مئی سنہ ۱۸۴۹ راہنان نے مواضع مذکورین کو بصورت بیع بالوفا مدعی کے نزدیک فروخت کیا بنابران بیع مذکور رہن مذکورہ کے ساتھہ مستلزم کیا گیا تھا اور تازمان ادای زر رہن مذکورۂ بالا کے مدعیہ اپنی شے خریدہ پر دخل نہین پا سکتا ہی ۔ جو معاملہ کہ بعد اسکے بماہ نومبر سنہ ۱۸۴۹ عمل آیا ہی اور از روی جسکے رہن ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۵ منسوخ ہو کر ایک دستاویز جدید کا صدر ہا گیا ہی کسی طرح سے سایان کے ماہ مئی سنہ ۱۸۴۹ کی حقیت کا مضر نہین ہی ۔ بس حکم ہوا کہ یہہ سوال اپیل خاص واسطے تجویز اس امر کے کہ آیا فیصلہ صاحب جج بہ بنیاد ایک غلطی معتبر در مادۂ تجویز متذکرہ کے جو کاغذات مثل سے واضح ہی مسترد ہونا چاہیئے یا نہین منظور ہووے"۔

تجویز ۔

اپیلانٹ خاص ایک رہن نامہ مرقومہ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۵

بہ نسبت اراضی راہن بصورت کفالت ادای زر قرضہ مبلغ ۶۶۰۰۰ روپیہ کے رکھتا تھا۔ بماہ نومبر سنہ ۱۸۴۹ راہن مذکور نے زر رہن کو گھٹا کر ایک وثیقہ جدید جس میں بعد از ذکر حالات اصلی رہن نامہ اور زر ادائی کے جو اُنہوں نے بادای مبلغ باقی مرتہن اسکو دیا تھا اُسنے اُنہیں اراضی کو مرتہن مذکور کے پاس ساتھ اُنہیں شرائط کے جو پہلے کیا تھا واسطے کفالت مابقی ۳۶۰۰۰ روپیہ زر غیر ادائی مرہون کیا۔ چنانچہ مرتہن نے اِسس رہن نامہ جدید کو قبول کیا اور پرانا رہن نامہ واپس ہوا۔ ماہ مئی سنہ ۱۸۴۹ میں یعنے ۶ مہینا پیشتر اس معاملہ سے راہن نے ایک بیع شرطی کچھ قدر اُسی جایداد کا رسپانڈنٹ کے پاس جو کہ اُسس طرح سے مرتہن ثانی ٹھہرا اِنھا کیا تھا۔ بماہ اگست سنہ ۱۸۵۰ مرتہن ثانی مذکور نے بیعنامہ کیا اور واسطے وخیلکاری کے اپیلانت خاص مستغیث ہوا اور اس بات کا اظہار کر وثیقہ رہن نامہ مرقومہ سنہ ۱۸۴۵ بذریعہ وثیقہ جدید مرقومہ ۱۴ نومبر سنہ ۱۸۴۹ کے منسوخ ہو گیا ہے۔ اور یہ اِسس لحاظ سے کہ اُسکا رہن بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۴۹ کے ہے مقدم اور مرجح متصور ہے۔ صاحب جج نے وثایق رہن نامہ مرقومہ سنہ ۱۸۴۵ اور مرقومہ ماہ نومبر سنہ ۱۸۴۹ کو دستاویزات علاحدہ سمجھکر

یہہ تجویز کی کہ اصل رہن نامہ منقضی اور باطل ہوگیا ہی ۰ اور مقدمہ کو بحق رسپانڈنت ڈکری کیے ۰

اپیلانت خاص یہہ عذر کرتا ہی کہ از انجا کہ ازروی وثیقہ مرقومہ سنہ ۱۸۴۵ کے راہن مذکور مستلزم اس شرط مندرجہ وثیقہ مذکورہ کا ہوا ہی کہ وہ کسیقدر کو بھی جایداد مذکورہ سے جب تک کہ بالکل مبلغ باقتی مرتہن مذکور ادا نکیا جاوے انتقال نہین کریگا اسلئیے رہن ثانی رسپانڈنت کے پاس جو ایسے ایک وقت مین کیا گیا تھا جبکہ مبلغ سنگین زر رہن سابق سے باقتی تھا بسبب شکست اقرار مذکور باطل متصور ہی *

اسماد مین عدالت کی رائی باتفاق ساتھہ اُن حاکمونکے جنھون نے مقدمہ ابھی چرن شقدار وغیرہ مطبوعہ صفحہ ۳۰۵ کتاب نظایر عدالت دیوانی صدر بابت سنہ ۱۸۴۸ کو تجویز کیئے ہین یہہ ہی کہ ایسی شرط سے راہن مذکور اختیار انتقال حقیت مالکیت سے اپنے یا حقیت سے لکھدینے دوسرا رہن نامہ کے فریق ثالث کو جو مانع رہن اول کا ہووے محروم نہین ہو سکتا ہی ۰ مگر عدالت کو حالات دریپشی سے اس مقدمہ کے صاف معلوم ہوتا ہی کہ رہن ۱۴ نومبر سنہ ۱۸۴۹ کا بسلساء رہن سابق غیر موواے سنہ ۱۸۴۵ کے تھا اور یہہ کہ قایم مقامی باقتی سابق

کی بجای بافتنی حال کے اُس طرح جسبر در خصوص انفکاک
اور بطلان رہن سابق کے موثر نہین تھا جیسا کہ صاحب جج نے اُسکو
سمجھا ہی * اسلئے حکم ہوا کہ حکم صاحب جج مع خرچہ مسترد ہووے *

۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

هنری طامس ریکس صاحب * آرچیبلڈ اسکانس صاحب
* حاکمان * جان سمویل ٹارنسن * قایم مقام حاکم *

نمبر ۲۸۳ سنہ ۱۸۵٦

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج شاہ آباد ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۵۵
بابت بحالی فیصلہ اعلی صدر امین ۷ نومبر سنہ ۱۸۵۴ کے

بکرماجیت سنگہ	(مدعی) اپیلانت
بال گوبند سنگہ وغیرہ	(مدعی علیہم) رسپانڈنٹان
بابو انود اپرشاد بنہ وجہ	وکیل اپیلانت

سوال اپیل خاص اِس مقدمہ کا ۲ جون سنہ ۱۸۵٦ کو
اجلاس سے ریکس صاحب و اسکانس صاحب حکام کے بذریعہ
شرطنفکت ذیل کے منظور ہوا تھا*

"واضح ہو اکہ یہہ نالش واسطے دخل ملکیت رقم ۱۲ آنہ حصہ
موضع بجکنپا کے بذریعہ ایک دستاویز کے جسکو بھرنانامہ کہتے
ہین اور جو منجانب سماۃ ہرکنور و دسرانی کنور کے جن مین

سے پہلے کا ۸ آنہ اور دوسرے کا ۴ آنہ حصہ موضع مذکور مین تھا
وایر ہوئی ہی ۔ دونون عدالت ماتحت سے دعوی مذکور نامنظور
ہوا ۔ بابن وجہ کہ مختارنامہ جسکے ذریعہ سے اصلی دستاویز مرقوم
ہوا تھا ثابت نہین ہوا ہی ۔ سایل نے یہہ دکھایا ہی کہ مدعی علیہا
ہرکنور اپنے جواب مین درباب انتقال اپنے حصہ کے اقبال کی
ہی ۔ اور یہہ کہ مدعی سایل کو دخل دلایا گیا تھا ۔ اسلئے حکم ہوا کہ
یہہ سوال اپیل خاص واسطے تجویز اس امر کے منظور ہووے
کہ آیا بابت ۴ آنہ حصہ دسرانی کنور کے سایل بموجب
اپنی نالش کے ڈگری بابت ۸ آنہ حصہ ہرکنور کے بسبب اسکے
اقبال بہ نسبت دعوی مدعی کے پاسکتا ہی یا نہین ٭

تجویز

رای اسکانس صاحب و تارلس صاحب ٭ — یہہ مقدمہ
اپیل خاص بہ نسبت نہ حاضر ہونے رسپانڈنتان کے ایک طرفہ
واسطے تجویز کے درپیش ہوا ہی ٭

ہم حاکمون کو معلوم ہوا کہ جو جوابدہی کہ عدالت ماتحت مین
قایم کئے گئے ہو وین مگر صاحب جج ضلع صرف اوپر ایکہی امر کے
اپیل اپیلانت کو دسمس کئے ہین ۔ یعنے انکی تجویز مین وہ دستاویز
جو بنیاد نالش مدعی تھی اور جسکو منجانب ہرکنور اور دسرانی کنور

اُنکے مختار نے لکھدیا تھا صحیح نہین ٹھہری ہی ۞ کیونکہ جس مختار نامہ
کے ذریعہ سے دستاویز مذکورہ لکھدی گئی تھی اُسکی اصالت
ثابت نہین ہوئی ہی ۞ مگر اِس امر سے ہم حاکمان کوئی وجہ
باطل ٹھہرانے اُس تسلیم کی نہین دیکھتے ہین جو ہرکنور
شریک رقم ۸ آنہ حصہ موضع متنازع فیہ نے اپنے جواب مین
اِسطرح پر کیا ہی کہ اُسنے مختار نامہ مظہرہ مدعی کو لکھدیا
ہی ۞ اور سچ ہی کہ صاحب جج نے یہہ تحریر کی ہی کہ تسلیم
ہرکنور واسطے استحقاق مدعی درباب پانے ڈگری مداخلت
بہ نسبت جایداد مرہونہ کے کافی نہین ہی ۞ اِسلئے کہ دسرانی کنور
جسکی حقیت نسبتی دستاویز مذکورہ علی سبیل التساوی
متعلق ہی دستاویز مذکورہ سے انکار کرتی ہی ۞ مگر یہہ امر صریح
ظاہر ہی کہ تاثیر تسلیم ہرکنور اُسکے اپنے حقوق پر بیچ جایداد
مذکورہ کے منحصر ہوسکتی ہی ۞ اور اگر دعوی مدعی دوسری
وجوہات سے قابل منظوری ٹھہرے بس وہ بہ نسبت جایداد
متنازعہ فیہ کے قایم مقام ہرکنور کا ہوسکتا ہی ۞ بنابراین ہم حاکمان
یون قیاس کرتے ہین کہ اِس نالش مین دعوی مدعی اپیلانت
بمقدار ۸ آنہ حصہ کے بمطابق تسلیم ہرکنور مسموع ہوسکتا
ہی ۞ بنابراین حکم ہوا کہ بہ نسبت اُسی مقدار کے حکم صاحب

جج مسٹر ہوے ⁂ اور یہہ مقدمہ صاحب جج ضلع شاہ آباد کے پاس باین حکم واپس بھیجا جاوے کہ وے بہ بحالی نمبر سابق مقدمہ ہذا تجویز اپیل کی اوپر دوسرے امور در پیش مباحثات فریقین درباب مداخلت مدعی بہا کے عمل مین لاوین *

رای ریکس صاحب *۔ فیصلہ عدالت ماتحت سے واضح ہی کہ نالش حال بر بنیاد ایک مختار نامہ اجمالی درباب تحریر ایک رہن نامہ کے مرجوع ہوئی ہی ⁂ اور رہن نامہ مذکورہ منجانب شرکای اجمالی ایک جایداد کے لکھدیا گیا ہی جس مین ایک شریک اپنی حقیت پر بہ نسبت رقم ۸ آنہ اور دوسرا شریک بہ نسبت رقم ۴ آنہ حصہ کے اظہار کرتا ہی اور غرض اس نالش سے بیدخل کرنا ایک سابق مرتہن دخلکار کا ہی *

عدالتین ماتحت کی تجویز مین وہ دستاویز جسپر یہہ نالش مبتنی ہوئی ہی ثابت نہین ہوئی ہی ⁂ اور اسکی اصلیت مشتبہ فیہ ہی ⁂ اور اسی وجہ پر عدالتین ماتحت سے دعوی مدعی ڈسمس ہوا ہی *

عدالتین ماتحت سے یہہ بھی تجویز ہوئی ہی کہ اگرچہ شریک رقم ۸ آنہ اُس دستاویز کی تحریر کو تسلیم کیا ہی ⁂ مگر شریک رقم ۴ آنہ اُس سے منکر ہی ⁂ اور یہہ کہ تسلیم

شریک رقم ۸ آنہ مذکور بہ نسبت صحت ایک مختار نامہ اجمالی دونوں شریک کے مونر نہاین ہو سکتی ہی *.

اب بجانب کی رای مین تجویز مذکور بسبب اپیل خاص کے کامل اور ناطق متصور ہوتا ہی کیونکہ تسلیم شریک رقم ۸ آنہ کی مدعی حیثیت بعد قبل الے مرتہن سابق کی رقم ۱۲ آنہ سے بخشتا ہی اور نہ مدعی کو اُس متدار جایداد کے واپس پانے کا مستحق گردانتا ہی ؛ اور نہ اُس سے اُسکو استحقاق ارجاع نالش اوپر اُس دستاویز کے جسکو اُسنے بنیاد اپنے دعوی کا قرار دیا ہی یعنے اوپر مختارنامہ اجمالی کے جسکی صحت تحریر اجمالی موقوف اوپر تسلیم صرف ایک شریک کے نہین ہو سکتی ہی ؛ حاصل ہوتا ہی ؛ اِسلیے اِس جانب کی رای مین اپیل خاص ہذا قابل ڈسمس متصور ہی *

۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * ڈیوڈ لنگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۲۱ و نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۵۴ •

اپیلهاي ضابطه اوپر فیصله صاحب جج ضلع میدنی پور ۲۶ فبروري ۱۸۵۴ کے

راجہ کشن اندر نراین رای بعد فوت اُسکے دھرنی دھر رای

دمی جانب کشن چند نرائن رای پسر نابالغ

بتوفی مذکور (مدعی) اپیلانت

صاحب کلکتر ضلع میدنی پور و نند کشور گیری (مدعی علیهما) رسپانڈنتان

بابوکشمکشورگھرس وبابوشمبھونا تهه پنڈت وکلاي اپیلانت

بابو رما پرشاد راي وبابواهوتوش چندرچتورجه وبابوانول

چندرمکھرجيه وکلاي رسپانڈنتان

دعوی مقدمه نمبر۱۲ بتعداد مبلغ ۲۴۶۸ روپیه ۱۲ آنه ۹ پائی کمپنی

دعوی مقدمه نمبر۱۴۴ بتعداد مبلغ ۱۷۲۲ روپیه ۱۳ آنه ۸ پائی کمپنی

یهه نالش واسطے منسوخی ایک نیلام حسب ۱ اکت یکم

سنه ۱۸۴۵ کے ہی: مدعی نیلام مذکور پر باین وجه عذر دار ہی کہ

اُس جایداد میں سیلابی کے سبب سے بہت نقصان پہنچا تھا:

اور اسلیئے صاحب کمشنر اجازت ملتوی رکھنے طلب مالگذراری

به نسبت اُس محال کے دئے تھے: مگر صاحب کلکتر باوجود اُسکے

محال مذکور کو نیلام کیئے: صاحب جج یهه فیصله کیئے ہیں کہ یهه عذر مدعی

کا معرض ثبوت میں نہیں پہنچا ہی: اور اِسلیئے وے دعوی

مدعیکو ڈسمس کیئے *

اپیل میں اِسبات کی تسلیم کی گئی ہی کہ بہنگام غروب

افتاب روز اخیر ادای مالگذاری زربقایا یافتنی تھا: اور یهه کہ محال

مذکوره حسب منشای دفعه ۱۱ اکٹ بکرسنه ۱۸۴۵ سمبت تنی نیلام سے نہین تھا۔ اسلیئے کوئی وجہ ایسی نہین پائی جاتی ہی جسپر نالش منسوخی نیلام مبتنی ہو سکے * حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت ماتحت معہ خرچہ بحال ہووے *

۵ دسمبر سنه ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر رسمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۰۹ سنه ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ اکٹنگ صاحب جج شہرپٹنہ ۲ جون سنه ۱۸۵۵ بابت ترمیم فیصلہ منصف چوکی گڑھی ۳۰ ماہ اگست سنه ۱۸۵۴ کے

مسترجی میلر (مدعی) اپیلانٹ

گنگا سنگہ و بتو سنگہ (مدعی علیہما) رسپانڈنتان

منشی امیر علی وکیل اپیلانٹ

بابوا شوتوش چتورجہ و بابو الوکول چند رمکھرجہ وکلای رسپانڈنتان

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۱۹ فبروری سنه ۱۸۵۶ کو اجلاس سے دکصاحب و پٹن صاحب حاکمان کے بذریعہ سرتیفکٹ ذیل منظور ہوا تھا *

"چونکہ کاغذات مثل سے اس مقدمہ مین بہ نسبت تجویز

صاحب جج مرافعہ اپیل ایک غلطی معتبر واضح ہی یعنے صاحب
جج نے جز سنائین دعوی مدعی کے جو عدالت مرافعہ اولی سے
دگری ہوئی تھی اصلا کچھہ تحقیق و تدارک نہین کیا ہی بنابران حکم
ہوا کہ سوال اپیل خاص ہذا واسطے تجویز اس امر کے کہ فیصلہ
صاحب جج مسترد ہونا چاہیئے یا نہین منظور ہووے "*

تجویز

نالش مدعی واسطے خزانہ ۱۷ بیگھہ ۱۶ کتھہ اراضی نقدی
اور ایک بیگھہ تیرہ کتھہ اراضی بھاولی کے ہی * درختان انبہ
و دیگر میوہ جات جسکے محاصل کا مدعی دعویدار ہی اُنہی اراضی
بھاولی مین واقع ہین * صاحب جج یہہ دریافت کیئے ہین کہ کسی
طرح کی زراعت بھاولی اُن سنین مین جنکے محاصل کا دعوی کیا
گیا ہی زمین مذکورہ مین نہین کی گئی تھی * اور اسلیئے وے
مدعی کو صرف دگری بابت خزانہ اراضی نقدی کے بہ بنیاد تسلیم
مدعی علیہا کے دیتے ہین * ہم حاکمان صاحب جج کی تحقیقات
مین کچھہ نقص نہین دیکھتے ہین اسلیئے حکم ہوا کہ یہہ اپیل خاص
معہ خرچہ دسمس ہووے *

۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی ٹریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سموئیلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج ضلع ندیہ ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۴ بابت استرداد فیصلہ اعلی صدر امین ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۵۲ کے

درگاچرن بسواس (مدعی) اپیلانت

بنام مسندری دیبہ زوجہ مہیش چندر بندو چودغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

بابو کشن کشور گھوس وکیل اپیلانت

سوال اپیل خاص واسطے مقدمہ کا ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے کالوین صاحب اور ٹریور صاحب حکام کے بذریعہ سرٹیفکٹ ذیل کے منظور ہوا تھا *

دو حال اس مقدمہ کا بملاحظہ فیصلہ جج ضلع ندیہ بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۵۴ مطبوعہ صفحہ ۷۶ کے واضح ہوگا * حکم ہوا کہ سوال اپیل خاص ہذا واسطے تجویز اسبات کے منظور ہووے کہ آیا راہن کو اختیار تاکہہ دینے دستاویز بابت سنہ ۱۲۵۰ بنام مہیش چندر بعد دستاویز بابت سنہ ۱۲۴۸ بنام مدعی کے اختیار حاصل تھا یا نہیں * اگر اسکو اختیار حاصل نہیں تھا تو تجویز اسبات کی کرنا ہوگا

کہ ایا مدعی بشرط چوکادینے دعوی مہیش چندر کے جو بذریعہ سابق دستاویز انی بابت سنہ ۱۲۴۶ کے رکھتا ہی اور جس دستاویز کو صاحب جج نے اصل قرار دیا ہی مستحق مداخلت کا ہی یا نہیں " *

تجویز

واضح ہو اکہ یہہ نالش بعد از بیعنامہ مرتہن اول کے واسطے مداخلت یک محال شاہی کے جو سنہ ۱۲۴۸ بنگالہ بذریعہ کٹ قبالہ مدعی کے پاس مرہون کیا گیا تھا رجوع کی گئی ہی ٭ مدعی علیہ جو دخیلکار ہی یہہ اظہار کرتا ہی کہ محال شاہی مذکور قبل اُسکے ۱۵ جیٹھ سنہ ۱۲۴۶ بنگالہ کو اُنکے پاس مرہون کیا گیا تھا ٭ اور یہہ کہ ۱۵ پوس سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ کو بعوض کچھ روپیہ کے بذریعہ ایک بیعنامہ مرقومہ تاریخ مذکور محال مذکورہ جو پہلے بصورت بیع شرطی رکھا گیا تھا بصورت بیع کامل اُسکے پاس بیچا گیا تھا ٭ صاحب جج نے یہہ دریافت کیا کہ وثایق سنہ ۱۲۴۶ اور سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ کے صحیح اور درست ہیں ٭ اور دخیلکاری مدعی علیہ بھی معرض ثبوت کو پہنچی ہی ٭ چنانچہ وے بیع شرطی سنہ ۱۲۴۶ بنگالہ کو بذریعہ انتقال سنہ ۱۲۵۰ کے بیع کامل اور لاکلامی تصور کرکے نالش مدعی کو ڈسمس کئے ٭

بدانست عدالت اس مین کچھ شک نہین ہی کہ راہن کو اختیار چھوڑ دینے اُسکی حقیت فک رہن کا اور منتقل کرنے مالیت مرہونہ کو بصورت بیع کامل مرتہن کے پاس بلا دست اندازی عدالت کے اگر وہ خواہش مند اُسکا ہووے حاصل ہی ۔ اور ایسے انتقال مین کوئی امر خلاف قانون ملحوظ نہین ہوتا ہی ۔ اور چونکہ حال یہ ہی اسلئے دفعہ ۹ قانون یکم سنہ ۱۷۹۳ در خصوص اختیار انتقال حقیت مالکانہ راہن مذکور بذریعہ بیع یا ہبہ وغیرہ کے جس کسیکو کہ وہ چاہے کافی اور وافی ہی ۔ پس اگر مالیت مذکورہ قبل از بیع مذکور کسی کے پاس مرہون ہوئی ہووے تو بالضرور ساتھہ یافتنی ہونے زر رہن مذکور اوپر اُسکے ہوگی ۔ مگر چونکہ اس مقدمہ مین رہن مذکور بابت تاریخ مابعد کے ہی اور اسلئے تابع رہن سابق کا متصور ہی بنابرین چھوڑ دینا راہن کا اُسکی حقیت فک رہن کو بہ نسبت مرتہن اول کے جسکو بالکل تاثیر دگری بیعنامہ جات کی حاصل ہی مبطل حقیت مرتہن ثانی بہ نسبت اراضی مذکورہ متصور ہی ۔ بموجب ہمارے قوانین بابت رہن کے اطلاع بیعنامہ جات کا ماسوای راہن اور اُسکے وکیل مختار کے کسی دوسرے کو دینا ضرور نہین ہی ۔ اور بمقدمہ کمال صاحب بنام ڈیورنین صاحب مطبوعہ صفحہ ۸۸۰ کتاب فیصلہ جات صدر بابت

سنه ۱۸۵۳ع تجویز ہوچکی ہی کہ مرتہن ثانی بزمرۂ اشخاص مذکورہ بالا محسوب نہین ہی ٭ بنابرین اِس مقدمہ مین مرتہن ثانی کو اصرار کرنا او پراجرای نو نیلس بیعبات منجانب مدعی علیہ کے نہین پہنچتا ہی ٭ اور چونکہ اُسکا ابتا بیعبات اُسوقت تک کہ جب راہن نے حقیت کاے رہن لو مرتہن اول پر چھوڑ دیا تھا وقوع مین نہین ایا تھا ٭ اِسلئے صریح معلوم ہوتا ہی کہ وہ کوئی فایدہ اُس فعل راہن مذکور سے نہین طلب کر سکتا ہی ٭ بلحاظ مراتب مذکورہ بالا حکم ہوا کہ اپیل اپیلانٹ ڈسمس اور فیصلہ عدالت ماتحت مع خرچہ بحال ہووے ٭

۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

ارچیبلڈ اسکانس صاحب ٭ حاکم ٭ جان سمویل تارنس صاحب ٭ چارلس بینی تریور صاحب ٭ قایم مقام حاکمان ٭

نمبر ۶ سنہ ۱۸۵۶

سوال تجویز ثانی اوپر فیصلہ اِس عدالت مورخہ ۱۸ فبروری سنہ ۱۸۵۶ بمقدمہ نمبر ۵۶۸ سنہ ۱۸۵۴ کے

مادھو چرن پانڈے (منجملہ مدعی علیہم رسپانڈنٹان) سایل

بنام سانچو بی بی وغیرہ (مدعیان اپیلانٹان) طرف ثانی

بابو پورن چند رراي ٭ وکیل سایل

یہہ سوال منجانب رسپانڈنٹ مقدمہ اپیل ضابطہ منفصلہ ۱۸ فبروری گذشتہ مطبوعہ صفحہ ۷۸ کتاب فیصلہجات صدر باسدعای تجویز ثانی اُس فیصلہ کے گذرانا گیاہی ۞ اور سایل نے بتائید اپنے سوال کے تین الگ الگ وجوہات درپیش کیا ہی ۞

اول یہہ عذر کرتاہی کہ نالش مدعیہ واسطے پھیر پانے وجہ قیمت اسکی جایداد کی کہ بسبب ضامن ہوے مدعیہ سانجوبی بی مذکورہ واسطے مدعی علیہم کے بیچی گئی تھی ۞ قابل نامنظوری ہی کیونکہ دعوی مبنی اوپر قرارداد نامہ تحریری کے نہیں ہی ۞ ولیکن ہم حاکمان دو وجہ سے اِس وجہ کو نامنظور کرتے ہین ۞ یعنے اسوجہ سے کہ عذر مذکورہ پیشتر درپیش نہیں کیا گیا تھا ۞ اور اسوجہ سے کہ ہم حاکمونکی رای مین کوئی قرارداد تحریری درباب ضمانت مدعیہ واسطے اِس نالش کے ضرور نہیں ہی. جس مین کہ دعوی نازشی فیمابین مدعی علیہ اور مکفول لہ کے جسکے لیے کہ مدعیہ کفیل ہوئی تھی کیا گیاہی *

دوسرا عذر سایل کا یہہ ہی کہ بموجب ایک نظیر درپیشی سایل صرف مطابق ہونا ایک مہر کا ساتھہ دوسرے کے واسطے صحیح متصور ہوے ایک وثیقہ کے کافی ہی ۞

تیسرا عذر یہہ ہی کہ حین تجویز فار غخطی مداخلہ مدعی علیہ

سماعت ہر ایک ثبوت مقابل درپیشی مدعیہ کی بھی لازم اور مناسب تھی * مگر چونکہ ان تعذرات میں کوئی وجہ تجویز ثانی کی نہیں دیکھی جاتی ہی اسلیئے حکم ہوا کہ یہہ سوال تجویز ثانی نامنظور ہووے *

۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

رچیبلد اسکانس صاحب * حاکم * جان سمویل تارنس صاحب * چارلس بینی تریور صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۵۶

سوال تجویز ثانی اوپر فیصلہ اس عدالت مورخہ ۲۶ فبروری سنہ ۱۸۵۶ بمقدمہ نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۸۵۴ کے

رام کشن بسواس وغیرہ (مرسپانڈنٹ) سایلان

کماری دیہ (اپیلانٹ) طرفثانی

بابوکشن سکھا مکھرجہ * وکیل سایلان

یہہ سوال تجویز ثانی باینوجہ درپیش ہوا ہی کہ عدالت ماتحت نے نالش مدعیہ کو بعلت تاثیر تمادی کے ڈسمس کی ہی * بدریافت اِثبات کے کہ اُسنے اپنی دخلکاری اندرون ۱۲ برس کا ثبوت نہیں دکھاسکی ہی * اور مدعی علیہ نے اپنی دخلکاری غیر منقطع بابت زمان ممتد کے ثابت کیا ہی * سایل اظہار کرتا ہی کہ عدالت ہذا نے حکم عدالت ماتحت کو اوپر حالات کے...

کی ہی ٭ پس اسکا عذر یہہ ہی کہ قبل از اصدار ویسے حکم کے اس مقدمہ کو اسطے تجویز اور حالات کے عدالت ماتحت مین واپس بھیجنا لازم تھا ٭

بلاحظہ فیصلہ مصدرہ عدالت ماتحت عدالت ہذا دریافت کرتی ہی ٭ کہ مدعی علیہ کا یہہ سمجھنا غلط ہی کہ نالش مدعی بنا بر تمادی عدالت ماتحت سے ڈسمس ہوگئی تھی ٭ کیونکہ صاحب جج علی سبیل الکمال تجویز حالات کی عمل مین لاتے ہین ٭ اور دونو طرف کے ثبوت دخیلکاری کو سمجھہ بوجہہ کہ دعوی مدعی کو ڈسمس کئے ہین ٭ اور اب عدالت سے یہہ تجویز ہوئی ہی ٭ کہ ثبوت مدعیہ سے اسکی دخیلکاری ساتھہ حقیقت افضل کے ظاہر ہوتی ہی اور یہہ کہ مدعی علیہ صحت ذریعہ دخل اپنے کو بہ تبعیت مدعیہ مذکورہ جسکا وہ دعویدار ہی ثابت نہین کر سکا ہی ٭ اور اسلئے عدالت ہذا سے فیصلہ صاحب جج مستر د ہوا ہی ٭ بنابران حکم ہوا کہ یہہ سوال تجویز ثانی نامنظور ہووے ٭

۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

ارچیبلڈ اسکانس صاحب ٭ حاکم ٭ جان سمویل تارنس صاحب ٭ بینی تریور صاحب ٭ قایم مقام حاکمان ٭

نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۵٦

سوال تجویز ثانی اوپر فیصلہ اسعل الت مورخہ ۲۵ فبروری سنہ ۱۸۵٦ •
بمقدمہ نمبر ۲۵۳ سنہ ۱۸۵۳ کے

مسٹر ابرٹ سالی (مدعی علیہ اپیلانٹ) سایل

مسماۃ چندر منی دیبہ (مدعیہ رسپانڈنٹ) طرفثانی

مسترالن وبابو حگل انند مگھرجہ وکلای سایل

بابو کشن کشور گھوس وکیل طرفثانی

یہہ استدعای تجویز ثانی منجانب مدعی علیہ اپیلانٹ بعدالت ماتحت اس وجہ پر گذری ہی کہ یہہ مقدمہ بہ عدالت ہذا سے اوپر ثبوت ناقص کے بمضرت سایل انفصال پایا ہی؛ یعنی اوپر ایسے ثبوت کے جو بدستور حسب ضابطہ عدالت واسطے تائید فیصلہ کے ناقص متصور ہی *

یہہ نالش منجانب مدعیہ واسطے دلوا پانے ایک مبلغ یافتنی بموجب ایک تمسک کے جو مدعی علیہ نے بنام کیشب چندر اچارج شوہر مدعیہ کے لکھدیا تھا رجوع ہوئی تھی؛ مدعی علیہ نے تسلیم کیا تھا کہ اُسنے تمسک مذکور لکھدیا تھا؛ مگر یہہ عذر درپیش کیا تھا؛ کہ کیشب چندر مذکور برای نام دائن تھا؛ فی التحقیقت رام گوپال اچارج عم کیشب چندر مذکور روپیہ قرض دیا تھا *

چونکہ نسبت اِس تعذر کے بار ثبوت اوپر مدعی علیہ کے ڈالی گئی تھی اِسلئے بعد غور و تجویز کامل ثبوت ہای بیان کردۂ وکیلان درخصوص اُمر درپیشی اپیل کے عدالت کی یہہ رای ہوئی تھی کہ اُن ثبوتوں سے ایسا کوئی امر ثابت نہین ہوا تھا جو مدعی علیہ کو ذمہ داری کامل حسب شرایط نوشتہ تمسک مذکور سے رہائی بخشے ؛ جن شرایط کے ۔ وسے مدعی علیہ مذکور پر معاملہ ادای زر قرضہ معہ کبشب جنذر کے واجب ٹھہرا ہی *

سایل کے ایک وکیل نے بحضور عدالت یہہ عذر درپیش کیا ؛ کہ اگر اُسکے موکل سے آب حسب اکتۃ ۱۸ سنہ ۱۸۵۳ کے ثبوت لیا جاوے ؛ تو حقیقت راست و درستی اِس معاملہ کی ظاہر ہو سکتی ہی ؛ اور دوسرے وکیل نے یہہ عذر کیا کہ عدالت تجویز کرنے سے اِس تکرار کے کہ رام گتی کا اِس معاملہ مین کچھ علاقہ ہی یا نہین انکار کیا ہی *

عدالت کی رای یہہ ہی کہ امثال مقدمہ حال مین جو کہ عدالت کے حضور بصیغہ تجویز ثانی درپیش ہی اجازت دینی درباب لئے جانے ویسے ثبوت کے غیر ضروری ہی ۔ جسکا لیا جانا بدا نسبت عدالت درجین درپیشی اُسکے بصیغہ اپیل کے بھی ضرور نہ تھا ؛ اور عدالت سمجھتی ہی کہ یہہ اعتراض وکیل سایل کا کہ عدالت سے تجویز بعض

امر متعلقه معامله هذا متروک هوا هی * فیصله سے مقدمه کے پیدا نهین هوتا هی *

ازانجاکه کوئی وجه کافی در خصوص درست اندازی فیصله مصدوره سابق دکهائی نهین گئی اسلیئے حکم هوا که یه سوال تجویز ثانی معترجه نامنظور رهووے *

۸ دسمبر سنه ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * آرچیبلد اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویل تارنس * قایم مقام حاکم *

نمبر ۴۳۲ سنه ۱۸۵۳

اپیل ضابطه اوپر فیصله صاحب جج ضلع ۲۴ پرگنه ۲۱ مارچ ۱۸۵۳ کے

رام چندر پال چودهری وغیره (مدعیان) اپیلانتان

پنچو مندل وغیره (مدعی علیهم) رسپاندنتان

بابو رما پرشاد رای و مسترالن وکلای اپیلانتان

بابو کشنکشور گهوش و منشی امیر علی وکلای رسپاندنتان

نالش بتعداد مبلغ ۱۹۴۳||| روپیه ۴۵ آنه ۱۵ گنده کے

مقدمه هذا بتاریخ ۸ می سنه ۱۸۵۵ اس عدالت سے انفصال پایا تها بعد ازان بتاریخ ۲۹ ماه اگست سنه مذکور کے درخواست تجویز ثانی منظور هو کر ثانیا سماعت کے لیئے

پیش ہوا ہی *

نالش مذکورہ کو ابتداء بتاریخ ۵ فبروری سنہ ۱۸۵۱ صاحب جج ضلع ۲۴ پرگنہ تجویز کرکے باین تصور کر چونکہ ایک شخص باظہار اُسکے کہ تو مدعی علیہم پتہ رکھتے ہین اور نہ اُنکے ساتھ بندوبست ہوئی ہی علاوہ برین بحساب جمع زایدہ سالانہ مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ ۸ آنہ ۴ گندہ کے ۹ برس کا خزانہ اُنکے دین پر آہی مدعی علیہم کو قدیمی رعیتی سے بیدخل کرتا ہی حالانکہ از روی پتہ ۹ سالہ از ابتدای سنہ ۱۲۲۱ لغایت سنہ ۱۲۳۰ کے سابق جمع مبلغ ۵۴۷ روپیہ ۱ آنہ تھا اور سنہ ۱۲۵۷ تک بدون نیا پتہ کے باپ بیٹا ایک بعد دوسرے کے اُسی حساب سے خزانہ دیتے گئے — پس نظر بر مقدمہ مرجوعہ مدعی علیہم کو بیدخل کرنا نامناسب ہی کیونکہ مدعی خزانہ پاتے ہی سے اُنکو دخل پدری پر بحال رکھیگا اور خزانہ بڑھانیکا بھی جو ضابطہ آئین مین مندرج ہی اُسکی تعمیل نہین ہونی مدعیکے دعوی کو مع خرچہ ڈسمس کیا ہی *

مدعی صاحب عدالت مین اپیل کرنے سے بتاریخ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۵۲ باین بنیاد کہ عدالت ماتحت نے غلطی سے تکرار حق مدعیکو بہ نسبت بیدخل کرنے مدعی علیہم کے اراضی متنازعہ فیہ سے کہ در حقیقت ایسی معقول تھی بیجا تصور کرکے تجویز نہین کیا

ہی مقدمہ کو واپس بھیجا گیا تھا*

ضلع ۲۴ پرگنہ کے صاحب جج نے نظیر عدالت صدر مقدمہ جان براد ریک وغیرہ بنام مورخہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ کے مدعی علیہم بیدخل نہین کئے جاسکتے ہین اور اُنہون نے نیشی خزانہ کے دعوی کو بھی اِسلئے نامنظور کیا کہ نوتیس برخلاف منشای دفعہ ۹ قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ کے دیا گیا تھا*

نائب مدعی اس عدالت مین اپیل کرنے سے بتاریخ ۸ مئی سنہ ۱۸۵۵ دربارہ بیدخل کر دینے مدعی علیہ اور دلاپانے واصلات ایام تصرف کے (جو حسب اظہار مدعی کے خلاف قانون تھا) آئین تمادی کو مانع نالش تصور کیا گیا تھا* اور حسب درخواست تجویز ثانی اجلاس کے حاکمون نے بتاریخ ۲۹ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۵ منت ہای ذیل ترقیم کیا*

منت دکصاحب* — ’’اسجانب کی رای مین کوئی وجہ منظوری تجویز ثانی کی نہین ہی کیونکہ تجویز ثانی کی درخواست اسی بنیاد پر مبنی ہی کہ اسی ڈھپ کا ایک مقدمہ اجلاس کامل مین سپرد ہُوا ہی یعنے درپارہ تاثیر آئین تمادی بہ نسبت ایسے حقوق کے جو اس نالش مین متنازعہ فیہ ہی‘‘*

’’اسجانب کے نزدیک عذر مذکور وجہ تجویز ثانی ہو نہین سکتی

هی اور نه امر مذکور کا انفصال جو اینده هوگا مخالف رای اجلاس کامل ٹهہر سکتا هی * کیونکہ بعذر فیصله پریوی کونسل بمقدمه راجه بردوان عدالت کمشنر خاص مین تجویز ثانی کی بہت درخواست گذرین اور نامنظور هوئین اسلئے که تجویز مابعد اگرچه عدالت اعلی کی بهی هو تجویز ماقبل مین تاثیر کر نهین سکتی هی * ایسے عذر کو اگر تجویز ثانی کی وجه معقول تصور کیا جای تو جمیع فیصله جات سابق کی بے ثباتی ثابت هوگی کیونکہ تجویز ثانی کے سوال گذراننے کے لئے کوئی میعاد معین نهین هی" *

"مقدمه هذا مین لسبجانب کی تجویز اسی پر مبنی هی که حقایق مندرجه نالشی مین جای گفتگو نهین هی اور ائین مذکور اُس حقایق مین موثر هی" *

"یه تو نهین ظاهر هوتا هی که لسبجانب کے فیصله مین جو جو حالات مندرج هین اُس مین یا تو ائین مندرجه فیصله مذکوره کے موثر هونے مین کوئی غلطی واقع هوئی هی" *

مسٹر مکالوین صاحب * — "اسبجانب کی رای مین درخواست مذکور قابل منظوری کے هی کیونکہ باستدلال ائین تمادی کے مقدمه انفصال پایا تھا اور مدعی علیهم کے تنه کی تحقیق اور تاثیر آئین تمادی کی تجویز اُس وقت ممنوع تھی * اپیلانٹ کے جانب

سے اُس وقت یہہ مباحثہ کیا گیا تھا کہ دونون تکرار باہم پیچیدہ رہنے کے جہت سے اپیلانت کے عذر تمادی کے اثبات سے قاصر رہا اولاً اُسے بیان حالات مندرجہ تنقیح کی اجازت نہ ملی پس حسب راے سر رابرٹ بارلو صاحب کے بنظر حالات مقدمہ کی سماعت کیا چاہیے ‟ *

منت سر رابرٹ بارلو صاحب * — ‟ بوجوہات مندرجہ فیصلہ اسجاتب کے مورخہ ۸ مئی گذشتہ سوال مذکور منظوری کے قابل ہی ‟ *

بتائید دعوی اپیلانت کے یہہ تکرار پیش ہوا کہ اصل تنقیح دو ہین اوّل یہہ کہ آیا زمین مندرجہ عرضی دعوی اپیلانت متنازعہ ... اور یہہ کہ مابین سنہ ۱۲۴۷ (جس سال رسپانڈنتان حال کا مورث مرگیا) اور سنہ ۱۲۵۷ کے (جس سال نالش مرجوعہ پہلے دایر ہوئی) رسپانڈنتان حال رعیت تھے مگر ثبوت نہین رکھتے تھے اور فیمابین متخاصمین کے علاقہ رعیتی و زمینداری مسلم ہی رعیت زمین اوکو خزانہ دینے پر راضی تھا مگر نہ بحساب جمع زاید کے شرح باثبات ... یہہ گفتگو کی گئی کہ ہرگاہ ثابت ہوا کہ رسپانڈنتان اپیلانت کے رعیت ہین پس اُس سے دخل ناحق کا تکرار مستنبط نہین ہو سکتا ہی پس اپیلانت کو پہنچتا ہی کہ اُسے بیدخل کر دے کیونکہ یہہ موروثی

مین بنگ ٹھیکہ ہی اور موروثی استمراری پٹہ مین اسطرح کے شرایط مندرج نہین ہوتے ہین اور پٹہ مذکورہ مین جو عدہ عطیہ ہی سو صرف نسبت اصل پٹہ دار کے تھا اور وارثونکے طرف راجع نہین ہوتا ہی کیونکہ مضمون پٹہ سے یہہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ بعد اصل پٹہ دار کے وے اراضی مذکورہ مین بھی اُسکے قایم مقام ہونگے پس اُنکا فل صرف مجازی تھا علاوہ برین اصل پٹہ دار بھی اُس موضع کا قدیمی رعیت تھا نہ اراضی مندرجہ پٹہ کا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پٹہ لیتے وقت اپنے مطالب کے موافق شرایط لکھوا لیتا۔ بنا بر مباحثہ بالا کے نظایر مندرجہ حاشیہ پر استدلال کیا گیا ہی (*)

جواب مین یہہ تقریر کی گئی کہ فیصلہ مین ایسا حکم نہین ہی کہ آئین تمادی در بارہ بیدخل کرنے رعیت کے غیر موثر ہی بلکہ احکام فیصلجات بر عکس اسکے ہین چنانچہ فیصلہ بھی صدر صفحہ ۳۵۸ بابت سنہ ۱۸۴۶ اور صفحہ ۴۱۱ بابت سنہ ۱۸۴۹ مین موجود ہی چونکہ حقیت تصرف رعایا اس ملک کی موروثی ہوتی ہی پس آئین تمادی موثر ہی مطابق ازین پٹہ دار بہ نسبت زمین

(*) مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۵۶ صفحہ ۴۳۹ — ۱۱ جولائی سنہ ۱۸۵۵ صفحہ ۳۵۷ — ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۵۶ صفحہ ۶۱۷

مذکورہ کے پتہ مورخہ ۲۰ پھاگن سنہ ۱۲۰۳ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۷ع
بہ تقرر جمع مبلغ ۴۷۳ روپیہ ۱۱ آنہ ۷ پای حاصل کیا تھا اور سنہ ۱۲۲۱
مین جب اُس پتہ کی تجدید ہوئی اُسوقت ۵۴۷ روپیہ ۱ آنہ جمع مقرر
ہوا چنانچہ بعد ازان تاریخ نالش (یعنے ۲۶ جون سنہ ۱۸۵۰ع)
تک اُسی حساب سے خزانہ لیا جاتا تھا اور ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۲۶ع
مین جب رسپانڈنٹان نے بارا ست کے جاینٹ مجسٹریٹ کے
پاس نالش کیا کہ اپیلانٹ نے اُنسے جو ایک نئی قبولیت
بہ جمع زاید لکھوالی ہی سو نامنظور ہووے اُسوقت مجسٹریٹ
موصوف نے جمع سابق بحال رکھا نظر برین حق تو یہ ہی کہ پتہ
رسپانڈنٹان بہ جمع سابق مبلغ ۵۴۷ روپیہ ۱ آنہ بحال و برقرار ہی
کیونکہ اپیلانٹ کے اتنی مدت اُسی حساب سے خزانہ لینے
مین اُسکا مسلم ہونا ظاہر ہی *

بجواب بالا یہ کہا گیا کہ سنہ ۱۲۰۳ مین زمیندار نے پتہ نہین
دیا تھا بلکہ ایک اجارہ دار نے اور نظایر مندرجہ صفحہ ۲۰ سنہ ۱۸۵۱ع
و صفحہ ۵۸۹ سنہ ۱۸۵۵ع فیصلہ بھی صدر پر استدلال کیا گیا ہی *

تجویز

رای کالوین صاحب * — پہلے مضامین مندرجہ پتہ کو ذکر
کرنا مناسب مقام ہی *

دو بته هذا بسنه ۱۲۲۱ بنگاله مین لکهه دیا جاتا هی بدین مضمون که
تم میری زمینداری موضع کوره دیهی اگره برگنه انور پور مین
قدیمی رعیت هو اور بشمول جریب موضع مذکوره کے تمهارا
بحال یعنی اراضی مندرجه پته هذا اکے جریب هونے کے بعد تمکو بیگها د
۹ برس کے پته دیا جاتا هی یهان تعین اراضی اور تقرر جمع کا ذکر
هی اب که تم بقدر غباللی زمین کو اچهی طرح آباد کر کے مالگذاری سالانه
واجبی یعنی خزانه مع رسم حسب اقساط مندرجه بالا ذریعه سکه روپیه
رایج الوقت کے ادا کرو اور اراضی مندرجه پته مین هر طرحکی چیز
بونیکا اور اوس سے خزانه مهیا کرنیکا اختیار هی مگر پان بهولے سے
اراضی مذکوره کے لئے تمکو حسب نرخ جدا خزانه دینا پڑیگا اور
اراضی مذکوره مین میرے بغیر اطلاع بیان کی کوٹهی یا بجاوانه تم خود بنا
سکتے هو نه کسیکو بنانیکی اجازت دے سکتے هو اور اگر وهان
ایسا هو تو مجهے اطلاع دیجیو بے حصول اجازت کے تمکو
اختیار نهین که زمین مذکوره کے درخت کو کاٹ ڈالو اور لازم
هی که بدون شکایت سیلاب اور طوفان کے خزانه مقرره ادا
کرتے جاو اور اگر اوس سے قاصر هو تو مجهے اختیار هی جاهین تمکو
اراضی مذکوره مین دخل دین یا ندین اور وقت تحقیق جریب
موضع مذکوره مع اراضی پته هذا کے اگر تمهارے دخل مین زمین زاید

نکلے تو بحساب نرخ مندرجۂ پٹۂ ہذا کے اُسکا خزانہ جدا دینا پڑیگا اور بعد اختتام اِسّ میعاد کے تمکو اراضی مذکورہ کے لئے بحساب نرخ مندرجۂ پٹۂ ہذا کے دوسرا پٹہ دیا جائیگا تحریر فی التاریخ ۲۴ اساڑھ سنہ صدر "۔

شرایط مندرجۂ پٹہ سے واضح ہوتا ہی کہ پدر رسپاندنتان موضع مذکور کا قدیمی رعیت تھا ۔ اپیلانت کے جانب سے یہہ کہا گیا کہ بااین ہمہ پٹہ دار اراضی مندرجۂ پٹہ کا قدیمی رعیت نہین ہو سکتا ہی مگر قطع نظر از ینکہ تکرار مذکورہ کی کوئی دلیل نہیں ہی اراضی مذکورہ کو پٹہ مین اُسکا محال قرار دیا گیا ہی جو سابق اُسکے دخل مین تھا ۔ اِس سے مستنبط ہوتا ہی کہ اُسکو قدیمی رعیت کہنا بنظر اراضی مندرجۂ پٹہ کے ہی اور دوسرا شرط پٹہ کا یہہ ہی کہ صرف ادای خزانہ مقررہ سے قاصر رہنے کی تقدیر مین زمیندار کو اختیار ہی کہ اُسے بیدخل کردے ۔ عدالت مین یہہ اظہار نہین کیا گیا ہی کہ بہ بناء باقیداری کے بیدخل کیا چاہتے ہین ۔ حالانکہ ڈگری صاحب جج ۲۴ پرگنہ مورخہ ۵ فبروری ۱۸۵۱ سے واضح ہوتا ہی کہ بجہت جمع متعلق کے خزانہ باقی نہین ہی ۔ دعوی بیدخلی مبنی ہی اوپر اِسّ بنیاد کے کہ اپیلانت کہتا ہی کہ رسپاندنت کو دخل دینا یا نہ دینا میرے اختیار مین ہی *

نظایر مستند طرفین مقدمہ مرجوعہ مین کسیطرح موثر نہین ہی اور مقدمہ کے انفصال مین بھی وہ کچھ مفید نہین ہی بلکہ اسمین تو نظایر کی طرف رجوع کرنیکی کوئی حاجت نہین کیونکہ مقدمہ ہزا مین تو صرف اسی امر کی تحقیق باقی ہی کہ آیا رسپانڈنٹ رعیت قدیمی ہی حسب مفہوم اُس ضمن کے جس مین حقیت دخل و تصرف کی یعنی ضمن ۳ دفعہ ۲۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۵ ہی یا نہین — نظر بر حال رسپانڈنٹ کے جو اسباب مین نتہ سے ظاہر ہوتا ہی اور بلحاظ دعوی اپیلانٹ کے دربارہ بیدخل کردینے اُسکے جو بتاریخ ۲۷ جولائی عدالت ہزا سے مقدمہ واپس بھیجتے وقت ایشوی معقول متصور ہو انتہا اسجانب کے نزدیک اپیلانٹ ثابت نہین کرسکا کہ رسپانڈنٹ کا رعیت ہونا و نہونا اپیلانٹ کے اختیار پر موقوف ہی اسکی گفتگو پیش نہین آئی کہ تحقیق عدالت ماتحت بہ نسبت ایشوی بیضابطہ دربارہ نوتیس مندرجہ قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ کے غلط ہی *

نالش ہزا جو واسطے بیدخل کردینے رسپانڈنٹ کے اور بدعوی خزانہ باقیہ بحساب جمع زاید کے درپیش ہوئی ہی قابل سماعت متصور نہو کہ حکم ہوا کہ اپیل مع خرچہ ڈسمس ہووے *

رای اسکافس صاحب و تارنس صاحب *— مدعیان

(زمینداران) اپنے علاقہ زمینداری کے بعض اراضی سے مدعی علیہم کو بیدخل کر دینے کے واسطے یہہ نالش رجوع کئے ہیں اور
اینشوی اول یہہ ہی کہ ایا مدعیان ازروی آئین تمادی کے ماخوذ ہوتے ہین یا نہین - دربارہ تصفیہ اِس تکرار کے مسترالن
و بابو رامپرشاد راے جانب مدعیان اپیلانتان کے مقدمات مندرجہ فیصلہ جات ۴۳۹ صفحہ و ۶۱۷ پر فیصلہ ہای عدالت ہذا بابت سنہ حال
کے بہت اعتماد کرتے ہین اور دستاند توںکے جانب سے بابو کشن کشور گھوس نے درمیان مقدمات مذکورہ اور مقدمہ
مرجوعہ کے یہہ فرق بیان کیا کہ مقدمات مذکورہ مین تکرار حقیت جمع بندی اُس اراضی کی جسکی جمع بندی نہین ہوئی تھی یا جمع
سابق پر خزانہ پیشی کرنیکا تکرار درپیش تھا حالانکہ اِس مقدمہ مین جوتداروں کو ایسے ایک زمین سے کہ بقول مدعیان جوتداروںکے
پاس اُسکے دخیلکاری کی دلیل قوی نہین ہی بیدخل کرنیکا دعوی درپیش ہی - انجانبوںکے نزدیک بھی یہہ امر مسلم ہی کہ
درمیان دعوی مرجوعہ اور دعوی مندرجہ دکر ہائی مورخہ ماہ مئی اور جولائی کے فرق ذاتی ہی اور یہہ کہ ہرچند وجوہات مندرجہ تجویزہای
مذکورہ کی تاثیر اِسوقت زاید متصور ہو یا کم بہر تقدیر وجوہات مذکورہ دربارہ تکرار تمادی جو اُور کسیوجہ سے پیدا ہوا ہو انجانبوںکو

تجویز کے لئے نظیر نہین ٹھہر سکتے ہین علاوہ برین بابو کشن کشور گھوس نے ازروی فیصلہ جات سابق کے یہہ ثابت کیا کہ زمیندار ان واسطے دلاپانے اراضی کے جو انکی جوتدار رعیتون نے بلا بندوبست دخل کر لیا ہی جو نالش دایر کرتے ہین اُسمین عذر تمادی بعض صورتون مین مفید حال مدعی علیہم ہو سکتا ہی ؛ ایسا مین مرتین جبی پانڈے وغیرہ مندرجہ صفحہ ۴۱۱ فیصلہ بھی سنہ ۱۸۴۹ کے (جسمین یہہ دعوی تھا کہ اراضی زاید از قدر مندرجہ پٹہ جو مدعی علیہم کے دخل مین ہی اُس سے وے بیدخل کئے جائین) یہہ حکم ہوا تھا کہ ۱۲ برس سے زیادہ کا دخل جانب مدعی علیہم کے مانع اُس نالش کا ہی ؛ اور اس تجویز سے فیصلہ مندرجہ صفحہ ۳۵۸ فیصلہ جات سنہ ۱۸۴۹ کی جو اسیطرحکے ایک مقدمہ مین صادر ہوا خوب موافقت ہوئی ؛ بنابران ہم حکام یہہ تصور کرتے ہین کہ فیمابین زمیندار اور رعیت کے ایسا ایسا مقدمہ ہوا کرتا ہی کہ جسمین ۱۲ برس سے زیادہ مدت کا دخل مانع ہو سکتا ہی اُس نالش کا جو واسطے بیدخل کر دینے رعیت کے پیش ہووے ؛ مگر معلوم ہوتا ہی کہ مقدمہ مرجوعہ مین آئین تمادی مانع نالش مدعیان نہین ہی ؛ مدعی علیہم رسپاندنتان ۱۰ برس سے زیادہ دخل اپنا ثابت نہین کر سکتے ہین کیونکہ بدر مدعی علیہم

جس سے زمین اُنکی ہاتھہ آئی سنہ ۱۲۴۷ مین مرگیا اؤر نالش رجوع ہوئی سنہ ۱۲۵۷ مین ٭ پس پسران بتہ دار متوفی کے نالش ہونے سے اپیلانتونکو مقدمہ کرنیکے لئے وجہ جدید ہاتھہ لگی جس سے یہہ فائدہ ہوا کہ نالش اُنکی درمیان ۱۲ برس کے رجوع ہوئی ٭

اب مدعی علیہم رسپانڈنٹ کی حقیت تصرف موروثی کی تجویز باقی ہی یعنے حقیت تصرف اراضی بطور رعایای خود کاشت کے ساکن اؤر کشتکار موروثی ہون اؤر جنہین واجبی مالگذاری ادا کرنیکے ذریہ سے قانوناً حقیت تصرف حاصل ہوا ہو ٭ بتہ کے یہہ سب قیود نہ تو آئین مین کماینبغی مندرج ہین اؤر نہ فیصلہ جات مین ایسے بتہ مخصوصہ کی تعریف مین حالات بنای بتہ جزو اعظم ہی ٭ بتہ شاملی کے بعض قیود کی صحت تاریخ تحریر سے ظاہر ہوتی ہی ٭ یعنے بتہ مذکورہ قبل بندوبست استمراری کے ۱۲ برس تک جاری رہا ہووے ٭ مگر رعیت خود کاشت کی حقیت کچھہ اؤر ہی کیونکہ ابتدا اؤر بنا اُسکی وقت خاص پر منحصر نہین ہی بلکہ یہہ ایسی ایک حقیت ہی کہ خودبخود بڑہتی ہی یعنے گوابتدا اُسکی بعید العہد نہو بمرور ایام قوی ہوتی جاتی ہی ٭ رعیت خود کاشت وہ ہی جو بہت دنون سے ساکن ہو اؤر درازی ایام تصرف کے جہت سے

جو تدا اری اُ سکی قایم ستام حقیت قانونی کے ہوجای ۔ مقدمہ مرجوعہ مین یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۱۲۲۱ بین پدر مدعی علیہم کو جو پتہ دیا گیا تھا اُ سکے مضامین سے ربپاندنو ںکے جوت کا حال واضح نہوسکتا ہی۔ اُ سن پتہ مین اولاس بدر مدعی علیہم کو موضع مذکور کا رعیت ''قدیم'' علاوہ برین اُ سکے ساتھہ جس زمین کی بندوبست ہوئی تھی اُ سس زمین کو ''اُ سکا محال'' لکھا گیا ہی اور باایں ہمہ وعدہ مندرج ہی کہ بعد اختتام میعاد پتہ ہذا اُ سی خزانہ پہ زمین مذکورہ ناپیا اُ سسے بندوبست کر دیا جایگا ۔ پس ان شرطون سے تصرف قانونی کی صفات ظاہر ہی ۔ یہہ تکرار کیا گیا کہ لفظ ''قدیم'' راجع ہی طرف اُولاس کے نہ طرف زمین کے مگر یہان لفظ ''قدیم'' سے یہہ مراد ہی کہ بہر حال اولاس بہت دنون سے یہان کا ساکن ہی اور رعیت اتفاقی نہین ہی اور جب اسکو ساتھہ الفاظ ''اُ سکا محال'' تصور کیا جای تو معنی مین اُ سکے اور وسعت ہوتی ہی یعنے معنی اُ سکا یہہ ہوتا ہی کہ زمین بندوبستی خود اُولاس کا ملک ہی اور موضع کے قضیہ و فساد سے اُ سسے کچھہ علاقہ نہین گویا زمین قبل پتہ کے اُ سکے دخل مین تھی نہ یہہ کہ پتہ کے جہت سے اُ سے ملی ہی اس صورت مین کسیوجہ سے متصور نہین ہوتا ہی کہ مدعیان اپیلانتان کو ایسا اختیار

ہی کہ حسب ضابطہ نوٹس جاری کرنیکے بعد جوت دارکی زمین پر
خزانہ پیشی کریں تا اُنکی یہہ دعوی رستبانداتو نکو بیدخل کردیںے
کی حقیت پر مبنی ہی اور بوجوہات مصرحہ بالا ان جانبو نکو دربارہ
دمسی دعوی مذکورہ و بحالی تجویز عدالت ماتحت مع خرچہ کے
موافقت ہی صاحب رای حاکم مذکور الصدر کے *

۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈ ورڈ الگزنڈر سمویلس
صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۴۷۴ سنہ ۱۸۵۳ .

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ صاحب جج پٹنہ مورخہ ۱۰ ماہ اگست ۱۸۵۳ کے

مستران شارڈن (ایک مدعی علیہ) اپیلانٹ

مستر ای گوتییر وغیرہ (مدعیان) و مستر آئی شارپیر (مدعی علیہ) رسپانڈنتان

مستر الن وکیل اپیلانٹ

بابو رما پرشاد رای وکیل پی شاریر رسپانڈنٹ

دعوی متدعہ مبلغ ۵۷۰۲ روپیہ ۱۰ آنہ ۶ پائی کمپنی

واضح ہوا کہ یہہ نالش منجانب مدعی جو دانا پور میں اپنا کاروبار
رکھتا ہی واسطے دلوا پانے مبلغ ۵۲۹۸ روپیہ ۱۴ آنہ ۶ پائی کمپنی
وجہ باقی از روی حساب جو بموجب ایک اقرار نامہ مدعا علیہ محررہ

عبارت انگریزی مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۵۱ کے مدعی علیہ مذکور پر اُسکی کوٹھی کا پاناہی مع سود اُسکے از تاریخ اول جنوری سنہ ۱۸۵۴ رجوع ہوئی ہی *

مدعی یون بیان کرتا ہی کہ مدعی علیہ شاز دن کو برتے شار یر ملے جو کہ پیشتر از سنہ ۱۸۵۴ افسر کوٹھی مذکور کا تھا واسطے لکھنے انگریزی مکاتبات کے مقرر کیا تھا۔ مگر اُسنے اقسام معاملات داد وستد ز ساتھہ کوٹھی مذکور کے عمل مین لایا۔ اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوا کہ جب دانا پور سے چلا گیا اور اُسکے حساب کی نکاسی کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ مبلغ ۵۵۹۸ روپیہ ۴ آنہ ۶ پائی مدیون مستر شاریر کے پاس ہوا ہی۔ اور یہہ کہ اُسنے ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۵۱ کو ایک خط بصورت اقرار نامہ مستر شاریر کو لکھا اور اُس مین دین مذکور اور اُسکی تفصیل کو مندرج کیا۔ اور اُس مین یہہ اقرار کیا کہ وہ دین مذکور کو بذریعہ ۳۰۰ روپیہ قسط ماہواری از ابتدا ای یکم ستمبر سنہ ۱۸۵۱ کے ادا کریگا۔ اور در صورتیکہ نیلام جایداد بیلاگھریا محکمہ کمشنری اور صدر بورڈ سے منظور ہووے تو بالکل دین مذکور کو اُسی سال کے درمیان ادا کریگا۔ چنانچہ نیلام جایداد بیلاگھریا ۹ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۱ کو محکمہ صاحب کمشنر سے منظور ہوا۔ مگر باوصف اُسکے سوای پہنچانے

ایک قسط ۳۰۰ روپیہ کے مدعا علیہ مذکور نے تعمیل اپنے اقرار
نہین کی ؃ بلکہ اخیر کو اُسنے دین مذکور سے مطلقاً انکار کیا *

مدعا علیہ نے مسٹر شاریر کے مدیون ہونے اور اقرارنامہ
مذکور کے لکھدینے سے علی العموم انکار کیا ہی جس اقرارنامہ
پر نالش ہذا مبنی ہی ؃ اور علاوہ برین اُسنے انواع تعذرات
بالائی در خصوص ممنوع السماعت ہونے نالش ہذا کے
درپیش کیا ہی *

مدعی نے اپنی کھاتہ بہی عدالت ماتحت مین داخل کیا ہی ؃
اور بہی ۵ قطعہ خطوط جو مدعی علیہ نے مقام کیا بے سنہ ۱۸۵۱ و
سنہ ۱۸۵۲ مین مشتمل او پر ذکر مدیونیت اُسکے مسٹر شاریر
کے پاس اور اقرار ادا کرنے اُسکے لکھا تھا داخل کیا ہی ؃ اور
علاوہ برین اُسنے زبان بندی کئے گواہون کی گذرانی ہی ؃
جس مین سے بعض شہادت سے دستخط مدعی علیہ کا ثابت
ہوا ہی ؃ اور بعضی دیگر کی گواہی سے لکھدیا جانا اقرارنامہ کا
ثبوت کو پہنچا ہی *

مدعی علیہ اُن خطوط سے جو اُسکی طرف منسوب کئے گئے
ہین انکار کیا ہی ؃ مگر کسی طرح کا ثبوت نہین درپیش کرسکا
؃ اور صاحب جج ڈگری بہ نسبت دعوی کامل مدعی کے

صادر کیے ہین *

اسلیے مین یہہ عذر کیا گیا ہی کہ جس حساب کی بابت دبر اقرار مدعی علیہ وقوع مین آیا ہی اُسکے بالکل کا داخل اور ثابت ہونا منجانب مدعی کے لازم اور مناسب تھا * اور خط مذکور کو بالفرض اگر عدالت سرسری اعتبار بھی سمجھی تو بھی اُس سے سوای اسکے اور کچھ نہین ثابت ہوتا ہی کہ کسی قسم کا زر دین مدعی علیہ پر مدعی کا پانا تھا * اور یہہ کہ اِس مقدمہ کو باین حکم عدالت ماتحت مین واپس بھیجنا چاہیے کہ فریقین سے اظہار با حلف لیا جاوے *

بغیر از حالات خاص کے جو اِس مقدمہ مین موجود نہین ہین ثابت کرنا اُس تصفیہ کا جسپر اقرار زر باقی کا وقوع مین آکر مین الفریقین تصفیہ پذیر ہونا واضح ہوا ہو ضرور نہین ہی * (چنانچہ اُسپر فیصلہ نظیر مندرجہ کتاب فیصلہ جات صدر مقدمہ مسماۃ مہتابو منفصلہ ۳ فبروری سنہ ۱۸۵۳ ناطق ہی) * اِس مقدمہ مین مدعی علیہ کسی مبلغ خاص مندرجہ حساب مذکورہ پر اعتراض نہین کرتا ہی * صاحب جج نے حساب مذکورہ کی تدارک اور تحقیق عمل مین لایا تھی * اور اُس وقت مدعی علیہ کو اختیار تھا کہ حساب مذکور کی کسی بابت کی غلطی دیکھا دیتا * اور مدعی پر در خصوص

اثبات بالکل حساب کے جبر کرتا تھا مگر اسنے ویسا نہیں کیا ہی * بالکہ اسنے ایک انکار مبہم اور عام بالکل حساب سے کیا ہی *

شہادت زبانی جو اس مقدمہ مین گذری ہی نہایت قابل اطمینان ہی * اور اس عدالت کو کوئی شبہہ اسماده مین باقی نہین رہا ہی کہ اقرار نامہ مورخہ یکم جولای سنہ ۱۸۵۱ اور خطوط مرقومہ ۵ ستمبر اور ۶ نومبر سنہ ۱۸۵۱ اور ۲۴ مارچ اور ۱۰ اپریل اور ۱۰ جون سنہ ۱۸۵۲ لکھا ہوا اور دستخط کیا ہوا مدعی علیہ کا ہی *

اور عدالت کی رای مین خطوط سابق الذکر مین صریح ذکر اسی دین کا ہی جو مادہ اس نالش کا ہی *

اول دو خط مین مدعی علیہ بالتصریح ادا کرنا ۳۰۰ روپیہ قسط اول بیان کرتا ہی * اور تیسرا خط بجواب خط کوٹھی مذکور مشتمل او پر مطالبہ ادای دین مذکور کے کہ اسکی بھی نقل داخل کی گئی ہی مرقوم ہوا ہی * اور اس مین تحت مطالبہ مذکورہ کی تسلیم کی گئی ہی * اور یہ بیان کیا گیا ہی کہ مدعی علیہ برتے شاریر کے پاس سبب جلد ادا نکرنے دین مذکور کا بیان کیا ہی * اور ۱۰ ماہ اپریل کے خط مین یہ مرقوم ہی کہ مدعی علیہ

کو اُمید پانے ۳۰۰۰ روپیہ کی درمیان اُسی مہینے کے ہی ۔ اؤر شادیر کو یہہ خبر دیا گیا ہی کہ مبلغ ۲۰۰۰ روپیہ منجملہ زر باقی ماہ آیندہ کو ادا کیا جاویگا ۔ اؤر خط مورخہ ۱۰ جون جو بنام مرتے شادیر کے لکھا گیا ہی اُسمین بعد ذکر مطالبہ منجانب کوٹھی کے اؤر شکایت سخت گیری کوٹھی مذکور بہ نسبت مدعی علیہ سطور کے یہہ مرقوم ہی کہ مکتوب الیہ کے لیے کوئی وجہ بد خصوص اشتباہ اوپر ایمانداری مدعی علیہ کے منصور نہین ہو سکتی ہی ۔ کیونکہ اُسنے اُسکو ایک دستاویز لکھدیا ہی ۔ جو کہ اب قبضے پاس نہین ہی ۔ پس عدالت کو کچھ شبہہ نہین ہی کہ اُس دستاویز سے اقرار نامہ مورخہ ۳۱ جولای مراد ہی *

اؤر واپس بھیجنا مقدمہ کا واسطے زبان بندی فریقین کے اُسی تقدیر مین قرین انصاف ہوتا ہی جب کہ ثبوت مین اختلاف پایا جاوے ۔ یا کسی اؤر طرح سے اُسمین شبہہ واقع ہووے ۔ اؤر یہان اُس قسم کی کوئی بات نہین پائی جاتی ہی ۔ مدعی نے اپنے مقدمہ کو علی سبیل الکمال ثابت کیا ہی ۔ اؤر جواب مدعی علیہ محض غیر قابل اعتماد ہی ۔ اسلئے حکم ہوا کہ اپیل اپیلانت مع خرچہ ڈسمس ہووے *

۸ دسمبر سنه ۱۸۵۶

بیٹلی جیمس کالوین صاحب * آرچیبلد اسکانس صاحب
* حاکمان * جان سمویل تارنس * قایم مقام حاکم *

نمبر ۲۳۴ سنه ۱۸۵۵

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدرامین ضلع دهاکه ۲۹ دسمبر ۱۸۵۴ کے

برج ناتهه سین وغیره (مدعی علیهم) اپیلانتان
لکهی پریه چودهراین وغیره (مدعیان) رسپاندنتان
برج کنت بندوجه (فریق ثالث) سایل

بابو رما پرشاد رای و مستر الن
وبابو انودا پرشاد بندوجه وکلای اپیلانتان
بابو کشنکشور گهوش وکیل رسپاندنتان اور سایل

نالش بتعداد مبلغ ۹۹۹۸ روپیه ۸ آنه کمپنی

نالش هذا ساتهه اور دوسرا نالشونکے اوپر ایکهی دعوی حقیت بابت زمینداری پرگنه رای پور ونندلال پور کے کہ جسکے چند موضع ضلع دهاکه اور میمنسنگه مین اور بابت ضلع باقرگنج مین واقع هین رجوع هوئی تهی * مدعیان اپیلانتان ظاهر کرتے هین کہ رقم ۱۶ آنه کی سے زمینداری کا وقت پیدا هونے انهونکے حق کے دخل مین رام موهن رای کے اور ۵ آنه دیگمبر رای کے اور ۵ آنه

کو، رامنی زوجہ کنولاکنت رای کے تہا، وے سب ظاہر کرتے
ہین کہ اُنہونکے جد متوفی برج چند بذوجہ رام موہن رای سے بذریعہ
قبالہ مورخہ ۳۱ جیٹھ سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ (۲ جون سنہ ۱۸۲۴) کے اُسکے
حصہ کو خرید کیا تہا اور بطرح بعدہ ۲۹ پھاگن (۱۱ مارچ سنہ ۱۸۲۵) مین
دیگمبر اور کو، رامنی بذریعہ علیحدہ قبالہ اُسی تاریخ کے اپنے حصہ کو
نزدیک رام کنہائی داس کے انتقال کیا تہا جسنے ۱۳ چیت (۲۵ مارچ
سنہ ۱۸۲۵) مین بذریعہ ایک قبالہ کے وہ دو حصہ خرید گی کو اپنے بنام
برج چندر کے بیچا تہا، برج چندر اسطرح سے تمام زمینداری کو حاصل
کرکے بذریعہ ایک تقسیم نامہ محررہ ماہ ساون سنہ ۱۲۴۱ بنگلہ کے
رقم ۶ آنہ کو خاص کرکے اُسکا سرابیتا او ماکنت رای کو واسطے
اپنے پوتونکے جو مدعیان حال ہین دیا تہا اور رقم ۱۰ آنہ کو بلا اشتراک
اُسکے لڑکونکے متصرف ہونیکے لیے چھوڑا تہا۔ دنا نتش ہزا اوپر رقم
۶ آنہ مصرح بالا کے متعید ہی، اور مدعیان ایلانتان ظاہر کرتے ہین
کہ وہ زمینداری برابر دخل مین اُنہونکے خاندان کے حسب حقیت
مندرجہ بالا کے تا وقت ازروی حکم اکٹ ۴ سنہ ۱۸۴۰ کے ضلع ڈہاکہ
اور باقرگنج مین سنہ ۱۸۴۱ اور سنہ ۱۸۴۲ مین بیدخل ہوئے تہے ؛
وے سب ظاہر کرتے ہین کہ یہہ مقدمہ سبب بسبب رام موہن
رای بایع رقم ۶ آنہ کا اور دوسرا اُسکے خاندان کے بسبب

سازش کرنے ساتھ بشیشر رای وغیرہ ریسپانڈنتان عال اِس
عدالت کے در پیش ہوئے ہین جبکہ اِس ضلہ مین کو نزدیک
بزج چندر کے کبھی کوئی بیع عمل مین آیا نہین دی سب کوشش کئے
کہ بذریعہ حکم مقدمات متفرقہ عدالت کلکٹری کے رسپانڈنتوں کو
تحصیل کرنے سے زمینداری کے بیدخل کرین ٭ ضلع باقرگنج مین
بذریعہ صاحب مجسٹریت اور صاحب سشن جج کے بمقدمہ ایکت ۴
کے جو حکم کہ صادر ہوا تھا اُس سے دخیلکاری رام موہن وغیرہ مدعی
علیہم ثابت ہی ٭ ضلع ڈھاکہ مین صاحب مجسٹریت دخیلکاری
اِن اپیلانتان کی ثابت رکھے ہین مگر اُنکے حکم مورخہ ۲۶ ماگھ
سنہ ۱۲۴۸ بنگلہ (۸ اجنوری سنہ ۱۸۴۲) کے بذریعہ صاحب سشن
جج کے مسترد ہوا تھا ٭ وارثین اور ہجدی سب خاندان رام موہن
اور دیگمبر اور کودرامنی اور اُنہونکے قرار دادہ خریداران حسب
قبالہ محررہ سنہ ۱۲۴۹ بنگلہ کے مدعی علیہم ہین ٭ وارثین خریداران
کے طرف سے کوئی جواب داخل نہاین ہوا ہی ٭ از طرف رسپانڈنتان
خریداران سنہ ۱۲۴۹ بنگلہ کے جو جواب کہ داخل ہوا تھا اُس سے
یہہ ظاہر ہی کہ رام موہن ۱ آنہ کا اور دیگمبر اور کودرامنی ہر ہر شخص
۲ گنڈہ کا حصہ رکھتا تھا ٭ ذریعہ تنہا دخیلکار زمینداری کا نہ تھے اسلیئے
وے سب اُس طرح کا بیع جو کہ اوپر مذکور ہی نہین کئے ہین اور

شام سندر زمیندار سابق کا ۳ لڑکے تھے وے سب اور اُنکی
اولاد سب ۱۸/۱۸ اپنے اپنے حصہ پر قابض اور متصرف ہوئے تھے
مگر چونکہ ضلع بردوان مین رہتے تھے اسلئے وے سب بالاجمال
بتاریخ ۱۷ بیساکھ سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ برج مناتھ کو ایک
اقرارنامہ دئے تھے کہ بموجب جسکے وہ اور اُسکے وارثین
سنہ ۱۲۴۷ بنگلہ تک دخیل و قابض رہکر کے اُسی سال مین
وے سب برضا و رغبت اپنے نزدیک بند حصہ ۱۰ اران خاندان
شام سندر کے اُسکو حوالہ کئے تھے جبکہ وے سب سنہ ۱۲۴۷
اور سنہ ۱۲۴۹ بنگلہ مین اپنے حصونکو نزدیک (مدعی علیہم)
رسپاندنٹونکے انتقال کئے تھے *

صدر امین اعلی درباری اس بات کے کہ برج چند ربموجب
قبالہ سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ کے اُس شئے پر دخیلکار تھے ثابت ہوی اور
اُسکے سوای ۱۷ برس تک بلاشبہہ دخیلکار رہی اور عذر اوپر
تتمہ اجارہ کا اور اُسکا واپس دینا سنہ ۱۲۴۷ بنگلہ مین تمام ترغیر
معتبر ہوی بحق مدعیان ڈگری دیئے ہین *

وکلای منجانب اپیلانتان مسترالن اور بابو رماپرشاد رای بہ نسبت
درستگی فیصلہ عدالت ماتحت کے اعتراض کرتے ہین کہ وہ برخلاف
نظیر پروی کونسل ۲۶ جون سنہ ۱۸۴۷ کے اپیل مین رام رتن

رای اور فرخ النسا کے اور برخلاف فیصلہ اِس عدالت محررہ
۳۱ مئی سنہ ۱۸۵۶ کے ہوا ہی۔ اِن حالتو نمین یہہ عذر کیا گیا ہی کہ
رسپانڈنٹان مقدمہ حال کا حقیت کا ثابت کرنا نہین کہا جاسکتا
ہی کہ در صورت ہونے یا نہونے اُسکے از روی ایکٹ
چہارم کے عدالت فوجداری کا حکم کے موافق اُنہونکا
دخیلکاری جبتک رسپانڈنٹ سب اپنی حقیت صاف ظاہر نہین
کر سکینگے قایم رہیگا۔ یہہ تکرار کیا گیا ہی جو دے سب درستکی
قبالہ کا اور حقیت کا اُس وسعت تک جسقدر بایع سب
ظاہر کرتے ہین ثابت کرنے نہین سکے تھے اور یہہ کہ وہ زمینداری
ابتک بہی مین صاحب کلکٹر کے نام مین شام سدر مورث
مشترک راینکے رجسٹری کیا ہوا ہی اور یہہ کہ اُسکا ۳ لڑکے
تھے کل اُنہونکا اولاد کثیر کو چھوڑ کے وفات پائے ہین یعنی رام موہن
(کہ جسکے بایع سے دعوی مدعی اوپر رقم ۶ آنہ کے ہی) پوتا بڑا لڑکا کا
اور دیلمبر بیٹا دوسرا لڑکا کا بایع رقم ۵ آنہ کا اور کودرامنی بایع
تیسرا بیٹا کا لڑکا کا زوجہ بیوہ۔ تمام دوسرا ۹ بجدی سب یکے بعد دیگر
بموجب اپنے حق کے اپنے حصہ مین بمضرت مدعیان اور اُنہونکے
قرار دادہ بالغرنکے دخیلکار ہوئے تھے۔ بہ نسبت قبالہ سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ
کے یہہ اعتراض کیا گیا ہی کہ اُسکا اصل ایک مقدمہ مین داخل کیا

گیا تھا اُسمین مین علامت رجستری کا نہین ہی مگر اُسکے نقلون
مین کہ جو دوسرا مقدمہ مین داخل ہوا تھا اور صداقت اس مین
دھاکہ کا صاحب رجسترکا رجستری تھا قانون کو کا صرف اصلون پر
سنہ ۱۲۳۴ بانگلہ مین یعنے ۳ برس بعد بیعنامونکے ظاہر ہی ۔ اس امر
سے صاف سازش معلوم ہوتا ہی کیونکہ اصل دستاویز پر رجستری
نہو کر اُسکا نقل پر رجستری ہوا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی
جو وہ دستاویزات یکبارگی ناقص اور جعلی ہین ۔ غیر معتبری اور
اختلاف گواہی گواہان کہ جو اظہار کرتے ہین کہ وے سب وقت
نوشتخواند قبالونکے حاضر تھے بھی ظاہر کیا گیا ہی ۔ جواب مین برج چندر
کے کہ جو دھاکہ کا صاحب جج کے نزدیک سنہ ۱۲۳۴ بانگلہ مین وقت
حاضر آنے چند اُس وارثون کے کہ جو واسطے فرق ہونے اوپر
جایداد کے اُسکے اور رام موہن کے حسب قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲
داخل ہوا تھا وہ بھی دکھایا گیا تھا اور یہہ کہ نام ہرسندری زوجہ
دوسرا ابو تاشام سندر کا اور نام مہیش چندر دوسرا حصہ دار
کارخانہ شامل ان بایعونکے مثل حصہ دارونکے بیان کیا گیا ہی یہہ اس
اعتراض کو کہ قبالونکا مندرجہ ۳ بایع سب سنہ ۱۲۳۱ بانگلہ کے طبع
کی تاریخ مین کالشے پر دخیلان وقابض تھے بالکلیہ باطل کرتا ہی *
ثانی یہہ کہ اگست ۴ کا مقدمہ مین جو عرضی کہ گذرانا گیا تھا اُس مین

او ماکنت رای جو بہ نسبت بٹوارہ جو کہ سنہ ۱۲۳۱ بنگالہ کے ماہ حا...
میں لکھا گیا تھا مذکور کیا تھا کہ رقم ۶ آنہ پوتونکو اور رقم ۱۰ آنہ دوسر
انکو بالا تمام دیا گیا تھا اور دوسرا بیع جو کہ رام کنائی سے
بذریعہ قبالہ کے ہوا تھا وہ اُس برس کا ماہ چیت میں بعد
۷ مہینا بعد اِس تقسیم نامہ کے عمل میں ایا تھا دوسرا قبالہ
میں دیگمبر کے رقم ۵ آنہ کا قیمت مبلغ ۱۳۰۱ روپیہ مذکور ہے
اور کودرامنی کا رقم ۵ آنہ کا قبالہ میں صرف ۷۰۰ روپیہ
اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ سب اختلافات اور
گواہی گواہان اِن قبالونکو نامعتبر ثابت کرتا ہے اور
اپیلانتان بموافق نظایر مذکورہ کے اِنہونکا حق کو ثابت
کہا جا سکتا ہے اما اِسکو وے سب بذریعہ قبولیت ماہ
سنہ ۱۲۳۱ سال کے کہ جو حصہ دارونکو اور رام موہن
اور دیگمبر کو واسطے اجارہ کے دیا گیا تھا
بھی بذریعہ ایک نقل گھرا و بٹوارہ سنہ ۱۲۱۰ بنگالہ
اُس وقت کا بارکاں اولاد شام سندر کا مثل
ثابت کر سکتے ہیں گواہی گواہان
استدلال کیا گیا ہے *

بابو کشن کشور گھوس منجانب ...

ہین کہ مادہ نہونا رجسٹری کا بھی جو صاحب کلکٹر کے اُس سے زاید
مضرت اُنکے موکل کی نہین ہو سکتا ہی کہ جستقدر مضرت [illegible] اولاد
شام سندر یا دخیلکاران حال بذریعہ براءت نامہ سنہ ۱۲۴۷ اور سنہ ۱۲۴۹
بنگلہ کے کہ جو واسطے سبب انہون نے نہین ہو سکتا ہی جو وہ ظاہر کرتے ہین
کہ برج چندر کا ایک درخواست واسطے رجسٹری کے عدالت کلکٹری مین تھا
مگر کیون وہ عمل مین نہین آیا تھا وہ دکھلایا نہین جا سکتا ہی اور
بھی یہ کار حال کیا سبب سے رجسٹری نہین کروائے ہین وہ
بھی [illegible] نہین کیا جا سکتا ہی جو صاحب رجسٹر کا نزدیک اصل
بیان کا جس [illegible] ی ہونا ثابت ہی اور تناور ثابت نہین جو وہ دکھلاتے
ہین تھا ور [illegible] سیاہی ہی وہ آگے سے ہی اور اس مین
کہ شبہہ ہووے تو صاحب رجسٹر ضلع ڈھاکہ کا نزدیک کیفیت
پایا جاوے جو بیان کرتے ہین کہ فرق قیمت حصہ کو درامنی اور
شمبر کا بہ نسبت ایک پٹہ پتنی رجسٹری کیا ہوا کے ہوا ہی جو
[illegible] بابت شوہر کو درامنی نے رام موہن کو [illegible] بیع کے کہ [illegible]
[illegible] اُس وقت دخیل و قابض [illegible] دیا گیا تھا وہ [illegible] سے
[illegible] سے وہ [illegible] کا [illegible] سالون مین قبل بیع [illegible] تھے
[illegible] بابت [illegible] سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ کے ہونا ظاہر [illegible] تا ہی
[illegible] غرض یہ تھا کہ اشیای برج چندر کا خواہ [illegible] داری

بانٹے ہووے اُسپر بیٹے اور پوتا نسلاً بعد نسلٍ دخیل و قابض رہیں *

وہ وکہاتے ہیں کہ سنہ ۱۲۳۴ بنگالہ میں سنہ ۱۸۱۲ سال کے قانون ۵ کے فیصلاون میں قبالہ سب داخل کیا گیا تھا اُس وقت نو بہس اور پر اولاد شام سندر ساتھ دیگمبر اور کو دراسی جو ہا تھے دوسرے شخصان مندرجہ اس نالش کے سنہ ۱۲۴۷ اور سنہ ۱۲۴۹ بنگالہ میں بانکار بیع سنہ ۱۲۳۱ سال کے نزدیک رسپاندنمان کے انتقال کئے تھے جاری ہوا تھا۔ صاحب جج قانون ۵ کے فیصلہ نمبر درستگی انتقال قبالہ جات سنہ ۱۲۳۱ کے جو اُس وقت نزدیک اُنکے داخل ہوا تھا اُسکو اور دخیلکاری برج چندر کا بطور مالک کے نہ بطور اجارہ دار کے بذریعہ رام موہن کے جو ثابت ہوا تھا بحال رکہتے ہین تو بھی بہی رام موہن سنہ ۱۲۴۷ سال مین بمقدمہ چہارم اکٹ کے اِس بیع کو انکار کیا ہی بااین کہ نہ وہ اور نہ اُسکے شریکان اِس قبالہ کے باب میں یا صاحب جج کے قانون ۵ کے مقدمہ کے حکم مین کبھی کچھ متنازعہ پیش کئے ہین *

وکیل بیان کرتا ہی کہ ہر سندری اور مہیش چندر کا نام کیونکر درخواست میں لکھا جاویگا ظاہر نہیں ہی مگر وہ کہتے ہین کہ ان جانبو نکے نزدیک نقل ایک روبکاری کا جس مین وہ درخواست کا ذکر ہی در پیش ہی اور چونکہ وہ درخواست سنہ ۱۲۳۴

بنگاله مین سرج چندر نے اُسوقت کہ تسوقت ان قبالونکے ثمن بایع
اس مضمون سے کروے سب دخیلکار ناص اور خود بایع مین
داخل کیا تھا اسلئے یہ کبھی ہو نہین سکتا ہی کہ ہر سندری
اور دوسرے کا نام اسمین ذکر رہیگا جسوقت کہ یہ سب
برعکس اُنکے اپنے دعوے کو ثابت کرتے ہین*
اپیلانٹان کی پہلی بات اعتراض کا او پر فیصلہ پروی کونسل
بابت سنہ ۱۲۴۸ کے اور فیصلہ اس عدالت مورخہ ۳۱ مئی
سنہ ۱۸۵۶ کے مبنی ہی شواضح ہی کہ وکلا یہ اعتراض کرتے ہین
کہ جبکہ بموجب نظیر ان فیصلونکے عدالت فوجداری سے ازروی
اکٹ چہارم سنہ ۱۸۴۰ کے کوئی فریق کسی شیے پر ایکبار
دخل پایا ہی یا اُسکی دخیلکاری قایم رہا ہی بس احکام مذکوره
مین کسی طرحکا غلطی اگر ظاہر ہووے وہ فریق بلالحاظ و بغیر ثبوت
دخل ممتد سابق از جانب فریق نالش کنندہ بذریعہ مقدمہ نمبری
کے بیدخل نہین ہوسکتا ہی یعنے کوئی حقیت عرضی بہ بنیاد یا باثبات
دخل ممتد سابق بہ نسبت حکم اکٹ چہارم کے اگرچہ سابق مین کسی
صورت سے دخیلکار رہا ہووے بغیر صراحتاً ثابت ہوئے
حقیت مقابل کے اُسکے ثانیا دخل پانیکی وجہ معتبر متصور نہین ہو
سکتی ہی شواضح ہی کہ یہ تکرار صدرامین اعلی کا مقدر فیصلہ

کا تائید مین ہی کہ جسکے مدعیان کے ۱۷ برس کا دخیلکاری ثابت ہی۔
انجا ہونکے نزدیک واضح نہین ہی کہ نظایر مصرح امر متنازعہ فیہ مین
موثر ہو سکتا ہی یا کبھی قانون کا یہہ منشا ہی کہ اکت چہارم
سنہ ۱۸۴۰ کے حکم ایسے نتیجہ کہ جیسے اوپر مذکور ہی دیوے۔
فیصلہ پروی کونسل سے یہہ مستنبط نہین ہی کہ جبکہ ازروی
مقدمہ نمبری کے یہہ معلوم ہووے کہ بموجب حکم اکت چہارم کے
ایک فریق بابجا دخیلکار ہی تب اسکا دخیلکاری قایم رہے۔
جو فریق قبل ہونے مقدمہ اکت چہارم کے بہوت روز بنا تنازعہ
اور ازروی احکام مقدمہ نمبری دخیلکار تھا وہ فریق تھا کہ جسکو
اِس مقدمہ مین نسبت کیا گیا تھا مگر وہ اپنا حق کو ثابت کرنے
نہین سکا۔ اِس عدالت کا مورخہ ۳۱ مئی کے منفصلہ مقدمہ مین
تنازعہ درمیان ایک فریق کے بدعوی مداخلت بابت ایک شاملی
جمع کے اوپر دخیلکار اصل جمع کے تھا اور راست ہی کہ
ایسے ایک مقدمہ مین ممتد دخیل کاری اِس شخص کی
جو ہووے اسکو واجب ہی کہ ثبوت حقیت کا اسکے اوپر شاملی
جمع کے دیوے۔ کوئی ان دو مقدمات نظیر اوردہ مناقشہ حالات اِس
مقدمہ کے جو کاغذات مین بتصریح بیان کیا گیا ہی موافقت نہین
رکھتا ہی ضلع ڈھاکہ کا صاحب مجسٹریت کے چہارم اکت کا فیصلہ

میں ان رعیتون کا دخیلکاری مدت کا ثابت ہوا تھا اس دخیلکاری
کو دوسرے فریق بھی قبول کیا ہی شازروی دستاویزات
وغیرہ ثبوت کے جو کہ اسوقت گذرانا گیا تھا اور جو اسوقت پیش
کیا گیا ہی وہ ثابت کرتا ہی کہ سنہ ۱۲۳۱ سال سے حقیقت
بہ نسبت ایک معروف ومشہور زمینداری کے بابت دخیلکاری
کے علاوہ برعکس حقیقت فریق مخالف کے تھاہ صاحب بحسترہت
کا فیصلہ درست تھا اور صاحب معشین جج کا فیصلہ جو اسکو مسترد
کی اوپر اسواسطے کے کہ ایک گانو باقرگنج کا دوسرے شریک
کے دخل میں تھا وہ محض بیجا ہی اور یہہ ایسے بے ائین اور بیجا
ہوگا کہ اگر حاکم ثانی موافق استدعای وکیل کے عمل میں آویگا شاگر
دعوی اوپر شاملی جمع کے ہوتا تب وہ البتہ علیحدہ ہوتا شمدعیان
رسپاندنتان جو بے شبہہ سنہ ۱۲۴۷ بنگلہ تک دخیلکار رہکر کے
بدخل ہوئے تھے اپنا نشان بہہ ظاہر کرلے نہیں سکے کہ برج چندر
بموجب پتہ کے دخیلکار تھے اور اپنا نشان جو شام سندر کے اولاد
کی دخیلکاری کے بعد اس میں بطور زمیندار کے دخیلکار تھے
ثابت کر لے نہین سکے اسواسطے نزدیک اتجابونکے صدر امین
اعلی نے جو رسپاندنتان کے بہت مدت سے دخیلکار رہنا لکھا ہی
صاف ثابت ہوا *

یہہ کہ اپیلانتان اس امر کو ظاہر نہیں کئے ہین کہ مسماۃ بانمدنتان صرف بموجب پتہ کے متصرف تھے واضح ہی کہ دلیلان کبھی داخل نہیں کیا گیا تھا مارجینتاب کہ چہارم اکتت کے مقدمہ درپیش نہین ہوا تھا اور یہہ کہ وہ پتہ بغیر استامپ اور بے ضابطہ اور گواہان کے نہونے سے وہ پتہ تمام تر غیر معتبر ہی * یہہ اور بھی تمام تر برعکس اس بات کے ہی جو کہ قانون ۵ کے مقدمہ کے رجوع ہونیکے وقت ظاہر اور قبول کیا گیا تھا جو سب امر مین پتہ کا تاریخ کا دو برس بعد تھا اور جبکہ تنازعہ ہوا تھا فریقوں کے درمیان بعض اُنہونکے اس پتہ پر دستخط کئے تھے جو کہ وے سب اینکے حصہ مین اس شئے کے خاص دخیلکار ہیں * تو ایسا کاغذات سنہ ۱۲۱۰ بنگلہ کا تمام تر غیر معتبر ہی اور حال مین مانند پتہ کے داخل ہوا ہی لہسواسطے یہہ دو دستاویزات اور چند غیر معتبر گواہان کے سوای وہ زمینداری کا سنہ ۱۲۳۱ سال مین سوای بایع سب اس برسکے دوسرے کے دخل مین تھا کوئی دوسرا صورت سے نظر نہین آیا ہی * یہہ قابل خیال کرنیکا نہین ہی کہ اگر اولاد شام سندر کا وراثت پانے کی حقیقت رکھے تھے تب جو وہ دستاویز کو بے جسٹری رکھنے اور رسپانڈنتان کا ۱۷ برس تک دخیلکار رہنے مین سنہ ۱۸۱۲ سال کے قانون ۵ کے مقدمہ جو سنہ ۱۲۳۴ بنگلہ مین انفصال ہوا

خاموش رہنے *

مدعیان کا گواہی گذران بہ نسبت قبالونکی فی الحقیقت قابل
تشفی خاطر کے نہین ہی ہرچند انجابونکے نزدیک ایسا قیاس نہین
ہوتا ہی کہ ایکبارگی قابل ناقص کرنے کے ہی ٭ یہہ واضح ہی کہ
درشن سنگہ اُس وقت مین برج چندر کا نوکر تھا وہی درشن سنگہ
برج چندر کے ساتھ دیکھا کر سے کلکتہ جاتا اور وقت نوشتخواند
قبالونکے کلکتہ اور دیکھا اور ہر دو ان مین حاضر رہنا کبھی قیاس کے
قابل نہین ہی ٭ واسطے تدارک درستگی اِن دستاویزون کے
اور رسپاندنتان اپنے حق کو ثابت کرنے کے لئے جو گواہ گذرانے
ہین اِسمین یہہ تدارک کرنا چاہئے جو رسپاندنتان کے درمیان
وہ قبالہ نوشتخواند کے وقت پیدا نہین ہوئے تھے اور کوئی کوئی
بڑے تھے اِس مین ہووے سب اپنے دعوی بخوبی ثابت کر
سکتے یہہ محال ہی ٭ اِسطرحکا تحقیق کرنے مین انجابونکو چاہئے
جو یہہ قبالہ سب سنہ ۱۲۳۴ سال سے عدالت ہی مین جست مادہ
مین داخل ہوا ہی جو (مدعیان) رسپاندنتان اور اُنہونکے جدبموجب
یہہ قبالونکے اِس زمینداری پر دخیلکار ہین ٭ انجابونکو تحقیق کرنا
چاہئے کہ وہ دستاویزات صاحب رجسترنے درستگی سے
رجستری کیا تھا اور تحقیقات مین بھی یہہ معلوم ہوتا ہی اشام مندر

کے اولاد کے تنازعہ بابت اس زمینداری کے سنہ ۱۲۳۶ بنگلہ مین
داخل ہوا تھا جسوقت نوتیس اوپر تمام حصہ دارونکے جاری ہوا تھا
جو کہ واسطے انکار کے چہارم اکت کا مقدمہ کے رجوع ہونیکے وقت
حاضر آئے تھے اور جونکہ ظاہر ہوتا ہی کہ سنہ ۱۲۴۷ سال مین وہ حصہ دار
سب نالش کو جانے کے واسطے نہین حاضر ہوئے تھے اور
رسپانڈنتان ان حصہ دارونسے یہہ مصالحہ کئے تھے کہ واسطے
حصہ دارونکی بہتری کے لئے اس اشیاکو واسطے نفع مال خلاص
کرینگے اور جسکا اظہار حال بابت اجارہ سنہ ۱۲۳۱ سال کے
اُنہون کی خاص دخیلکاری سنہ ۱۲۳۴ سال کے برخلاف ہی ؛
ان صورتون مین ان جانبونکا اختیار نہین کہ وہ قبالون کو اور
اختلاف گواہی گواہان کے ناقص کرین اور تکرار درمیان برج چند
کے اور اسکے وارثین کے واقع ہوا تھا اس مین جو برخلاف او
اختلاف ہوناوکلا ظاہر کرتے ہین اسکو وکیل رسپانڈنت ۔
حسب مندرجہ اظہارات کے جو مثالئے ہین وہ نزدیک انجانبون کے
ظاہر تھی اسواسطے حکم ہوا کہ حکم عدالتین ماتحت بحال اور خرچ
ذمہ اپیلانتان کے ہووے *

۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

سنی جیمس کالوین صاحب * ارچیبالڈ اسکانس صاحب
* حاکمان * جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

* نمبر ۲۳۵ سنہ ۱۸۵۵

اپیل ضابطہ از فیصلہ اعلی صدر امین ڈھاکہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۴ کے

برج ناتھ سین وغیرہ	(مدعی علیہم) اپیلانتان
نب کماری دیبہ وغیرہ	(مدعیان) رسپانڈنتان
بابو رماپرشاد رای و مستر الن	وکلای اپیلانتان
بابو کشن کشور گھوس	وکیل رسپانڈنتان

نالش بتعداد مبلغ ۹۷۵۹ روپیہ کمپنی کے

یہ اپیل از جانب انہین اپیلانتون کے ہی جنکی اپیل نمبر ۲۳۴ سنہ ۱۸۵۵ ابھی اسی اجلاس سے فیصل ہوئی * اس مقدمہ مین وے اسی زمینداری کے رقم ۵ آنہ حصہ کا اپنے دعوی کرتے ہین * بنیاد حقیقت بھی متحد ہی اسواسطے حکم ہوا کہ وہی فیصلہ جو بمقدمہ نمبر بالا بحق رسپانڈنتان صادر ہوا بہ نسبت اس اپیل کے بھی موثر ہووے اور خرچہ عدالت ذمہ اپیلانتان کے ہووے *

۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس سمی تریور صاحب * ایڈورڈ

الگزنڈر سمویلس صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۴۱۹ سنہ ۱۸۵۵ ۰

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب ادیشنل جج بہار ۳ جنوری ۱۸۵۵ کے

استرداد فیصلہ صدر امین ۴ فبروری سنہ ۱۸۵۴

بشوناتھہ سنگہ وغیرہ (مدعیان اپیلانتان

منولال وغیرہ (مدعاعلیہم ارسپانڈنتان

بابو رما پرشاد رای ∴ وکیل اپیلانتان

منشی امیر علی ∴ وکیل رسپانڈنتان

سایل مدعی بدعوی دلاپانے مبلغ ۴۹۹ روپیہ ۱۴ آنہ خزانہ نصاب بدوی اور فصل خریف بابت سنہ ۱۲۵۴ فصلی معہ ۱۸۷ روپیہ ۱۵ آنہ ۳ پائی ہمگی مبلغ ۵۸۷ روپیہ ۱۳ آنہ ۶ پائی ۱۷۰ بیگہہ زمین بر حسب حساب دانہ بندی یعنی درحقیقت جسقدر زمین بر چاس کیا گیا ہی مطابق حساب خزانہ اُس زمین گرفت کرکے بنام بردہ سنگہ وغیرہ کے نالش ہزار جوع لایا ہی ∴ مدعاعلیہم درجواب اسکے بیان کرتا ہی کہ زاید از ۳۰ بیگہہ زمین گاسہ بدخل ہماوگون کے نہین تھا اور جسقدر خزانہ کہ بذمہ ہماوگونکے باقی تھا وہ حسب

حساب گوشوارہ یعنی مابین امیدوار و رعیت اجمالاً بصورت
نصف نصف حصہ کر لینے کے ادا کیا ہی ٭

عدالت ماتحت نے بحق مدعی ڈگری صادر کیا تھا اور اپیل صاحب
جج نے نسبت فیصلہ عدالت ماتحت اپیل توجہ حکم مسترد صادر
کیا۔ نالش مدعی بابت حصہ کے راست تصور نہیں کیا جاسکتا ہی ٭

اپیل ہذا میں خاص عذر مدعی یہہ ہی کہ فیصلہ صاحب جج مبہم
صادر ہوا ہی اور اس میں غلطی بھی واقع ہوئی ہی ٭ اسواسطے
کہ اول خزانہ کسقدر زمین کا باقی ہی اسکی تعداد کی صحت
نہیں ہوئی دوم یہہ کہ بصورت دانہ بندی یا بطریق گوشوارہ کے
حساب کی جاویگی اس مادہ کی بھی درستگی نہیں ہوئی ہی ٭ سیوم
یہہ کہ گواہیت دعوی مدعی کو منسوخ کرنیکی کوئی وجہ نہیں سمجھی جاتی ٭

بدانست ہم حکام اپیلانٹ خاص از ناراضی فیصلہ صاحب جج
جو عذرات درپیش کیا ہی وہ راست اور واجبی ہی ٭
اسواسطے مقدمہ ہذا کو واسطے ہدایت صاحب جج کے واپس
بھیجا جاتا ہی ٭ کہ گواہیت دعوی مدعی سے جو ثبوت پائی گئی ہی اور
بھی دیگر دستاویزات وازروی زبان بندی گواہان منجانب طرفین
درحقیقت مدعاعلیہم کسقدر زمین پر قابض کیا تھا اور ازروی
کس قاعدہ کے خزانہ حساب کیا جایگا اور مطابق اُسکے حساب

سے جسقدر روپیہ باقی عاید ہووے روپیہ ادا ہوا ہی یا نہین اِسکی
مراتب کی خلاصہ رای مندرج کرین اور حسب ثبوت ہای گذرانیدہ
مقدمہ ہذا بنعد اوجسقدر کے ڈکری صادر کرنا مناسب ہووے
ویسا عمل مین لاوین *

نمبر ۴۲۰ سنہ ۱۸۵۵

بسبب مطابق ہونے کے اِس مقدمہ مین بھی وہی وجوہات
وحکم موثر ہین جو بمقدمہ نمبر ۴۱۹ مذکور الصدر ترقیم پاے *

۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایدورد
الگزنڈر سمویلس صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۷۲۵ سنہ ۱۸۵۵

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج ادیشنل ڈھاکہ ۹ مارچ ۱۸۵۵
بابت بحالی فیصلہ اعلی صدر امین ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۵۳ کے

روپچندر سرمہ گوسائین وغیرہ (مدعیان) اپیلانتان
اوماسندری داسی وغیرہ (مدعاعلیہم) رسپاندنتان

مسترنویدیل وبابوکشن سکھامکھرجہ وکلاي اپیلانتان
مسترالن * وکیل رسپاندنتان

مدعی اپیلانت خاص بامید دخل پانے قدر زمین کے نالشی ہوا

بن بنیاد رجوع کرتا ہی کہ اراضی متنازعہ ہمیشہ سے بصورت
خراج کے ہم دخیلکار تھے اور تعلقدار تعلق راما مجموعہ دار سے
سن اظہار سے ہمکو بیدخل کیا ہی کہ اراضی متنازعہ مذکورہ
شمول تعلقہ کے ہماری ہی لیکن چونکہ مدعی بہ نسبت لاخراج
ہونے اراضی متنازعہ کے وہ بھی اپنے بدخل اپنے عرصہ دراز سے
ہونا نہین پہنچا سکا اسواسطے عدالت ماتحت سے بہ نسبت مقدمہ
م دسمبر صادر کیا ہی *

عند الاپیل صاحب جج نے بھی دریافت کیا کہ مدعی حقیت
خراج اپنی بہ نسبت جسکے نالش دخل یابی رجوع کیا ہی
ثبات نہین کرسکا اسواسطے فیصلہ عدالت ماتحت کو بحال رکھا *
مدعی عدالت ماتحت اپیل خاص ہذا مین بیان کرتا ہی کہ
مضمون ایشو تصور صاحب جج مین نہین آیا ہی وہ ایشو فقط
اس مادہ کی تھی کہ زمین مذکورہ درمیان زمین لاخراج کے یا
شمول تعلقہ مدعاعلیہ کے ہی اور بماہ لاخراج حق مدعی ہونیکے
کچھ علاقہ نہین رکھتا ہی *

رای ہم حکام کی یہہ ہی کہ مقدمہ ہذا بادہ تکرار سرحد کے دایر
ہوا ہی مدعی بیان کرتا ہی کہ ہم لاخراج دار ہین اراضی متنازعہ
خراج بدخل ہمارے ہی اور مدعاعلیہ اپنے کو تعلقدار قرار دیتا

ہی لیکن بابت حقیقت کے کوئی نکر اور پیش نہین ہی *

ہم تمام مقدمہ ہذا کو واسطے ہدایت صاحب جج کے واپس بھیجتے ہین کہ معزالیہ بابت تیسری ایشو تب کو وکلای طرفین سے عدالت ممدوح الیہ کے منظور کیا ہی اول تجویز امر کی عمل مین لاوین کہ اراضی متنازعہ قدیم سے بصورت لاخراج دخل مدعی مین ہی جس سے کہ مدعی علیہ کا بیدخل کرنا مدعی بیان کرتا ہی بابت دخل مدعاعلیہ شامل تعلقہ اسکے ہی بعد اسکے حکم مناسب صادر فرماوین ۰

نمبر ۷۲٦ و نمبر ۳۲۷ سنہ ۱۸۵۵

بسبب ہمقالب ہونیکے ان دونون مقدمون مین بھی وہی حکم و وجوہات موثر ہین جو بمقدمہ نمبر ۷۲۵ مذکور الصدر تحریر پاتے *

۸ دسمبر سنہ ۱۸۵٦

چارلس بنی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * ڈیبوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان ۰

نمبر ۱۵۱ سنہ ۱۸۵٦

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج ضلع رنگپور ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۵ بابت بحالی فیصلہ اعلی صدر امین ۲ دسمبر سنہ ۱۸۵۲ کے

میمنت النساچودھرائین	(مدعیہ) اپیلانٹ
صاحب کلکٹر رنگپور وغیرہ	(مدعی علیہم) رسپانڈنٹان

منشي امير علی و مولوي مرحمت حسين وکلاي اپيلانٹ

بابو رما پرشاد راي و بابو بنکسی دال متر

وکلاي کورسمل (رای) رسپانڈنٹ

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۳ مارچ سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے ریکس صاحب و کالوین صاحب حکام کے بذریعہ سرٹفکٹ ذیل منظور ہوا تھا۔

صاحب جج نے نالش اپیلانٹ خاص کو اس بنیاد سے ڈسمس کیا ہی کہ جس تاریخ کی ڈگری سے اُسکے بھائی کی زوجہ کو دخل دلایا گیا ہی اُسی تاریخ سے میعاد نالش اُسکی شروع ہوئی ہی حالانکہ اپیلانٹ خاص یہ عذر کرتی ہی کہ جس تاریخ سے وہ شے متنازعہ سے بذریعہ اجرای ڈگری مذکور کے بیدخل ہوئی ہی اُسی تاریخ سے میعاد نالش اُسکی محسوب ہونا چاہیئے چونکہ صاحب جج حال مقدمہ کو جو بیان کئے ہیں اُس سے واضح ہی کہ اپیلانٹ خاص تا زمان بیدخل کیا جانے منجانب ڈگریدار کے شے متنازعہ پر دخیلکار تھی پس امر مذکور ہی اُسکے نالش حال کا سبب ہی کیونکہ اگرچہ اُسکے بھائی کی زوجہ کے حق میں جو ڈگری صادر ہوئی تھی وہ اپیلانٹ خاص کے حقوق کے مخالف تھی مگر صرف بسبب صدور ڈگری مذکور کے تا زمان اجرای ڈگری

مذکور کے اپیلانت خاص کو در حقیقت کچھ ضرر نہین ہوا بس حکم ہو اکہ اپیل خاص ہذا واسطے تجویز اِس امر کے کہ مقدمہ ہذا مین کس تاریخ سے میعاد نالش کی محسوب کرنا بجا و درست ہی منظور ہووے "

تجویز

واضح ہو اکہ مدعیہ جس شخص کے ذریعہ سے دعویدار ہی وہ اصل مقدمہ مین جسکا ذکر سرٹیفکٹ مین مندرج ہی ایک مدعی علیہ تھا : اور اُسکی مضرت مین ڈگری صادر ہوکر اُسکو اُس مالیت سے محروم کروایا تھا جسکے واپس پانیکی اب مدعی نالش کرتاہی : اِسلئیے ظاہر ہی کہ موجب نالش تاریخ سے اُسی ڈگری کے پیدا ہوا ہی : پس اُسی تاریخ سے مدعیہ یا وہ شخص جسکی وہ قایممقام ہی قانوناً نالش حال رجوع کرسکتا ہی : اور اُسی تاریخ سے اُسکی دخیلکاری مخالف حقیت مدعی علیہ کے متصور ہوئی ہی : اور بیدخلی صرف تاثیر قانونی ڈگری کی تھی : اور اُسی ڈگری سے وہ نقصان جس سے مدعیہ نالش مند ہی پیدا ہوا ہی : اور بیدخلی فروعات مین سے اُسی ڈگری کے اور ایک جزو اُسکے اجرا مین سے ہی : اور ڈگری مذکور ہی اصل سبب نالش کی ہوسکتی تھی اگر مورث

مدعیہ کے از فریقین دکری مذکورہ اور اُسی لئے قانونا اُسکی تاثیرات سے محفوظ نہو تا ؛ بنابرین حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج بحال اور یہہ اپیل خاص معہ خرچہ دسمبر، ہووے ❋

۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالون صاحب ، آرچیبلڈ اسکانس صاحب

❋ حاکمان ❋ جان سمویل تارنس ❋ قایم مقام حاکم ❋

نمبر ۳۳۴ سنہ ۱۸۵۴

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ اعلی صدر امین ضلع بہاگلپور ۲۷ جولائی ۱۸۵۴ کے

بابو رام پرشاد سنگہ وغیرہ (مدعیان) اپیلانٹان

سہاۃ تارا منی وغیرہ (مدعی قایم) رسپانڈنٹان

بابو بنگسی بدن متر ومنشی امیر علی وکلای اپیلانٹان

بابو رما پرشاد رای وبابو شمبہو ناتہہ پندت

وبابو جگدانند مکہرجہ وکلای رسپانڈنٹان

تعداد نالش ۱۴۴۲۹ روپیہ ۱۱ آنہ ۵ پائی

اس مقدمہ کے مدعیونکا یہہ اظہار ہی کہ بر ہے موضع وغیرہ موضعونکو بعضے حصص مخصوص کے سنہ ۱۲۵۴ فصلی سے لغایت انقضای سنہ ۱۲۵۸ فصلی کے ۵ برس کی میعاد سے بنام چند ہومہتو کے اماد رحقیقت چودھری دولت سنگہ کو از تارامنی بھرنادار

اور تین در بھرنادار ان انہیں حصونکے بتہ اجارہ دیا گیا تھا اور اجارہ
ارمذکورکے اراضی اجارہ کو دخل کرنے پر آمادہ ہوے سے دخل
پر اُسکے مزاحمت کی گئی نہی عدالت ماتحت نے جس بتہ پر
کہ بنیاد دعوی کی ہی غیر متحقق تصور کرکے نالش مدعیکو دسمس
کرنے سے یہہ اپیل اوپر حالات مقدمہ کے دایر ہوئی ہی*
اِس رای مین عدالت کو اتفاق صدر امین اعلی کا ہی
ثبوت مدعیان ایسانامتان بہ نسبت اثبات نوشت نجواند بتہ ...
کے بالکل ساقط الاعتبار ہی منجملہ جسکے گواہان مین کے ...
اظہار دو آدمیو نکا لیا گیا ہی مدعیان اظہار دوسرے تین آدمیو
لینے سے مبادا اظہار اُسکا موید بیان اُس احوال کا ...
جسکے کہ واقفیت اُسکی بیان کی گئی ہی نہووے ...
یہہ بات قابل غور کے ہی کہ منجملہ تین شخصونکے ...
کرسب اظہار مدعیان از جانب بتہ دہندون کے اُسکے ...
کروانیکا مختار تھا اور جو کہ بتہ شامل مثل کو رجسٹری ...
پس جس مقدمہ مین کہ شہادت اکثر ین گواہونکی ...
جنکے وقوع انا اُس معاملہ کا بیان کیا گیا ہی یا اُس گواہ ...
کہ انجام و انصرام معاملہ مین اصلی ہووے نہی جاوے ...
غیر معتبر ہی اگر دیال گواہ نے حال معاملہ کو کچھ ...

کیا ہی ۔ اما وہ یہ تسلیم کرتا ہی کہ وہ اجارہ دار اور دولت سنگھ
مدعی کا مختار ہی اور یہ کہ اُسنے اجارہ دہندہ کو نوٹس نہیں دیا تھا ۔
اور یہ کہ جانکی رام گواہ غیر حاضر نے اُسکو یہ کہا تھا کہ جو عورتیں
کہ پردہ مین رہکر تنبیہ پر مہر انکی تھی ترا شی اور قسمی بخش ۔ پس
جانکی رام تسکو انس گواہ نے اِس اظہار کا در حقیقت وہ پتہ
نہیں سمجھا تو بکار باہو اہی دلیا گر دانا تھا خود مدعیان اظہار
اُسکا لینے سے اعراض کئے ہین ۔ اگرچہ قربان حسین پتہ کے
نویسندہ کا اظہار لیا گیا ہی اما اظہار اُسکا ناکارہ و غیر موجہ
ہی کیونکہ اُسنے کچھ تفصیل اُسکا نہین بیان کیا ۔ مدعیان
ایسا نشان از روی شہادت دوسرے گواہ ہونگے جو اگرچہ گواہان
مرقوم الحاشیہ نہین ہین اما اُس مجلس مین حاضر الوقت ہونا
اُسکا بیان کیا گیا ہی دعوی کو اپنے موجہ کرنیکے در پے ہوئے ہین ۔
اما از روی حالات مرقومہ لا صداقت بر اظہار دعوی کے عدالت
کو اعتبار نہو کر حکم ہوا کہ یہ اپیل مع خرچہ ڈسمس ہووے ۔

۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۶ ۔

جیمس هارڈ ویک پتن صاحب * حاکم *
دیود انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۵۰۷ سنہ ۱۸۵۶

سوال اپیل خاص پر فیصلہ اعلی صدر امین میمسنگھ ۲ فبروری ۱۸۵۶
بابت بحالی فیصلہ منصف نترکونہ ۱۵ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۵ کے

شام رام سرما سرکار	(مدعی علیہ) اپیلانٹ
پران کشن دت	(مدعی) رسپانڈنٹ
مولوی مرحمت حسین	وکیل اپیلانٹ
بابو لوکول چند رمکھرجہ و مسٹر کولبروک	وکلای رسپانڈنٹ

نالش ہذا واسطے دخل اراضی مال و لاخراج کے رجوع ہوئی تھی*
مدعی بشرکت دوسرے اشخاص کے رقم ۱۰ آنہ محال کا مالک ہی اور یہہ دعوی کرتا ہی کہ اراضی متنازعہ اسکے حصہ کا متعلق ہی* مدعی علیہم اراضی مذکورہ کے مال ہونیکا دعوی کرتے ہین بایں صورت کہ اراضی مذکورہ ساتھہ رقم ۶ آنہ کے کہ وے ازروی خرید مالکان اسکے ہین متعلق ہی محال مذکورہ ازروی بٹوارہ بحصہ ہای جداگانہ منقسم ہوا ہی*

دونون عدالت ہای ماتحت نے مدعی کو ڈگری دیا*

مدعاعلیہم اپیلانٹ بین تعذرات ذیل پیش کئے ہین*

اشیہہ کہ صدر امین اعلی نے تصفیہ اس امر کا نہین کیا کہ اراضی متنازعہ مال یا لاخراج ہی*

۲ : یہہ کہ مدعی دلیل قانونی اسس امر کی گذران نہین سکا
کہ جس اراضی کو وہ لاخراج قرار دیتا ہی سو؛ رحقیقت
راج ہی ٭

۳ : یہہ کہ منصف نے مدعی کو ڈگری اراضی لاخراج کی
ن تو جیہ دیا ہی کہ اراضی مذکورہ شامل رقم ۶ آنہ ہی حالانکہ
رامین اعلی اُسکو شامل رقم ۱۰ آنہ قرار دیکر بعنصرتد ارک
سبی حقیت مدعی اُسکو ڈگری دیئے ہین ٭

۴ : یہہ کہ عذر تمادی عدالت اپیل مین باصرار یح کیا گیا تھا لیکن
رامین اعلی نے اُسکو تصفیہ نہین کیا ٭

۵ : یہہ کہ صدر امین اعلی غلطی سے بالکل خرچہ مقدمہ مدعی علیہم
بار کئے ہین ٭

مقدمہ ہذا مین اولا عذر چہارم مسایل پر غور کرنا ضرور
ی کیونکہ بصورت منظوری عذر ہذا بر تقدیر معتبری وجوہات
منظوری مقدمہ کو واپس بھیجنا لازم آویگا اور قبل تصفیہ اُسکے
وسرے تعذرات پر غور کرنا غیر ضرور ہی اگرچہ بلحاظ تین
تعذرات اول صدر امین اعلی کے فیصلہ کے ملاحظہ سے واضح ہوا
کہ مومی الیہ نے اراضی متنازعہ کا لاخراج ہونا تحقیق کر کے مدعی کو
ڈگری دیا ہی ٭

عذر آئین کار روبروی منصف در پیش ہونے سے منصف نے اُسکو نامنظور کر دیا ہی *

عذر مذکور اپیل مین صدر امین اعلی کے روبرو بھی پیش ہوا تھا لیکن واضح ہو کہ صدر امین اعلی نے اُس باب مین کوئی اشو مقرر نہین کیا تھا اور نہ یہہ تصفیہ کیا کہ عذر مذکور مدعی کے نالش کرنیکا مانع ہی یا نہین * صدر امین اعلی کو لازم تھا کہ جب عذر مذکور در پیش ہوا تب دربارہ اُن وجوہات کے جسپر منصف نے اُسکو نامنظور کیا ہی تحقیق و تدارک کرنے اور قبل تصفیہ عذر مذکور صدر امین اعلی حقیقت حالات مقدمہ کی تجویز و تحقیق نہین کر سکتے تھے بنابران حکم ہو اکہ فیصلہ صدر امین اعلی مسترد ہو کر مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے باین حکم واپس بھیجا جاوے کہ مومی الیہ پہلے اس عذر کا تصفیہ کر کے بعد ازان تجویز و تدارک مقدمہ بلحاظ حالات اُسکے کرین اور تب ضرور ہونے سے دوسرا کسی عذر کا کہ جسکا تصفیہ نہوا ہو تدارک و تجویز کر کے اُسپر صاف صاف فیصلہ صادر کرین * زر سٹامپ تنازع جو اپیل مین حاضر نہین آنے سے سایل کے اُسکو رہائی دیا ہی *

۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تربور صاحب * ایڈورڈا لگرنڈر سمویلس صاحب * ڈیو ڈانگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۹۰ سنہ ۱۸۵۶

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ اعلی صدر امین ضلع نپرہ ۳۱ دسمبر ۱۸۵۳ کے

مہاراجہ ایشان چندر مانک (مدعی علیہ) اپیلانٹ

مسٹر جی پی وائز (مدعی) رسپانڈنٹ

بابو کشمکشور گھوس و منشي امیر علی وکلاي اپیلانٹ

مسٹر الین وکیل رسپانڈنٹ

نالش بتعداد مبلغ ۱۴۹۷۸ روپیہ ۷ آنہ ۲ گندہ ۱ کوری ۴ کرانت کمپنی بتاریخ ۱۱ ماہ آسن سنہ ۱۲۴۵ تپرہ مطابق سنہ ۱۲۴۲ بنگلہ کو راجہ تپرہ نے قطعہ دستاویزنامی ذمہ نامہ کہ از روی اُسکے اُنہنے مسٹر جی پی وائز کو بمشاہرہ ۱۰۰۰ روپیہ پر مہتمم ومختار محال چکلہ روشن آباد مقرر کیا تھا لکھدیا تھا * دستاویز مذکور مین دربارہ وصول تحصیل اور ادای جمیع مبالغ یافتنی محال مذکور اور اُس مبالغ کے جو محال مذکور سے یافتنی ہوے بتروائزکو اختیار تفویض کرکے اور بعد شرط اس امر کے کہ موصی الیہ حساب ماہانہ اُسکا دیا کرینگا یون مندرج ہی کہ ہہ اکر ہمارے محال کے محاصل

سے مالگذاری سرکار و دین مہاجنان اور دوسرے اخراجات
ضروریہ بخوبی ادا ہوتے تب تم جیب خاص سے اپنے یا دوسرے
کوئی مہاجن سے روپیہ قرض لیکر ادا کرکے اسباب مین تمسک
مہری ہماری لینا اور حسب قانون اُس مبلغ کا جو کچھ سود ہو
سو تم پانیکے مستحق ہوگے اور مبلغ باقی مع سود محاصل سے
قسط آیندہ کے ادا کر لیکر تمسکات و رسید مین اسکی ہمارے سر رشتہ
مین داخل کر دینا ؛؛ - مسترد اثر بموجب اس ذمہ نامہ کے
(جو پہلے صرف ۳ سال کے لئے ہوا تھا اور بعد ازان کہ وقتا فوقتا تجدید
عمل ایا) سنہ ۱۲۴۵ سے سنہ ۱۲۵۶ تک کہ اسوقت راجہ
کے ساتھ تنازع ہونیکی جہت سے مومی الیہ اس سے برطرف
ہوگئے معمل و بار بند رہے *

اظہار مومی الیہ یہ ہی کہ سنہ ۱۲۵۴ مین حسب اختیار مندرجہ
ذمہ نامہ اُسنے باوقات مختلفہ تحویل خاص سے اپنے ۱۵۵۰۰ روپیہ
کہ اُس مین سے ۶۵۰۰ روپیہ در وجہ ادای مالگذاری سرکار
اور ۹۰۰۰ روپیہ واسطے اخراجات ذاتی راجہ کے تھا قرض دیا تھا
اور بابت اِسی مبلغ کے اُسنے چہار قطعہ تمسک جو حسب
دستور اُسکا اپنا نائب وات کا لکھدیا ہوا تھا اور وات مذکور
بموجب مختارنامہ راجہ ملکیت مذکورہ کا متکفل تھا اور ایک مرتبہ

رام دولال دیوان راجه نے اور تین دفعه نائب دیوان رام دهن نے مہر راجه کو بذریعه نندلعل معتبر نوکر راجه جمیع تمسکون پر ثابت کروایا تها اور مبالغ قرضه مذکوره حساب ماهانه مین جو راجه کے نزدیک بهیجا جاتا هی داخل هوا تها اور به ثبوت و منظوری حسابهای مذکوره راجه نے چند خطوط لکها تها جو کر داخل کئے گئے هین اور منجمله قرضه تمسکی مذکور کچهه روپیه در هنگام مهتمم رهنے اُسکے ادا هوا تها اور بوقت بر طرف هوئے اُسکے ۱۰۳۵۳ روپیه یافتنی اُسکا باقی تها اور اگرچه راجه سابق نے کئی مرتبه اس مبلغ کے ادا کرنیکا وعده کیا تها مگر ادا نهین کیا اور جانشین راجه مذکور یهه کهکر که حسب دستور راج تپره بوجه قرضه راجه سابق کے وه ذمه دار نهین هو سکتا هی زر قرضه مذکوره سے منکر هی * به ثبوت اِن اظهارات کے مومی الیه تمسکات اور ذمه نامه مذکوره کو مع تین قطعه خطوط بابت سنه ۱۲۵۴ و سنه ۱۲۵۵ مرقومه راجه در خصوص منظوری حساب سالهای مذکوره جو نزدیک راجه کے بهیجا گیا تها اور دوسرے تین قطعه خطوط از طرف راجه مرسولۀ مستروانز مرقومه سنه ۱۲۵۸ به تسلیم قرض مذکوره اگرچه اُس مین مقدار قرض مذکور نهین هی اور باظهار اِسکے که راجه اُسکے ادا کرنیکی تدبیرات کرتا هی داخل کیا هی * اُسنے نقول چالان

مالگذاری کو بھی جو کہ کچہری راجہ سے کالکتری تابرہ مین بھیجا گیا تھا واسطے ثبوت اس امر کے داخل کیا ہی کہ نمبرہای نوت مذکورہ و تمسک بذریعہ جسکے واسطے ادای مالگذاری سرکار کے روپیہ قرض لیا گیا تھا ساتھہ نمبرہای نوت وصول یافتہ صاحب کالکتر کے مطابق ہی اور اسنے واسطے ثبوت معاملات کے جسپر نالش اسکی مبنی ہی اور رواج عام رواج تابرہ درخصوص تحریر تمسکات اور قرضہ راجہ سابق از طرف جانشین اسکے مقبول ہونے کے باب مین چند گواہان گذرانا ہی *

مدعی علیہ علی العموم کل اظہارات مدعی کو درخصوص قرضہ اور دستور خاندان اسکے انکار کرکے یہہ جواب دیتا ہی کہ جن اشخاصون نے تمسکات مذکورین کو لکھدیا ہی وے مستروایز کے اختیاری آدمی ہین اور مہر راجہ قریبا ثابت ہوتی ہی اور یہہ کہ مستروایز کو ضرورت قرضہ ظاہری ثابت کرنا چاہئے اور چونکہ حسب دستور خاندان وہ بذریعہ اپنی حقیت کے اور بصورت وارث مہاراجہ متوفی گدی نشین ہوا ہی بنابران وہ ذمہ دار قرضہ مذکورہ نہین ہوسکتا ہی * لیکن واسطے ثبوت تعذرات اپنے مومی الیہ نے کوئی دستاویز یا گواہ نہین گذرانا ہی *

صدر امین اعلی بہت جانفشانی و شایستگی سے فیصلہ اپنا مرتب

کر کے بحق بسنر وا بزدگری صادر کئے ہین اور اسکو بتخصیص اجازت دئے ہین کہ چکا روشن ابادے سے ادا کر لیوے ۔

ایسا ہی بھی اُس طرحکے تعذرات جیسا کہ عدالت ماتحت مین پیش ہوئے تھے در پیش ہین ۔

سنر وا بزدگی طرف سے جو دلایل گذرے ہین از روی اُسکے در بارہ معتبری تمسکات اور درستی اُس دعوی کے جو اُس پر مبتنی ہی انجانہون کو کچھ شبہہ نہین ہی شد قرضہ مذکورہ اور صرف ہونا روپیہ کا بوجہ محال بہ اغراض جات ذاتی مالک محال کے اور داخل ہونا اُسکا اُس حساب مین جو راجہ کو دیا گیا ہی اور حساب مذکورہ کو راجہ کا قبول و منظور کر لینا یہ سب مراتب بذریعہ دلیلان معتبر زبانی و تحریری کے ثابت ہی اور وعدہ ہای راجہ در بارہ ادای قرضہ مذکور اور اسی قسم کے تمسکات کے ذریعہ سے دوسرے اشخاص سے روپیہ قرض لینی کی عادت رہنی اُسکی اور بھی اُس طرحکے تمسکات کو راجہ حال کا قبول کر لینا شہادت معتبر سے ثابت ہی ۔ جس حساب بہی مین معاملہ تمسک مندرج رہنا مدعی صراحتہ ظاہر کیا ہی راجہ کے اختیار مین ہی اور اگرچہ حسب اظہار اُسکے رام دولال دیوان فوت کیا ہو مگر یہ ظاہر کیا گیا ہی کہ منسی نندلال

معتبر نوکر راجہ جو تمسکات مذکورہ پر مہر راجہ ثبت کیا تھا اور رام دھن منک نایب دیوان کہ نام اُسکا بین قطعہ تمسک پر مندرج رہنا واضح ہی اسکا بقید حیات رہنا تسلیم کیا گیا ہی مگر مدعی علیہ نے نہ تو تمسک ہی مذکورہ اور نہ گواہان مذکورین کو واسطے ابطال وجواب اظہارات مدعی کے گذرانا ہی مدعی علیہ کے جانب سے مراتب مذکور فروگذاشت ہونیکے سبب کرکے مقدمہ مدعی مستحکم و معتبر ہو جاتا ہی *

راجہ نے بوجہ قرضہ مورث اپنے ذمہ دار و مدیون نہونیکے باب مین جو عذر کیا ہی سو ریاست تپرہ کے علاقجات مستقل مین جسقدر اعتبار رکھتا ہو مگر ان ضوابطات مین محض ناکارہ ہی *

لیکن صدر امین اعلی نے مدعی کو جو رہ بتادیا ہی کہ راجہ کے جایداد مختص پر ڈگری جاری کرنا چاہئے سو موجہ و معقول نہین ہی بنابر ان اُسقدر ڈگری صدر امین اعلی از روی جسکے مدعیکو اختیار خاص دربارہ اجرای ڈگری اُسکے او پرچکلہ روشن آباد کے دیا گیا ہی سو مسترد ہونا چاہئے مطابق اسقدر ترمیم فیصلہ عدالت ماتحت کے حکم ہوا کہ فیصلہ مذکور بحال اور اپیل مع خرچہ ڈسمس ہووے *

۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بیبی تریور صاحب * ایڈورد الگزنڈر سمویلس صاحب * دیود انگلس منی صاحب ٭ قایم مقام حاکمان *

نمبر ۴۴۴ سنہ ۱۸۵۳

اپیل ضابطه اوپر فیصله املی صدر امین میدنی پور ۲۰ ماه اگست ۱۸۵۳ کے

گرو پرشاد جانا و بپرا داسی (منجمله مدعی علیهم) اپیلانتان

مدن موہن سور (مدعی) او اندلعل سوا وغیره (مدعی علیهم) رسپاندنتان

بابو شمبهوناتهه پندت وکیل اپیلانتان

بابو کشن کشور گهوس و مستر ایلن وکلای رسپاندنتان

تعداد نالش مبلغ ۶۴۷۴ روپیه ۱۱ آنه ۱۳ گنده ۱ کوری

مدعی مدن موہن سور نے بصیغه افلاس نام گرو پرشاد جانا وغیره کے مع واصلات جو که تخمینا ۶۴۴۷ روپیه ۱۱ آنه ۱۳ گنده ۱ کوری ہی شوے سے ملے دلاپانے دخل اوپر رقم ۴ آنه تعلقه کشندیب کے یہه نالش رجوع کیا ہی *

مدعی کا یہه اظہار ہی کہ فرجد اُسکا سیتارام کسب خاص سے اپنے محال کشندیب پرگنه کدار بوتا وغیره جاید اد حاصل کرکے دخیلکار تھا اور یہه که اُسکے ۵ بیتونکو اپنے چھوڑ فوت کرنے سے بلرام جد مدعی بڑا بیتا اُسکا رقم ۴ آنه جاید اد متروکه کا اُسکے پایا

اور دوسرے ۴ بیٹے اُسکے ہر یک تین تین آنہ ۔ اور
یہ کہ جد مدعی نے بھی اپنے ۔ ویہ سے علاوہ اُسکے جایداد
غیر منقولہ دیگر حاصل کرکے مرتے وقت پر مدعی کو دخیلکار
جائداد کا جو کہ سنہ ۱۲۴۱ کے ماہ ساون کو مدعی اور دوسرے ایک
پسر کو وارث اپنا چھوڑ کر فوت کیا ۔ اور یہ کہ مدعی حین انتقال
باپ کے اپنے دو برس اڑھائی مہینے کا تھا اور چھوٹا بھائی اُسکا
صرف ۴ مہینا کا ۔ اُنکی نابالغی اور بیماری مینی اُسکے ماں کہیں نادانستگی
کی فرصت میں عموہائی مدعی نے یعنی رام موہن سور وکور موہن
سور متوفیان و سری انند لعل سور و سری بینو دلعل سور مدعی علیہم
نے مادر مدعی کی نادانستہ قریبا ۲ بھاگن سنہ ۱۲۴۲ کو محال کشند یبت
مذکور کو نزدیک مدعا علیہ گرد پرشاد جانا کے گرو رکھا ۔ اور یہ کہ
گرو پرشاد جانا مذکور نے نالش قریبی بیعنامات کرکے ۱۷ ماہ ستمبر
سنہ ۱۸۴۹ ع کو ڈگری حاصل کرکے اُس وقت سے آج تک
دخیلکار ہی ۔ اور یہ کہ مدعی سنہ ۱۲۵۵ کے ماہ بیساکھ میں
بالغ ہو کر کے فریب سے اُسکے عمونکے واقف ہوا اور چونکہ
مادر مدعی نے جایداد کو اُسکے نزدیک کسی کے مرہون نہیں
کیا تھا و در صورت تسلیم رہن کے بھی چونکہ اُسکو حین نابالغ
مدعی کے جایداد موروثی کو اُسکے بذریعہ بیع بالوفا منتقل کرنا

اختیار نہیں تھا اسواسطے وہ فی المحال مع واصلات واسطے دلاپانے دخل اوپر اُسکے جایداد محال متنازعہ کے یہہ نالش رجوع کیا ہی*

گروپرشاد جانا جواب دعوی مین اپنے منکر ہی کہ بلرام جد مدعی اپنے باپ کے جایداد کا ۴ آنہ حصہ پایا اور مظہر ہی کہ پانچوین بیٹے مینا رام مورث کے بعد وفات اُسکے بالاجمال ہر یک جایداد متنازعہ کے رقم ۳ آنہ ۴ گنڈہ کا مالک ہوئے تھا اور یہہ کہ بعد وفات پدر مدعی مان اُسکی اور اُسکے عموان ادای مالگذاری نکر سکنے کے سبب سے ۲۲۰۰ روپیہ پر تعلقہ کشنہ سب کو نزدیک مدعی علیہ کے ۴ بھاکن سنہ ۱۲۴۲ و ۹ مہینے مین روپیہ ادا کرنیکی میعاد سے گرو رکھے اور یہہ کہ روپیہ موافق میعاد ادا نکیا جانے سے مدعی علیہ نالش بیعبات کر کے ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۳۸ کو عدالت صدر امین اعلی سے ڈگری دخل حاصل کیا تھا اور یہہ کہ بعد اُسکے مادر مدعی اور عموان کے اُسکے نزدیک صاحب جج کے اپیل کرنے سے صاحب جج ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۳۹ کو فیصلہ عدالت ماتحت کو بحال رکھے تھے بعد اُسکے سوال اپیل خاص اُس مقدمہ کا عدالت صدر سے نامنظور ہو گیا تھا اور یہہ کہ مادر مدعی کو واسطے تربیت اور پرورش نابالغ وغیرہ اخراجات ضروریہ کے انتقال جایداد

کرنیکا اختیار کامل تھا؛ اور یہہ کہ مادر مدعی اور عموان مدعی واسطے کل جایداد روپیہ قرض لیکر دخز جایداد کو مدعی علیہ کے پاس مرہون کئے تھے؛ سو اسواسطے مدعی یہہ التماس کرتا ہی کہ دعوی دروغ مدعی کی ڈسمس ہووے *

دوسرے مدعی علیہم عدالت مین حاضر نہین اٹے *

صدر امین اعلی یہہ رای کئے ہین کہ مادر مدعی کے باتفاق عموان اُسکے حسب اظہار مدعی علیہم مرہون کرچکے ہین اشباکے امکان اشتباہ نہین ہی؛ صدر امین اعلی لکھتے ہین کہ دو امافی الحال ذمں نالش مین یہہ تکرار ہی کہ آیا ہوہ مذکورہ جایداد نابالغ بسرکو اپنے منتقل کرسکتی تھی چونکہ حسب شاستر اُسکو بہ نسبت جایداد متروکہ شوہر کے اپنے صرف حقیت مقید بالحیات ہی اور وہ انتقال اُسکی بہ تمامت یا بلا اجازت وارثان انتقال نہین کر سکتی ہی بس حسب ظاہر مادر مدعی کے اُس جایداد کو منتقل کرنا خلاف شاستر ہی؛ واسطے دریافت اسبات کے صفحہ ۱۹ جلد ۲ کتاب کمنا تنس ہندو لا یعنے رسالہ مصنفہ کمنا تن درمادہ شاستر ملاحظہ طلب ہی؛ چونکہ شاستر مد اسبات مین بلا اشباہ کوئی قاعدہ نہین ہی سو بموجب شاستر زن بیوہ حالات مخصوصہ مین یعنے واسطے انجام رسومات داہ و کرم

اُسکے اپنے شوہر کے اور واسطے پرورش اپنے اور نابالغ
پسر کے اپنے یا واسطے منفعت نابالغ کے جائداد شوہر کو اپنے
بیع کر سکتی ہی ٭ اگرچہ از جانب مدعی علیہم بحث قوی اُسپر
ہوا ہی کہ ادلہ مدعی کو رہن کا خلاف شاستر ہونا ثابت کرنا ضرور
ہی اما اِس مقدمہ میں ثبوت اس حقیقت کی اوپر مدعی علیہم
کے لازم ہی ٭ مدعی علیہم حسب آئین موافق اظہار اپنے ثبوت
حالات مخصوص کی باوجود اُن سے بصراحت وہ ثبوت طلب
کیئے جانیکے اور اُنکو بہت وقت واسطے اِثبات کے ملنے کے
بھی نہیں دے سکے ہیں زیادہ عرصہ پانیکا استدعا اُسکا بالکلیہ
قابل پذیرائی ہوکر نا منظور ہوئی ٭ حسب وجوہات مرقومہ مادر مدعی
کے جائداد کو اُسکے انتقال کرنا بدرجہ خلاف قانون متصور ہوکر
ہم بحق مدعی واسطے دلا پانے اُسکے خمس یا رقم ۳ آنہ ۴ گندہ
محال کشندیب کے اور واسطے واصلات کے اِس شرح سے
کہ بعد مقدار کے سرزمین از تاریخ بلوغ یعنے ۲ بیساکھ سنہ ۱۲۵۷
کے اور واسطے سود کے اُس تاریخ سے لغایت تاریخ ادا کے
اور واسطے خرچہ کے بمقدار جائداد ڈگری کے اور سود خرچہ کے
تاریخ ڈگری سے ڈگری کرتے ہیں " *

تجویز

مدعی علیہ عدالت ماتحت نے اوپر فیصلہ کے جو اس مقدمہ مین بحق مدعی صادر ہوا ہی دو وجہ سے اپیل کیا ہی ٭ اول یہہ کہ بنا بر حالات مخصوصہ اس فیصلہ کے صدر امین اعلی کا بار ثبوت اوپر مدعی علیہ کے دینا غلط ہی ٭ ثانی یہہ کہ یہہ فیصلہ اُنکا اوپر حالات کے بہ بنیاد ثبوت جو اس مقدمہ مین گذری ہی موافق شاستر نہین ہی ٭

ثبوت دریشی سے اس عدالت کے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پدر مدعی دو نابالغ پسر ونکو اپنے محافظت مین اُنکی مان کے چھوڑ کر سنہ ۱۲۴۱ بنگلہ مین فوت کیا تھا ٭ اور یہہ کہ سنہ ۱۲۴۲ کے ماہ پھاگن مین مادر مدعی بموافقت عموان مدعی جو کہ دخیلکار اپنے حصہ تعلقہ کے ہی روپیہ قرض کرنیکے واسطے اُسنے مالگذاری سرکاری جو اُس وقت واجب تھا ادا کرے نزدیک اپنانت گرو پرشاد جانا کے مرہون کی تھی ٭ اور یہہ کہ زر مقروضہ کے اندرون میعاد مندرجہ رہن نامہ ادا نکیا جانے سے بیعبات شے مرہون کا ہو سکتا تھا ٭ اور مرتہن نے نالش دخل رجوع کیا تھا اور یہہ کہ اس مقدمہ مین مادر اور عموان مدعی عدالت مین حاضر ہو کر مان اُسکی نوشتجات اندکر دینے سے رہن نامہ کے منکر

ہوئی عمر وان اُسکے باین اظہار کر دے بہ سبب نہایت ضرورت
کے جاید ا د متنازعہ نزدیک مدعی علیہ کے مرہون کئے تھے اما زر رہن
اُنکو تمام و کمال نہیں ملا تھا ؛ باستثنا اُن تعذرات کے صدر امین
نے ضلع مید نی پور کے ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۴۸ کو دعوی مدعی کو بحق اُسکے
ڈگری کیا تھا ؛ بعد اُسکے صیغہ اپیل مین ۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۹ کو
صاحب جج فیصلہ کو اُنکے بحال رکھے تھے ؛ اور یہہ کہ اُس تاریخ
سے آج تک اپیلانٹ دخیلکار اُس جاید اد کا ہی*

اِن حالات پر از جانب مدعی جو بسبب وفات برا درخورد
اور پہنچنے اپنے بسن بلوغ کو واسطے دخل جاید اد کے جو ہنگام
نا بالغی اُسکے کیا گیا تھا ؛ مستغیث عدالت ہی یہہ تقریر ہوئی ہی
کہ اگر تسلیم کیا جاوے کہ مادر مدعی نے جاید اد متنازعہ کو مرہون
کیا تھا اما وہ انتقال کرنا اُسکا ناجایز تھا کیونکہ زن بیوہ بحیثیت
مادر نابالغ پسران انتقال جاید اد کا اُنکے صرف واسطے پرورش
و تربیت اُنکے یا دوسری ضرورت کی حالت مین کر سکتی
ہی ؛ اور یہہ کہ مشتری پر اسطرح سے منتقل کی ہوئی جاید اد
کے قیام اُس ضرورت کو صرف جسن سے کہ بیع اُسکی
جایز ہو سکتا ہی ثابت کرنا لازم ہی ؛ اور یہہ کہ اُس مقدمہ
مین مدعی علیہ اپیلانٹ ضرورت رہن یا صرف زرثمن کہ اُسکی

غرض مین بظاہر واسطے جسکے وہ رہن ہوا تھا ثابت نہین کرسکا ہی *

جس مقدمہ مین حقیت وارث کی حق صریح ہووے اور تدبیر ابطال اُس حقیت کی بذریعہ بیع سازش جو حالت نابالغی مین اُسکے ہوا ہی کیا گیا ہو تو بسبب علم اُسکے در خصوص به نسبت معامله متنازعه فیه کے بار ثبوت کا به نسبت جواز معامله کے ذمه پر خریدار کے ہوتا ہی اور قاعدہ (کاویت ایمپٹر) یعنے مشتری کو شرا سے اپنے واقف ہونا چاہیئے موثر ہوتا ہی * پس تجویز عدالت ماتحت جو کہ بحق مدعی صادر ہوا ہی قابل بحالی کے ہی *

از جانب مدعی علیہ اپیلانٹ یہہ تقریر ہی کہ یہہ ایک مقدمہ مخصوص ہی پس انفصال اُسکا بنابر حالات مخصوصہ اُسکے ہونا چاہیئے * اور به تسلیم اِس قاعدہ کے جو شخص کہ او پر دعوای علی الورانہ کے کوئی عذر خاص قایم کرے تو اُسکو ثابت کرنا مقدمہ کا اُسکے ضرور ہی یا یہہ کہ بار ثبوت کا اُسپر اِس سبب سے کہ وہ بتوسط مخصوص علم احوال متنازعہ کا رکھتا ہی دیا جاسکتا ہی تاہم بھی قواعد مرقومہ بالا به نسبت اِس مقدمہ کے غیر موثر ہی اور یہہ کہ اپیلانٹ اِس مقدمہ کو اوپر مادر مدعی اور دوسرے شریکداران کے واسطے دخل جایداد مرہونہ نزدیک اُسنے

ڈگری حاصل کیا ہے ٭ اور یہہ کہ جمیع تعذرات جو بہ نسبت نہ
نوشتخواند ہونے تمسک رہن کے اور نہ پاجانے کل زر رہن
کے پیش ہونے مین مستتر ہوئے تھے ٭ اور یہہ کہ معاملہ رہن نہ
صرف ساتھہ مادر مدعی کے بلکہ ساتھہ دوسرے شریکداران
جایداد کے حقیت جنکی حقیت مدعی سے علاحدہ ہی ہوئے سے
کل معاملہ کا تحقیقی ہونا ثابت ہوتا ہی ٭ اور یہہ کہ اس صورت
مین مدعی کا بعد انقضای ۱۶ یا ۱۷ برس کے صرف حین معاملہ اپنے
نابالغ رہنے کے اظہار سے حقیت اپیلانٹ مین مخاصمہ کرنا جایز
نہین ہوسکتا ہی یا کسی وجہ کر اپیلانٹ سے ثبوت حقیت
کا اُسکے طلب کرنا جبتک خود مدعی یہہ ثابت نکرے کہ جس
معاملہ کو کہ وہ فسخ کرلے چاہتا ہی مبنی اوپر فریب کے ہی جایز
ہوسکتا ہی ٭ اور یہہ کہ چونکہ اس مقدمہ مین مدعی اثبات کسی فریب
کا نہین کرسکتا ہی بس نالش اُسکا ڈسمس کرنا چاہیے ٭

عدالت کو یہہ تجویز کرنے مین کمال اتفاق صدر امین اعلی کے
ساتھہ ہی کہ بہ نسبت اس احوال کے کچھہ شک نہین ہی جو مادر
مدعی نے باتفاق عمسوان اُسکے بنام مدعی علیہ عدالت ماتحت نوشتخواند
رہن کا کردی تھی چونکہ درحقیقت تجویز اس امرکی نالش دخیلیابی
مین جو مرتہن نے بنام مادر مدعی اور اُسکے نچھونکے کیا تھا عدالت

سے ہو چکی ہی. اس اس سبب سے قطع نظر از تجویز صدر امین اعلی فی الحال تکرار اُسپر نہین ہو سکتا ہی ؀

فی الحال عدالت مین یہہ امر در پیش ہی ؀ کہ آیا مادر مدعی کا حسب شاستر اشیا نابالغ پسران کو اپنے بلحاظ حالات مخصوص اِس معاملہ کے مرہون کرنا جایز ہی یا نہین ؀ بلا اشتباہ حال معاملہ کے قالب کے مقدمہ مین اگر زن بیوہ باوجود زندہ رہنے اپنے نابالغ پسر کے بہ سبب ضرورت کے جسکو جایداد غیر منقولہ اپنے لڑکے کی جسپر کہ وہ امانتاً از جانب اُسکے دخیل ہی مرہون کرے تو ثبوت ویسی ضرورت کا اوپر مرتہن یا دوسرے شخص کے جو بذریعہ حقیت مرتہن دعویدار ہو لازم ہی ؀ اِسواسطے ہم حاکمان یہہ تصور کرتے ہین کہ بار ثبوت اِس مقدمہ کا اُن مقدمونکے جو ابدعوی مین جنکے بوکردعوی اوپر بنیاد عام اور غیر متنازعہ فیہ کے رجوع ہی مثلاً وراثت اصرار ایک عذر مخصوص کا ہووے اوپر مدعی علیہ ایپلانٹ کے ہی ؀ اور حسب تقریر وکلای ایپلانٹ ہم حاکمان یہہ نہین تصور کرتے ہین کہ از روی حالات مخصوص اِس مقدمہ کے یہہ مقدمہ قاعدہ مندرجہ بالا سے مستثنی ہو جاتا ہی اگرچہ بلا اشتباہ ہم حاکمان تجویز کرتے مین ثبوت داخلی مدعی علیہ ایپلانٹ کے بجویز اُن حالات مخصوص

کی ہین کرینگے ٭

واسطے انفصال اس مقدمہ کے یہ بالا ضرورت ہی کہ ہم حاکمان تجویز اس تکرار کی کرین کہ کس حالات مین ذریعہ بیع و غیرہ کے زن بیوہ کا جاید اد نابالغ پسر کو اپنے انتقال کرنا حسب شاستر جایز ہو سکتا ہی ٭ فی الحال ہم حاکمو نکا صرف یہ کہدینا بس ہی کہ عدالت سے یہ تجویز ہوئی ہی کہ رہن جو مادر مدعی نے جز و جاید اد نابالغ پسر کا اپنے واسطے نفع نابالغ اپنے کے کیی تھی ازروی شاستر بسبب ہونے اُس نفع کے باعث یا موجب ایک ضرورت کا جو قایم ہوئی تھی جایز تھا ٭ شاذ ہی کہ یہ امر عدالت مین دایر ہوا ہی ٭ کیونکہ جو مقدمات کہ بیوہ والی نابالغ پسر کے ازروی شاستر ذریعہ بیع و غیرہ کے انتقال کرنیکے اختیار کے مادہ مین انفصال ہوئے ہین اکثر مین اُنکے عمل مین اما اُس اختیار کا واسطے اخراجات تربیت نابالغ یا واسطے خورو نوش نابالغ اور اُسکی ماں کے ملاحظہ ہوتے ہین ٭ اور عدالت سوپریم کورٹ اور اِس عدالت سے اُن فیصلون مین ذکر کرنا جسکا یہانپر بالاضرورت ہی یعنے مقدمہ کشن لہچن بوس و غیرہ اپیلانتان تارینی داسی رسپانڈنٹ مرقومہ صفحہ ۵۵ جلد ۵ کتاب نظایر صدر دیوانی اور مقدمہ گوپی موہن ٹھاکر بنام سیبن کاور ا

بابت نمبر ۶۴ جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ کتاب ڈیجسٹ مارلی صاحب اور
مقدمہ پارس ناتھ دت بنام درگاپرشاد دت و شیب چندر دت
بابت مقدمہ نمبر ۳۴ جلد ۲ صفحہ ۴۹ کتاب ڈیجسٹ مارلی صاحب
یہہ حکم ہوا ہی کہ انتقال جاید اد نابالغ کا درصورت ایسی ضرورت
کے از روی شاستر جایز ہی شامل ہہ امر مخصوص جو فی الحال عدالت
مین پیش ہی مقدمہ مین رام لوچن رای بنام بیبی موہن گھوس
مندرجہ صفحہ ۳۷۱ کتاب نظایر صدر سنہ ۱۸۴۶ کے پیش ہوا
تھا: اُس مقدمہ مین نابالغ باوغیت مین پہنچ کر کے بنام خریدار
اور اُسکے بڑے بھائی کے واسطے دلاپانے اپنے حصہ موروثی
کے جو اُسکے بھائی نے جس حال مین کہ وہ بصورت محافظ اُسکے
حالات نابالغی مین اُسکے کارپرداز تھا دوسرے مدعی علیہم کے
پاس بابیع ڈالا تھا نالش کیا تھا: از جانب خریدار یہہ ثابت کی
گئی تھی کہ بڑے بھائی نے بصورت محافظ نابالغ کے بہ شمول
دوسرا شرکا کے اپنا حصہ اور حصہ نابالغ کو خاصۃ واسطے غرض
خاص ادای بقایای مالگذاری کے بسبب جسکے کہ وہ جاید اد نیلام
ہونے پر تھا مرہون کیا تھا اور اسباب کے ثابت کر سکنے سے بہ اد
مزبور نے قطعہ انتقال نامہ اور قطعہ تمسک مندمہ صاحب جج اپیل
کر نے پر اس عدالت سے باین تجویز کہ چونکہ محافظ نابالغ نے مرہون

کرنا جاید اد نابالغ کو معاملہ حقیقی ہی اؤر چونکہ واسطے نفع جاید اد
کے ہی اؤر چونکہ بظاہرا شتباہ فریب کانہین ہی پس وہ معاملہ
بہت موافق شاستر اؤر جایز متصور ہوکر بہ نسبت اُسکے حکم بحال
کاہوا ۔ جلد ۲ کتاب قواعد و نظایر کمناتن کے صفحہ ۲۹۳ کے مندرجہ
بیوستہ پندت سے در حقیقت تایید اِس حکم کی ہوتی ہی جو
عدالت سے مقدمہ مرقومۃ الصدر مین صادر ہوا تھا ۔ کتاب مذکور
مین یہہ مندرج ہی کہ " اگر کوئی عورت بعد انتقال شوہر کے اپنے
واسطے پرورش پسر نابالغ اؤر نبیرہ نابالغ کے ما پنے اؤر واسطے
ادای بقایای مالگذاری کے اموال غیر منقولہ کو شوہر کے اپنے
بیچے تو وہ بیع صحیح اؤر جایز متصور ہوگا کیونکہ خورو پوش نابالغ کا
دینا اؤر مالگذاری ادا کرنا امر ضروری ہی " ۔ یہہ بھی اُسمین
مندرج ہی کہ بہہ بیوستہ موافق دای بھاگ وغیرہ کتاب کے ہی
اگرچہ رای مین اُن پندتون کے ادای مالگذاری بھی بصورت
ضرورت جایز دارندۂ بیع کے ہی ۔ در مادہ منفعت نابالغ ذکر کسی
جانب کا نہین ہی ۔ معہذا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بیوستہ مذکور
ہر دو صورت مین موثر ہی یعنے در صورت خورو پوش نابالغ
اؤر اُسکی ماں کے اؤر در صورت ادای مالگذاری کے اؤر یہہ کہ
منفعت نابالغ بصورت باعث ضرورت مدار تجویزی از روی

جسکے جواز اِس معامله کو تجویز کرنا چاہیۓ ٭ اما قطع نظر از سند صرف بلحاظ توجیه شے ہم حاکمان کو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ایسے معاملون مین جو اَب عدالت مین زیر تجویز ہی یہہ قاعدہ ہی کہ جو شخص مثل محافظ امانت دار ہووہ کسی فعل کے جہ بظاہر واسطے منفعت نابالغ کے ہی کرنے پر مجاز ہی ٭ بلحاظ سند اور توجیه مرقومہ بالاہر دو کے رای کل حکام اِس اجلاس کا یہہ ہی کہ رہن حقیقی یا بیع جو مادر نابالغ نے واسطے منفعت اُس نابالغ کے کی تھی از روی شاستر جایز ہی *

بلحاظ ثبوت داخلی مدعی علیہ اپیلانت کے اور بلحاظ مسلم معامله کے جو آب عدالت مین زیر تجویز ہی ہم حاکمان علی وجه الکمال یقین و اثق حاصل ہی حقیقت نفس الامری پر اِس معامله کے ٭ یہہ معامله مخفی نہین ہی جو کہ فیما بین مادر مدعی اور مرتہن کے ہوا ہی ٭ بلکہ ایک معامله ہی جس مین کل شرکاء جایداد واسطے حفظ جایداد اجمالی کے شامل تھے ٭ ماسوای اِسکے نالش بیعبات مین شرکای رہن کو یادر ہین نوشتجو اندر رہن واسطے اَدای مالگذاری اپنے ضرورت روپیہ کو انکار نہین کیۓ تھے بلکہ صرف کل زر رہن کے ناپایکا عذر کیۓ تھے جو عذر کہ عدالت سے نامنظور ہو کر یہہ تجویز ہوئی تھی کہ رہن مذکور حسب شاستر اور جایز ہی ٭ بنابران اِن

حالتونکے ہم حاکمان کل معاملہ کے حق ہونیکے ثبوت کو ایسا قوی تصور کرتے ہین کہ جس سے یہ استدلال ہوسکتاہی کہ جو روپیہ کہ مرتہن نے قرض دیا تھا درحقیقت اُس کام مین جسکے واسطے لیاگیاتھا صرف ہوا تھا مگر اگر مدعی رسپانڈنت یہ ثابت کر سکے کہ روپیہ مذکور اُس مصرف مین نہین آیا (جس صورت مین کہ ضرورت اِس تکرار کی تجویز کرنا ہوگی کہ آیا خریدار کو ساتھ امین کے معاملہ کرنے مین نگاہ رکھنا مصرف زرثمن کا ضروری یا نہین) یاکہ ثابت کرے کہ مسلم معاملہ فریب تھا *

چونکہ ازجانب رسپانڈنت اِس قسم کا کوئی ثبوت نہین گذری ہی اسواسطے عدالت سے وہ معاملہ مدعی واسطے استرداد جسکے نالش کیاہی جو مادر مدعی نے اُسکی منفعت کے واسطے حالت نابالغی مین اُسکے کیا تھا تحقیقی متصور ہوکر حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت ماتحت مع خرچہ مسترد ہووے *

۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * آرچیبلد اسکانس صاحب

* حاکمان * جان سمویل تارنس * قایم مقام حاکم *

نمبر ۳۰۸ سنہ ۱۸۵۵

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدرامین ضلع مارن ۱۶ ماه اپریل ۱۸۵۵ کے

نواری لعل (مدعی) اپیلانٹ

مسماة ابلکھی کنور وغیره (مدعی علیہم اور سپاندنتان

منشي اميرعلی وبابو رما پرشاد راي وکلاي اپیلانٹ

مسترا لن ومولوي مرحمت حسين

وبابوکشنکشورگھوس وکلاي رسپاندنتان

یہہ نالش بدعوی ورانت مع واصلات واسطے ثلث حصہ ۳۱ موضعونکے اور لابتعداد مبلغ ۲۷۷۸ روپیہ ۱۲ آنہ ۸ پائی ۹ گنڈہ ۲ کرانت ہوئی تھی اما بعدا سکے بذریعہ تتمہ عرضی نالش بتعداد ۱۴۲۲۱ روپیہ ۴ آنہ اا پائی ۱۰ گنڈہ ۸ کرانت ۲ دنت کے*

موتی رام ساہو مورث فریقین برج لعل ساہو رنگ لعل ساہو چھیدی لعل ساہو ورام دہال ساہو ورام تہل ساہو عرف رام لعل ساہو ۵ بیٹونکو اپنے چھوڑ کر فوت کیا تھا * رنگ لعل ساہو سنہ ۱۲۳۷ مین انتقال کیا اور رام تہل ساہو سنہ ۱۲۴۶ ۔ اماہر ۲ ولاولد فوت گئے * مدعی اپیلانٹ نبیرہ رام تہل ساہو نے بنام وارثان برج لعل اور چھیدی لعل کے واسطے ثلث حصہ کے اپنے ترس سے کہ حسب اظہار اسکے حالت نابالغی مین درحالین رہنے اسکے محافظت مین رام نراین منجہلہ پسران برج لعل کے بیدخل ہو گیا تھا یہہ نالش رجوع کیاہی *

از جانب مدعی علیہم یہہ جواب ہی کہ جایداد موروثی منقولہ و غیر منقولہ جبکہ سنہ ۱۲۴۳ فصلی کو تقسیم ہوئی تھی اُسوقت جد مدعی نے حصہ اپنا لے لیا تھا اُسوقت سے بھائی لوگ تفریق ہو گئے تھے ٭ مدعی یہہ جواب دیتا ہی کہ تقسیم متنازعہ منحصر اوپر زر نقد اور کوٹھی صرافی مقام جھبرا کے تھی ٭

صدر امین اعلی بسبب نگذرنے ثبوت کے واسطے انفساخ تقسیم مظہرہ کے جسکا وے از جانب مدعی علیہم ثابت کیا جانا تصور کئے دعوی مدعی کو ڈسمس کئے ہین ٭

یہہ لحاظ کرنا چاہیئے کہ ۳۱ مواضع یا جزہای مواضع بہ نسبت جنکے یہہ نالش ہی منجملہ اُنکے ۱۹ مواضع جو مشتمل اوپر ۸ محالونکے ہین یہہ کہا گیا ہی کہ ماقبل سنہ ۱۲۴۳ فصلی کے تصرف و دخل مین اُس خاندان کے آئے تھے ٭ ماسوا اُنکے ۴ مواضع اگرچہ بعد اُس سال کے دخل مین اُس خاندان کے آیا امادہ معاملہ زر پیشگی کے تھا جو قبل سنہ ۱۲۴۳ فصلی کے ہوا تھا ٭ ۷ مواضع محال رگھوئی کو سنہ ۱۲۴۴ فصلی مین جھیدی لعل نے خرید اتھا اور موضع مری بتی محال دھنوکا کو ۲۵ ماہ اگھن سنہ ۱۲۵۴ فصلی مین دونان برج لعل نے خرید اتھا ٭ مدعی کہتا ہی کہ منجملہ ۳۱ موضعو نکے موضع موندوا دخل و تصرف مین اُسکے ہی حالانکہ ۱۶ مواضع دخل مین جھیدی لعل

کے ہین اور ۱۴ مواضع حل مین وارثان برج لعل کے شاکی الحال
وہ واسطے نالش ۳۱ موضعون کے بواگذاشت ۲ ثلث موضع موندوا
کے نالش کرتا ہی * .

کہ آیا تقسیم مظہرہ بغایت متنازعہ احد الفریقین کے
ہوئی تھی یا نہین اولا تجویز اِس امر کا کرنا چاہئے ۔ مدعی علیہم
جنہون کہ مدار بار اثبات تقسیم ہی تقسیم نامہ کو نہین داخل
کئے ہین صرف ایک چٹھہ چھبدی لعل منجملہ برادران جو
رام دیال بدر مدعی کے ۲۶۸ روپیہ اوپر چھبیدی لعل کے باقی
ہونے کی صورت پرنزدیک کندرسہائو بدر پرمیشر سہا ہو
منجملہ گواہان مدعی علیہا ابلاکی کنور کے امانت رکھی گئی تھی
عدالت مین گذری تھی یہہ دستاویز غیر کافی ہی اور علاوہ
اِسکے وہ تقسیم مظہرہ پر دال نہین ہی نہ اُسپر کل بھائیونکا
دستخط ہی اما یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُس نالش مین جو چھبیدی
لعل نے سنہ ۱۸۳۸ مین محکمہ صدر امین اعلی مین سرکارن کے
کیا تھا جتنے برادران کہ اُسوقت زندہ تھے جبکہ وے
سنہ ۱۲۴۴ فصلی کا بعد اقبال کرنے اُنکے تقسیم سنہ ۱۲۴۴ فصلی
کو بہ نسبت حقیت اُنکے اُس نالش مین اظہار اُنکا لیا تھا ۔ اما
اظہارون سے اُنکے یہہ واضح ہی کہ حسب اظہار مدعی علیہم تقسیم

حاصل کل جاید اد کا منقول و غیر منقول خاندان کی نہین ہوئی تھی ؛
بلکہ بر حسب اظہار مدعی صرف وہان تک ہوا تھا ؛ عذر مدعی علیہم
کہ مدعی کا ایک موضع پر دخل رہنا ثبوت تقسیم کامل کا ہی واسطے ابطال
دعوی مدعی کے کافی نہین ہی ؛ اظہار مدعی کہ قبل تقسیم کے اکثر مواضع
نام مین شخص منفرد کے منجملہ برادران خاندان کے لئے گئے تھے
اور دخل مین قبضہ اجمالی کے تھے ؛ لفظ "مالکیت" جو کہ اظہار مین
برج لعل کے واقع ہی لا سہات کے ثابت کرنے کو کہ کل جاید اد
موروثی تقسیم ہو گئی تھی کافی ہی ؛ کیونکہ اُس لفظ کو دوسرے
بھائیون نے استعمال نہین کیا ہی ؛ اِس سبب سے مدعی
حقدار ثلث کا اُن موضعونکے جو ماقبل سنہ ۱۲۴۳ فصلی کے حاصل
کئے گئے تھے ہی ؛ دعوی اُسکی بہ نسبت ۴ موضعونکے جو بعد
سنہ ۱۲۴۳ فصلی کے بصورت نتیجہ زر پیشکی ماقبل کے حاصل
ہوئی تھی مسموع نہین ہو سکتا ہی ؛ کیونکہ عرضی نالش سے
اُسکے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خود بھی تقسیم مین سنہ ۱۲۴۳ فصلی
کے چند وثایق زر پیشکی پایا تھا جو بصورت مساوی اُن
وثیقونکے جن پر کہ وہ دعویدار ہی حمل کیا جا سکتا ہی ؛ بہ نسبت
باقی ۷ موضعونکے جو کہ جھیدی لعل سے سنہ ۱۲۴۴ مین خریدا
تھا اور ایک موضع سری بتی کے جو سنہ ۱۲۵۴ فصلی مین وارثان

برج لعل نے حاصل کیا تھا یہان کوئی شے ایسا نہین ہی کہ
جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ مواضع زرخاندانی سے خرید ہونے
تھے تا کہ مدعی مستحق حصہ کا اُنکے ہووے شہادہ برعکس اسکے یہ
ظان کرنا واجب ہی کہ وہ مواضع بعد تقسیم سنہ ۱۲۴۳ کے اور
بعد تقسیم محاصل صرافی کے اُس سال مین کسب خاص سے
شخص واحد کے حاصل کیا گیا تھا۔ یہ تقریر جو بابو کشن کشور گھوس نے
از جانب ورثہ چھیدی لعل کے کیا ہی کہ چونکہ رام دیال سنہ ۱۲۴۶ فصلی
مین منجملہ برادران چھیدی لعل کے حین حیات مین فوت کیا تھا
اسواسطے مدعی دعوی حصہ جایداد کا اُسکے نہین کرسکتا ہی
عدالت ماتحت مین نہین ہوئی تھی علاوہ اِسکے چونکہ ورثہ چھیدی
لعل دخل سے کسی چیز کے اُس حصہ کے منکر ہین اسواسطے
یہ عذر غیر مسموع ہی *
اسواسطے باتر میم فیصلہ صدر امین اعلی یہ حکم ہوا کہ مدعی
کو مع واصلات از تاریخ نالش بشمول نشہ موضع موندو
صرف ۱۹ موضعون پر جو قبل سنہ ۱۲۴۴ فصلی کے خرید کیا گیا تھا ۴
دلوایا جاوے کیونکہ واصلات ماقبل نالش کو مدعی نے خود ترک
کیا ہی ۔ اور دعوی اُسکا بہ نسبت ۴ موضعون کے جو بذر
زرپیشگی کے حاصل ہوا تھا اور بہ نسبت ۷ مواضع محال ۳

اور سری بتی کے دسمس ہو وخرچہ بقدار دگری *

۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر رسمویلس صاحب * ڈیویڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان کے

نمبر ۶۰۲ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج ضلع ۲۴ پرگنہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۵۵ بابت استرداد فیصلہ اعلی صدر امین ۱۶ می سنہ ۱۸۵۴ کے

رام بران رای و موہن چاند گہوس (مدعیان) اپیلانتان

منشی غلام رحمن . . (مدعا علیہ) رسپانڈنٹ

بابو رما پرشاد رای وبابو شمبھوناتھہ پنڈت وکلای اپیلانتان

مسترالن وبابو انوداپرشاد بنرجہ وکلای رسپانڈنٹ

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۲ دسمبر سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے پٹن صاحب اور سی صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکت ذیل منظور ہوا تھا *

رای پٹن صاحب * — دد واضح ہوا کہ یہ نالش واسطے دلوا پانے مبلغ ۲۴۶۹۷ روپیہ ۱۵ آنہ ۱۱ پائی کے جسکو کہ مدعی لیے بسبب نقصان خزانہ کے جسکا وہ بذریعہ ایک قبولیت کے مستحق پانیکا تھا وجہ خسارہ اپنا سمجھا ہی * اور واسطے نالند

کرنے شرایط قبولیت مذکورہ کے رجوع ہوئی ہی"*

"اعلی صدر امین نالش ہذا کو اوپر حالات کے بحضرت مدعی علیہ مع خرچہ دکری کی؛ مگر ساتھ اس شرط کے کہ جو مبلغ کہ مدعیان کو بصورت وجہ خسارہ دلایا جاویگا اسکی تشخیص دوران اجرای دکری عمل مین آویگی: صاحب جج نے نکا فیصلہ صفحات ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ کتاب فیصلجات ضلع ۲۴ پرگنہ مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۵۵ مین مندرج ہی نالش مدعی کو باین توجہ نہین موتھہ کئے کہ نالش مذکورہ مشتمل اوپر تعدد دعوی کے ہی"*

"مدعی سایل نے یہہ عذر پیش کیا ہی کہ نالش ہذ مشتمل اوپر تعدد دعوی کے نہین ہی اور اگر متعدد الدعوی ہو وی بھی تو بھی چونکہ یہہ عذر بالائی یعنے خالی اصطلاح کا بات ہی اور حالات مقدمہ مین موثر نہین ہی: اسلئے وہ وجہ ایک حکم مو کی نہین گردانی جاسکتی ہی"*

"درسبانذ نتان خاص بجانب صحت فیصلہ عدالت ایپا ماتحت کے تکرار کرتے ہین"*

"دونون وجوہ مندرجہ سوال اپیل خاص ہذا اس جانب کی رای مین صحیح اور درست متصور ہی: غرضی دعوی مشہ

اوپر تعدد دعوی کے نہین ہی؛ اسی جہت سے کہ اگرچہ استدعاہای مدعی مختلف عنوانونکی ساتھہ درپیش کی گئی ہین مگر انکا مطلب اور مراد متحد ہی؛ اور اُنکی اصلی تعلق ایکہی امر مظلومی سے ہی (فیصلہ عدالت ہذا مصدرہ ۱۲ جون سنہ ۱۸۴۶ ملاحظہ کیا جاہیے) ؛ اور ظاہر ہی کہ عذر تعدد دعوی ایک عذر بالائی ہی؛ اور یہان بموجب مقدمہ نظیر عدالت ہذا منفصلہ ۱۳ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۴ مطبوعہ صفحہ ۱۵۵ جو اسی مقدمہ سے بطور دیگر متعلق ہی قابل منظوری نہین ہی اسلیئے اس جانب کی رای مین یہہ سوال اپیل خاص قابل منظوری اور مثل اس مقدمہ کی قابل واپس بھیجی جانے واسطے تجویز اوپر حالات کے ہی" *

رای منی صاحب * — "مدعی اوپر بنیاد ایک قبولیت کے مستغیث ہوا ہی؛ اور وجہ خسارہ جسکے دلاپانیکا وہ مستدعی ہی وہ درحقیقت نقصان خزانہ ہی جو حسب تفصیل مینہ مدعی مذکور بمقدار مبلغ ۳۴۹۷ روپیہ ۵ آنہ ۱۱ پائی بسبب عدم ایفای شرایط قبولیت مذکور رہواقع ہوا ہی؛ پس ظاہر ہی کہ یہہ نالش واسطے نافذ کرنے شرایط قبولیت مذکورہ کے ہی؛ اور صرف ایک نالش تسارہ

نہیں ہے اور تکرار یہ ہے کہ آیا باعتبار نوع شرائط مذکورہ
کے عرضی دعوی مذکورہ بموجب فیصلہ عدالت ہذا مصدرہ
۱۴ جون سنہ ۱۸۴۶ مشتمل اوپر تعدد دعوی کے ہے یا نہیں *
اور برتقدیر یکہ وہ مشتمل اوپر تعدد دعوی کے ہے بس چونکہ
عدالت مرافعہ اولی نے اوپر حالات کے تجویز کی ہے اسلیے
یہ عذر تعدد دعوی درپیشی عدالت اپیل وجہ نقض سوتھی
مقدمہ حسب منشای اکت ۹ سنہ ۱۸۵۴ کے ہو سکتی
ہے یا نہیں * اسانے حکم ہوا کہ یہ سوال اپیل خاص واسطے تجویز
دونوں امور مذکورہ بالا کے منظور ہووی * اور سوال ہذا فہرست
اپیل خاص منظوری میں منسلک ہو کر جسقدر زودی کے ساتھ
ممکن ہو سکے انفصال پاوی" *

تجویز

اس مقدمہ کی عرضی دعوی سے واضح ہوتا ہے کہ مدعیان
اپیلانتان خاص نے ایک زمینداری سندرین نمبر ۱۰۲ کو جو
مشتمل اوپر تقریبا ۳۵۰۰ بیگہہ اراضی واقع موضع موتیجھولی و
دیگر مواضع کے ہے بسنہ ۱۸۴۰ میں شریف سیل میں
خرید کرکے * سنہ ۱۸۴۷ میں ایک ڈکری بحضرت مدعی علیہ
رسپانڈنت خاص کے جو بالکل اراضی زمینداری مذکورہ پر

بصورت رعیت شکمی بذریعہ تہ نوشت زادہ سابق زمیندار
کے دخیلکار تھا، واسطے باقی خزانہ زرابندی سنہ ۱۸۴۰
لغایت سنہ ۱۸۴۴ کے حاصل کیا تھا، رسپانڈنٹ نے بابو بہادرون
سنہ ۱۲۵۳ مطابق ستمبر سنہ ۱۸۴۷ ایک قبولیت لکھدیکر
یہہ اقرار کیا تھا، وہ باقی خزانہ مدعی بابت اسامی خاص لغایت
سنہ ۱۲۵۲ بنگلہ مطابق سنہ ۱۸۴۶ ادا کر دیگا، اور بھی واسطے
زمان مستقبل کے بندوبست جدید عمل میں لایا تھا، اور یہہ
قبولیت حسب عبارت محررہ ڈپٹی صاحب جج ضلع ۲۴ پرگنہ
مصدرہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۵۵ مشتمل اوپر ان باتون کے ہے کہ
بموجب چٹھہ جات اور کیفیت مداخل رعیت شکمی کے کچھ
اراضی ایسی ہین جو چند سال سے من ابتدای ۱۲۵۰ مطابق سنہ ۱۸۴۴
لغایت تاریخ تحریر قبولیت زراعت کی گئی ہین، اسکے لئے مدعی علیہ
کو کمتر از محاصل رعیت شکمی بحساب ۱۲ آنہ فی بیگہہ بعد انقضای
عرصہ ۶ سال از تاریخ زراعت اراضی جنگل و غیر آبادی کے دینا
ہوگا، اور رعیت شکمی مذکور لغایت اختتام سنہ ۱۲۵۸ بنگلہ
بلا خزانہ کے دخیلکار رہیگا، اور بعد اسکے اسکو بتدریج
اضافہ ہوتا ہوا خزانہ جو پہلے بحساب ۲ آنہ فی بیگہہ شروع کیا
جاویگا از ابتدای سنہ ۱۲۵۹ بنگلہ کمتر از محاصل رعیت کے

اوا نہ ہوگا اور یہہ بھی مشروط ہوا تھا کہ اراضی مذکورہ بحساب کی جاویگی اور جو زراعت بذریعہ جریب مذکور فاضل از مندرجہ کیفیت مسطورہ پائی جاویگی اُس پر بھی اُسی حساب سے از مارنج زراعت خزانہ لیا جاویگا" *

مدعیان اپیلانشان خاص اپنی عرضی دعوی میں بیان کرتے ہین کہ وی ہر سال بذریعہ نالشہای سرسری مبلغ خزانہ معہودہ جو حسب قبولیت یافتنی ہوا تھا ادا کرلیتے ہین مگر جب وی سنہ ۱۲۵۹ ہجری میں اور مابعد اُسکے جریب کرنیکو کہے تب مدعی علیہ نے اُنکو جریب کرنے نہین دیا اسلیئے وی نالش ہذا واسطے دلوا پانے روشنارہ حسب منشای ضمن ۸ دفعہ ۱۴ قانون ۷ سنہ ۱۷۹۹ رجوع کئے ہین *

بملاحظہ عبارت قانون مصرحۃ الفوق عدالت کو اس مادہ مین کچھ شبہہ نہین ہی کہ مدعیان کو اختیار کلی دربابت ارجاع نالش اسیطرح سے جسطرح اب یہہ نالش درپیش ہی حاصل ہی چنانچہ یہہ رای عدالت کی حسب فیصلہ عدالت ہذا بمقدمہ گنگا پرشاد گھوس وغیرہ بنام رام دوطہ دار مطبوعہ صفحہ ۲۶۳ جلد ۷ خلاصہ فیصلجات عدالت ہذا سے مستقل اور مستحکم ہوتی ہی جس مین یہہ تجویز ہوئی

ہی کہ نالش خسارہ اوپر اُن اشخاص کہ رجوع ہو سکتی ہی جو زمیندار کو تعمیل مین اُن حقوق کے جو اُسکو بموجب ضمن ۸ دفعہ ۱۵ قانون ۷ سنہ ۱۷۹۹ کے حاصل ہی مزاحمت پہنچاوین ؛ اور یہہ کہ مالک زمین اپنے کو جسقدر خزانہ کا مستحق بصورت خسارہ کے سمجھے اُسکا دعوی کرسکتا ہی ؛ اور درصورت پہنچانے ثبوت اپنے دعوی کے اُسکی ڈگری پاسکتا ہی *

مقدمہ حال مین نہ صرف یہی ہی کہ مدعیان نے اپنے نالش کو بعنوان واجبی اور قانونی رجوع کیا ہی ؛ بلکہ اپنے مقدار خسارہ معینہ کو بموجب اُس خزانہ کے بودے درصورت مزاحمت نہ پہنچانے مدعی علیہ کے درخصوص تعمیل اُنکے استحقاق قانونی ترتیب کے مستحق پانیکا ہوتے بہت صحت کے ساتھہ بیان کئے ہین *

نظر باین مراد عرضی دعوی مدعیان عدالت کو کسی طرحکا تعدد دعوی بیچ اُسکے ملحوظ نہین ہوتا ہی ؛ اور وجہ خسارہ اگرچہ بموجب ایک تخمین خام کے محسوب ہوئی ہی ؛ مگر اُتنا قریب تر تخمین صحیح کے ہی جتنا بنظر حالات مقدمہ محتمل ؛ اور مسلم ہوسکتا ہی ؛ اور وہ جو ہو سو ہو عدالت پر بذریعہ تدارک سر زمین اور تجویز راست و درست حتی الامکان تنقیح اور

تشخیص صحیح اِس امر کی کرنی واجب اور لازم ہے کہ مدعی
باعث افعال ناجائزانہ مدعی علیہ کے برابر سے ہی درمیان مستحق
پانے کسقدر مبلغ خسارت کا ہے ۃ بنابرین حکم ہوا کہ فیصلہ
صاحب جج منسوخ ہووے اور مثل مقدمہ ہذا بایں ہدایت
صاحب جج ضلع ۲۴ پرگنہ کے پاس واپس بھیجی جاوے کہ وے
اس مقدمہ کو ساتھ اِس حکم کے اعلی صدر امین کے پاس واپس
بھیجیں تاکہ اعلی صدر امین موصوف ایک امین واسطے جریب
اور دیگر مقدار لگان ضروری زمینداری مذکورہ قبل از تخمینہ وجہ
خسارہ کے بھیجیں اور بعد اُسکے وے مدعیان کو اُسقدر وجہ
خسارہ دلاویں جو بموجب ثبوت دریافتی مقدمہ درست اور
واجبی متصور ہووے ۃ

چونکہ عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ نالش ہذا مشتمل اوپر
تعدد دعوی کے نہیں ہے ۃ پس عدالت کو تجویز اِس امر کی
کرنی کچھ ضرور نہیں ہے کہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۴ ساتھ اُس مقدمہ
کے جسکی عرضی دعوی میں فی الحقیقت متعدد دعوی پایا جاوے
متعلق ہے یا نہیں ۃ

۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

ارچیبلد اسکاٹ صاحب * حاکم * جان سمویل تارنس صاحب * چارلس بینی تربور صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۶۱ سنہ ۱۸۵۶

سوال تجویز ثانی اوپر فیصلہ صدر عدالت مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۵۶ متعلقہ نمبر ۲۶۳ سنہ ۱۸۵۳ کے

رگھوناتھ سنگ (رسپانڈنٹ)　　سایل

رام کشن داس وغیرہ (اپیلانٹان)　　طرفثانی

بابو شوتوش چتورجہ وبابو انوکول چند مکھرجہ وکلاے سایل

مدعی علیہ رسپانڈنٹ اِس مقدمہ نے اِس عدالت مین واسطے تجویز ثانی اُس فیصلہ کے جو ۱۳ مارچ کو اُس مقدمہ مین جو نام اُسکے رام کشن داس وغیرہ نے رجوع کیا تھا اِس بنیاد پر استدعا کیا ہی کہ اُسکے داخل کیے ہوئے چھار چٹھہ کو بعلت عدم اعتماد صداقت اُن رسید و نکے جو چھار چٹھہ کے شرط موافق مابعد تحریر چھار چٹھہ کے ادا کیے ہوئے اُنہونکے ثابت کرنیکے لیے داخل کیے گئے تھے نامنظور کیا ہی حالانکہ عدالت چھار چٹھہ مذکور کو صرف بہ بنیاد عدم اعتماد ثبوت خود اُسکے نوشتہ خواندہ کے نامنظور کرسکتی تھی *

عدالت سے ارشاد ہوا ہے کہ عدالت نے نہ صرف اوپر رسید ادا ونکے کہ جو مابعد چہار چتھہ کے کیا جانا تھا اظہار ہے اعتبار نہین کیا تھا بلکہ واسطے ثبوت اُس وثیقہ کے جن ۴ شخصونکی گواہی باظہار اسکے کہ انکا ایک شخص نویسندہ اُسکا تھا اور ۳ شخص گواہان مرقوم الحاشیہ اُسکے تھے گذری تھی اُسکو بھی ساقط الاعتبار کیا تھا *

بناءبرین حالات جس بنیاد پر کہ سوال تجویز ثانی گذرا ہے وہ باطل ٹھہرا حکم ہوا کہ سوال تجویز ثانی نامنظور ہووے *

۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

ارچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکم * جان سمویل تارنس صاحب * چارلس بینی ترِیور صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۵۶

سوال تجویز ثانی اوپر فیصلہ اسعدالت مورخہ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۶ کے بمقدمہ نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۵۴

مسماتان شاما سندری وغیرہ (اپیلانتان مدعی علیہما) مسایلان
رام کشن اندومت گوسائین وغیرہ (رسپاندنتان مدعیان) طرفثانی
مستر پیٹرسن کونسلی و بابو مہر چند و چودھری وکلای مسایلان
بابو اشوتوش چٹرجی و بابو انوکول چند مکھرجی وکلای طرفثانی

شاماسندری اپیلانت مقدمہ منفصلہ ٥ ماہ اپریل مذریعہ مسترہیترسن کے ـ نسبت فیصلہ مذکورکے صرف ایک امر پر یہ اعتراض کرتی ہی یعنے کرایا رعیت کا دخیال کا رحقیقی کو خزانہ دینے کا مستلزم ہونا اسں قسم سے ہی کہ جسں سے اُسکو شخص غیر دخیلکار کو خزانہ دینے سے رہائی ہوتی ہی ہم حاکمان کو اسں امر پر کچھ اشتباہ نہین ہی ۔ پس کوئی وجہ واسطے منظوری تجویز ثانی کے متصور نہو کر حکم ہوا کہ سوال تجویز ثانی نا منظور *

۱۳ از سمبر سنہ ۱۸۵۶

یعني جیمس کالوین صاحب * حاکم

نمبر ۷۱ سنہ ۱۸۵۶

سوال تحویز ثاني اوپر فیصله اسعدالت مورخه ۲۹ می سنه ۱۸۵۵

بمقدمه نمبر ۵۴۶ سنه ۱۸۵۴ کے

لکھی دیہ چودھراین (اپیلانت) سایلہ

سہماۃ شاماسندری دیہ چودھراین وغیرہ (رسپانڈنتان) طرفثانی

بابو انوداپرشاد بند وجه وکیل سایله

وجوہات سوال تجویز ثانی کے حسب ذیل ہین —

اولا یہہ کہ فیصلہ مین اسں عدالت کے یہہ مرقوم ہوا تھا کہ

اور ثبوت جو فریقین نے بہ نسبت اِس مقدمہ کے داخل کیا ہی حسب خواہ نہیں ہی ۞ اور یہہ کہ ثبوت والہ جو کہ مدعیہ نے داخل کیا تھا صرف بہ نسبت دستاویزات ازان مدعی علیہ کے مرجح ہین ۞ حالانکہ قاعدہ عدالت کا یہہ ہی کہ دخیلکار کو بیدخل نہین کیا جاتا ہی مگر بہ ثبوت صریح استحقاق از جانب مدعی کے ۞

ثانیا یہہ کہ کاغذات پتواری سنہ ۱۲۰۸ اور سنہ ۱۲۲۹ کا اوپر دخیلکار دلیل حقیت کا نہین ہو سکتا ہی وہ نہ وے اوپر کل اراضی مدعی بہا کے مشتمل ہین نہ اُن سے چوحدی اراضی مدعی بہای مدعیکی بصورت اراضی سونا بوتا کے کہ کہان وہ اراضی واقع ہین معلوم ہوتا ہی ۞

بہ نسبت وجہ اول کے ہماری یہہ رای ہی کہ عدالت نے قاعدہ متنازعہ فیہ سے عدول نہین کیا ہی کیونکہ عدالت نے دستاویزات مرقومین کو مدعی کو دگری پانے کا مستحق کرنیکے واسطے موجہ تجویز کیا ہی حالانکہ منجانب مدعی علیہ بتائید تعذرات اُسکے ایسا کوئی شے نتھا کہ جسپر کچھ اعتماد ہو سکے *

ثانیا یہہ کہ فیصلہ مذکور صرف از روی کاغذات پتواری سنہ ۱۲۰۸ اور سنہ ۱۲۲۹ کے نہین صادر ہوا تھا اور بہ نسبت نہ حاوی ہونے اُن کاغذات کے اوپر جمیع اراضی مدعی بہا کے

اثنای تقریر مین یہ ثابت کیا گیا تھا کہ اُن کاغذات مین صرف وہ اراضی کہ جو درحقیقت جوت مین اُسکے تھے مندرج ہین اس قسم کاغذات مین ہرگز ذکر چوحدی کا نہین رہتا ہی بس حکم ہوا کہ سوال تجویز ثانی سایلہ نامنظور ہووے ٭

۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

ازچمبلہ اسکانس صاحب ٭ حاکم ٭ جان سمویاس نارنس صاحب ٭ ہیی تریور صاحب ٭ قایم مقام حاکمان ٭

نمبر ۷۴ سنہ ۱۸۵۶

سوال تجویز ثانی اوپر فیصلہ اسعد الت مورخہ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۶ بمقدمہ نمبر ۱۳۲ سنہ ۱۸۵۴ کے

انندلعل مہتی وغیرہ (مدعیان اپیلانتان) سایلان

رام کشنا ند مہنت گوسائین وغیرہ (مدعی علیہم رسپانڈنت) طرفثانی

مسٹر ریچی و مسٹر فکن کونسلیان وکلای سایلان

بابوانوکول چندر مکھرجہ و دابو اشوتوش چتورجہ وکلای طرفثانی

جو بحث کہ عدالت مین واسطے تجویز ثانی اس مقدمہ کے ہوا ہی خاصۃ اوپر تقدم اور جواز حکمی مختارنامہ مؤرخہ ۱۵ پوس سنہ ۱۲۵۶ بنگلہ کے ازروی جسکے انندلعل داس نے مختار اگر از طرف موجی کنواری کے اراضی متنازعہ کو نزدیک سایل کے

بیع کیا جاسکتی ہی؛ مسٹر ریچی کونسلی سایل کی یہ تقریر ہی کہ مالک کا ارادہ اراضی متنازعہ کو نزدیک سایل کے بیع کرنیکا ظاہر ہی اور یہ اعرار کرتے ہین کہ بموجب اُس ارادہ کے ایفای کار ہونیکو موچی کنواری کا مختار نامہ لکھدینا اُس مضمون سے تملیک نامہ کے جو درخصوص ذکر بیع مقصود کے ہی بخوبی مستنبط ہی؛ پس تقدم مختار نامہ متحقق ہی اور اگرچہ درمادہ مصارف زرثمن کے درمیان مختار نامہ اور تملیک نامہ کے اختلاف ہی مگر یہہ ایسا تناقض نہین ہی جو بہ نسبت خریدار کے مضر ہووے ہم بلحاظ اِسکے کہ بایع کہ مصارف زرثمن مین تغیر و تبدیل کرنیکا اختیار تھا وہ ہم باین لحاظ کہ خریدار کی واقفیت تملیک نامہ سے ثبوت کو نہین پہنچی ہی؛ غرض خلاصہ تقریر کونسلی سایل کا یہہ ہی کہ سایل مستحق اِسکا ہی کہ مقدمہ عدالت ضلع مین واپس ہووے تاکہ اور اِس ثبوت بہ نسبت نوشتخواند مختار نامہ اور بہ نسبت اُسکی حین کے مضمون کے آسکے *

عدالت سے ارشاد ہوتا ہی کہ از روی ثبوت داخلی کے ہم تاکمان نوشتخواند ہونیکو مختار نامہ کے از جانب موچی کنواری کے بالکلیہ نامنظور کئے تھے سابق اِسکے اِس عدالت سے یہہ ارشاد ہوا تھا کہ کچھ ثبوت اِسکی نہین ہی کہ کس نہج پر نوشتخواند

اُسکا ہوا تھا یا یہ کہ مختار نامہ مذکور انہیں شرطون سے نوشتخوانہ ہوا تھا جو آب اُس سے معلوم ہوتے ہین * ہم حاکمان یہہ تجویز کیئے تھے کہ دستاویز مذکور صحیح نہین ہی بس اسکان تقدم کا اُسکے بھی ساقط ہو گیا * مختار نامہ مین خراش تراش بھی موجود ہی * اور بعد ازین اُن نقصونکی صفای نہین ہوتی ہی سو اِن نقصون کی عدم صفای سے بھی رای عدالت کی خلاف پر سایل کے ہوتی تھی * اما قطع نظر اُس سے یہہ حکم ہوا تھا کہ مطابقا کسیطور پر نوشتخوانہ تمسک کا ثابت نہین ہوا اب سایل کا یہہ اظہار نہین ہی کہ مختار نامہ ثابت ہوا تھا بلکہ یہہ اظہار ہی کہ بعد واپس ہونے مقدمہ کے آیندہ ثابت ہوسکتا ہی * بس ازروی اِن وجوہات کے حکم ہوا کہ یہہ سوال تجویز ثانی نامنظور ہووے *

۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایدورد
الکزندر سمویلس صاحب * قایم مقام حاکمان *
نمبر ۵۶۵ سنہ ۱۸۵۵

مرافعہ اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج میمنسنگہ ٦ فبروری ۱۸۵۵ بابت بحالی فیصلہ منصف مدن گنج ۳ جون سنہ ۱۸۵۳ کے

بھیرو چندر چودھری (مدعی) اپیلانت

کالی پرشاد ساہو وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

بابو رما پرشاد رای وکیل اپیلانت

مولوی مرحمت حسین وکیل رسپانڈنتان

مدعی واسطے دلاپانے نواج اراضی دخلی مدعی علیہم کے یہہ نالش دایر کیا۔ مدعی علیہ باظہار ہونے لاخراج اراضی متنازعہ کے جوابدہ ہوئے ہیں مقدمہ حسب منشای دفعہ ۳۰ قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹ کے واسطے تحقیقات نزدیک صاحب کالکٹر کے ترسیل پایا۔ صاحب کالکٹر نے رویداد اپنا متضمن عدم ثبوت لاخراج کے بھیجا۔ عدالتین ماتحت نے بسبب دخیلکاری مدعی علیہ عرصہ سے اور بتعداد سنہ ۱۲۰۲ کے مقدمہ بحق مدعی علیہ کے فیصل کیا۔ بہرکیف توجیہات عدالتین ماتحت کا واسطے تردید دعوی مدعیکے کافی ہو نہین سکتا ہی۔ مدعی علیہ کو دینا ثبوت اس امر کا واجب ہی کہ اراضی متنازعہ سنہ ۱۷۶۵ سال کے ... سے بصورت لاخراج دخل مین اسکے ہی یا نہین یا ... ہبہ نامہ بابت لاخراجی محصول اسیوقت کا ہی یا نہین۔ صاحب جج رای مین اپنے یہہ بات بالتصریح نہین لکھتے ہین کہ مدعی ... کسقدر عرصہ دراز سے دخیلکاری لاخراج کا ... ثابت کیا ہی۔

اسواسطے حکم ہوا کہ یہ مقدمہ نزدیک صدر امین اعلی کے
اس حکم سے واپس بھیجا جاوے کہ موصوف البعد طلبی
مدعی علیہ باخذ ثبوت مراتب بالا و نیز بلحاظ ثبوت مداخلہ مدعی
اور بلحاظ وجوہات مرقومہ الصدر کے اس معاملہ کو فیصل کریں "

۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

مسٹر جیمس کالوین صاحب * اور جیمس اسکانس صاحب
* ہاکنس * جان سموئیل تارنس * قایم مقام حاکم *

نمبر ۲۳۷ سنہ ۱۸۵۵

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدر امین جسر مورخه ۸ جون ۱۸۵۵ کے

راماکنت رای چودهری (مدعی) اپیلانت
مسماة نیلمنی دیبه وغیره (مدعی علیهم) رسپانڈنتان
بابو رماپرشاد رای و بابو کشن کشور گهوس وکلای اپیلانت
مسٹر الن وکیل نیلمنی دیبه رسپانڈنٹ
بابو گوبند چند رمکهرجه وکیل متهورانا تهه رسپانڈنٹ
بابو شمبهونا تهه پنڈت وکیل گورمنی دیبه رسپانڈنٹ

دعوی مقدمه بتعداد مبلغ ۷۲۳۳ روپیه ۸ آنه ۹ پائی

واضح ہوا کہ قبل اسکے یہ مقدمہ ۲۱ فبروری سنہ ۱۸۵۳
روبرو عدالت ہذا درپیش ہوا تھا اور چونکہ اعلی صدر امین نے

حفاظت مالیت رادھا کنت مذکور بعض تعذرات سے جو بوجہ
چند احکامات عدالت فوجداری ضلع جسر کے اُسپر لاحق ہوئے
ہونے والے تھے مرقوم ہوا تھا۔ اور اُسکو از روی دخل دہانی
نفس الامری موہوب لہم دبراشیای موہوبہ کے جاری اور نافذ
نہیں کیا گیا تھا۔ اور بوجہ کہ انتقال ثانی سری کنت بموجب اسکے
صلحنامہ کے مسلم ٹھہرنے سے واضح ہوتا ہی کہ اُسطرحکی
ایک دستاویز منجانب مادر ایلانت کے بھی بہ نسبت دوسرے
حصہ کے لکھدی گئی تھی۔ اعلی صدر امین دان پاتر مذکور کو محض برای
نام اور غیر نافذ اور انتقال ثانی بذریعہ صلحنامہ کو ثابت تصور
کرکے دعوی مدعی کو ڈسمس کئے ہیں۔ وے اپنے فیصلہ میں
یہ تحریر کرتے ہیں کہ اگر اِس مقدمہ کی وہی صورت تسلیم
کیجاوے جو اوپر مذکور ہوئی پس یہ تکرار وارد ہوسکتی ہی کہ
اگر رادھا کنت مذکور نے بموجب دان پاتر مرقومہ سنہ ۱۲۲۶ کے
اُسکے بالکل حصہ رقم ۵ آنہ ۶ گندہ ۲ کوڑے ۲ کرانت کو ہبہ
نفس الامری اور واقعی نہیں کیا تھا۔ توکس لیئے اُسنے اور صلحنامجات
درباب واپس پانے صرف ۴ آنہ رقم مذکور کے راضی اور متفق
ہوا۔ مگر اعلی صدر امین اِس تکرار کے اشکال کو اِس احتمال سے
حل کرتے ہیں کہ ہوسکتا ہی کہ رقم ایک آنہ ۶ گندہ ۲ کوڑی

۳ گرانت بصورت مصالحہ واسطے رفع مخاصمات اندر کے
چھوڑ دیا گیا ہو ؟

بابو کشن کشور گھوس و بابو رام پرشاد دو مدعا سے اپیلانٹ سے عذر پیش کیے کہ ان پتر مذکور علی حسبی بالکمال نافذ ہو چکا ہے ۔ اور وہ ایک انتقال نفس الامری ہے اور اگر وہ ان پتر مذکور حسب مصرحہ جواب سے صرف واسطے امداد امر سازش کے (یعنی واسطے محفوظ رکھنے مالیت مذکورہ کے بعض تعدیات سے) مرقوم ہوا ہوتا تو بھی یہ جواب بصورت ہونے اس کے مقصد مطلب مدعی علیہم کے مسلم نہیں ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ ایک فیصلہ عدالت ہذا مصدرہ ۲۶ جون سنہ ۱۸۵۹ میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو مالیت کہ مالک مرتبہ واسطے ایک امر سازش صریح کے انتقال کی گئی ہو تو شخص انتقال کنندہ باین نوعیت اس پر ثانیا دعوی نہیں کر سکتا ہے کہ انتقال مذکورہ نفس الامری نہیں تھا ۔ وکلاے مذکورین دوسرے ایک فیصلہ مصدرہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۱ سے بھی امر مذکور میں استدلال کیے ۔ اور وے مقدمہ حال میں یہ مباحثہ کرتے ہیں کہ مطلب ان پتر کا صرف وہی نہیں ہے جو جواب میں بیان کیا گیا ہے ۔ بلکہ اس کا مطلب وہی ہے جو خود وثیقہ مذکورہ سے واضح ہوتا ہے ۔ یعنے بہ ہنگام روانگی رادھاکنت بہ سمت

بنارسمر اُ سنے اپنی جاید اد غیر منقولہ کو (باستثنا بعض اشیای منقولہ اور کچھ قدر وظیفہ خور و پوشش جو بھائیون سے زوجہ اور دختر ون کو دلوایا) اُسکے برادران مذکورین کو ہبہ کیا ہی ۔ اور اس امر کے ثابت کرنے پر امادہ ہین کہ موجب انتقال مذکورہ دخیلکاری کامل وقوع مین آئی تھی ۔ اور یہ کہ رسپاندنٹان کوئی صلحنامہ نوشتہ وادہ مادر مدعی ثابت نہین کر سکتے ہین ۔ اور اگر وہ صلحنامہ لکھہ بھی دیا جاتا تو بھی فعل مادر جسکو صرف دخیلکاری محافظانہ منجانب پسر کے تامل تھی پسر مذکور پر لازم اور واجب العمل نہین تھہر سکتا ہی ۔

بابو شمبھو ناتھہ پنڈت نے منجانب رسپاندنٹان نواسگان راد ھاکانت ۔ وسنرالن نے منجانب نیلمنی دیہ زن بیوہ کے یہہ تقریر کی ۔ کہ استحقاق وراثت حصہ راد ھاکانت اُسکی زوجہ اور دختران کو متحقق ہی ۔ مگر اپیلانٹ استدلال دان پنر سے کرتا ہی ۔ پس چونکہ دخیلکاری بموجب اُسی وراثت کے ممکن ہی ۔ اسلیے اپیلانٹ اپنے دعوی کو اوپر ایسی املک انتقال کے موجہ نہین کر سکتا ہی جو محض برای نام تھا ۔ اور نہ ایسے کسی اظہار سے فایدہ یاب ہو سکتا ہی جیسا کہ اوپر کہا گیا ہی کہ انتقال مذکورہ سازشی تھا ۔ تاکہ اُس سے حقوق

فریق دخیلکار خلل پذیر ہووے ٭ مگر اسپر یہ تکرار وارد ہوئی
کہ یہ عذر مستدل وجہ اخیر عدالت ماتحت مین درپیش نہین
کیا گیا تھا ٭ پس صرف اسوجہ سے اب عذر مذکور مسموع
نہین ہو سکتا ہی ٭ بسترہ یہ تکرار کی گئی کہ کوئی فریب اُس
قسم کا جو اوپر مذکور ہوا اُن مقدمون مین جنکو وکیل اپیلانٹ
نے بصورت نظیر درپیش کیا ہی نہین تھا ٭ جو دستاویز مندرجہ
دان پنجم مذکورہ جو صرف بنظر احتیاط اور واسطے چند روز کے عمل
مین ایا تھا بذریعہ صلحنامہ سنہ ۱۲۳۷ و سنہ ۱۲۳۸ کے منسوخ
کیا گیا تھا ٭ اور واسطے توضیح اِس امر کے کہ کوئی دخیلکاری
بموجب ہبہ سنہ ۱۲۳۸ کے وقوع مین نہین آئی تھی فیصلہ مقدمہ
ضیغہ قانون ۱۵ سنہ ۱۸۴۴ مصدورہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۳۴ درپیش
کیا گیا ہی اور یہ اظہار کیا گیا ہی کہ فیصلہ مذکورہ سے واضح ہوتا
ہی کہ اُسوقت نیلمنی دیہہ رسپانڈنٹ دخیلکار بالاستحقاق تھی ٭
اور یہ کہ صلحنامہ جسکی روسے مادر اپیلانٹ سنہ ۱۲۳۸ مین
بالکل دعوی بابت ہبہ سے دست بردار ہوئی تھی اُسوقت
صاحب جنت مجسٹریت کے پاس بصورت دستاویز صحیح
کے مسلز تھہرا تھا ٭ اور صلحنامہ منجانب اُسکے دوسرے
شریک کے مرقومہ سنہ ۱۲۴۷ ابتک علی سبیل الکمال نافذ ہی ٭

اور اُسکے ورثه اِسوقت تک اُسکی تسلیم کرتے هین ؛ علاوه بربن وکلاے مذکور بین اوبرایک کاغذ خاص کے جوحسب صلحنامه سنه ۱۲۳۸ کے ۲۷ بهادون کو مرقوم هوا تها اور بهی بقدمه صیغه قانون ۱۵ داخل کیا گیا تها حواله کرتے هین ؛ اور وے کهتے هین کچونکه اپیلانت کوئی استحقاق درباب بدخل کرنے رسپانڈنتان کے نهین رکهتا تها ؛ اسلئے ؛ کری عدالت ماتحت قابل بحالی هی ؛ اور وکلاے مذکور بیان کرتے هین کعدم ادخال صلحنامه به باعث ایک نصوصت کے هی جو درمیان فیمابینی ده رسپانڈنت اور نواسگان کے درباره متبنی کرنے دیه مذکوره کے ایک لڑکے کو واقع هوا تها*

تجویز

چونکه موجب تقریرات جانب اپیلانت یه امر مسلم ٹههرتا هی کرایک انتقال نفس الامری ازروی هبه سنه ۱۲۲۹ بنگله کے وقوع مین آیا تها ؛ اور یه وخیلکاری موهوب لهم اور مادر مدعیه کی اجتک که به بهانه صلحنامه اور نالش بصیغه قانون ۱۵ سنه ۱۸۲۴ کے اُسمین خلل نهین ڈالا گیا هی) برابر رهی هی ؛ اسلئے عدالت پهلے اُسی امر کی تحقیقات مین متوجه هوتی هی ؛ (بلحاظ اُس تکرار کے درباره اراده فریب منجانب واهب یعنے راڈهاکنت

ھم اپیلانت مذکورہ کے جسکی دستاویز کے روسے اپیلانت مذکور دعویدار ہی ؛ دریپش کی گئی ہی اور خصوص لکھدئے جانے دستاویز مذکورہ کے کوئی تکرار نہین ہی ؛ اور دستاویز مذکورہ حسب ضابطہ رجسٹری کیا گیا تھا ؛ اور ایک درخواست مورخہ ۲۵ بھاگن سنہ ۱۲۲۹ بنگلہ مین (جسکے باب مین یہ تسلیم کیا گیا ہی کہ اُسکو اودھا کنت مذکور نے بذات خود بعد اُسکے تحریر جانے کے صاحب جج الہ اباد کے پاس گذرانا تھا) اُسکی تصدیق کی گئی ہی ؛ اور اُس درخواست کے مضمون سے صاف واضح ہوتا ہی کہ انتقال نفس الامری واقع ہوا تھا ؛ اور اُس سے اجازت ادخال نام موہوب لہم کی دفتر کلکٹری ضلع جسمین پائی جاتی ہی جس ادخال نام کا عمل سببل الکمال بعد اُسکے وقوع مین انتقال مداخلہ رو بکاری مورخہ ۲۶ ماہ اگست سنہ ۱۸۲۶ جسکے ذریعہ سے نام سری کنت براودر دوم اور اودھا کنت برادر کلان پدر متوفای مدعی کا بصورت مالکیت بجای نام رادھا کنت مذکور کے داخل کیا گیا ہی ؛ معرض ثبوت کو پہنچا ہی ؛ اور در خصوص اثبات دخیلکاری داخلجات کلکٹری بابت سنہ ۱۲۳۳ اور سنہ ۱۲۳۴ اور سنہ ۱۲۳۵ بنگلہ تقریبا بابت بالکل مالگذاری سنوات مذکورہ منجانب اپیلانت داخل کئے گئے ہین ؛

وزیر علی: افہات سنہ ۱۲۳۹ جو چند سال مابعد تاریخ اظہاری انتقال ثانی بموجب صلح نامہ مذکورہ کے ہی : بابت اُس سند ارتہاگذاری کے جو اوپر پورا تصدیق و تعلیل اور اور برادر اپیلانت کے حسب بیانی عرضی دعوی اپیلانت کے مشعر ہی داخل لئے گئے ہین : اور دوسرے جانب کو صلحنامہ سنہ ۱۲۳۸ جسکو یہہ اظہار کیا گیا ہی کہ اور اپیلانت نے لکھدی ہی : نہین داخل کیا گیا ہی : اور یہہ بھی نہین واضح کیا گیا ہی کہ صلح نامہ مذکورہ حسب ضابطہ تصدیق کیا گیا تھا : جسوقت کہ صاحب جنت مجسٹریت ضلع بہنہ کے پاس مقدمہ صیغہ قانون ۱۵ سنہ ۱۸۲۴ دایر تھا اُسوقت حاکم موصوف صرف اوپر ثبوت زبانی اور رپورٹ پولیس کے اُس معاملہ کا انفصال عمل مین لائے تھے : مگر عدالت کی دانست مین دستاویزات مذکورہ بالا سے یہہ امر بخوبی ثابت ہوا ہی کہ اُسوقت دخیلکاری نیلامی ویہہ اوپر حصہ متنازعہ کے منحصر نہین تھی : اور برعکس مضمون جواب دعوی آن بتر سنہ ۱۲۲۹ کا علی صبیان الکمال نافذ تھا : اور اُنسے تسلیم اسبات کی پائی جاتی ہی : کہ وہ دخیلکاری جو بموجب دان بتر کے وقوع مین آئی تھی لغایت اُس سال کے جس مین احکام صاحب جنت مجسٹریت صادر ہوئے تھے بحال اور برقرار تھی اور کوئی انتقال ثانی بہ نسبت حصہ متنازعہ ازروی صلحنامہ

سنہ ۱۲۳۸ کے نہین دکھایا گیا ہی ٭ اور یہہ امور معاضد اور برخلاف رای اعلی صدر امین کے ہین ٭ عدالت کی رای یہہ ہی کہ اگر یہہ اظہار کہ دان پتر مذکور محض برای نام تھا اور اسکی تعمیل نہین ہوئی تھی سچ ہووے بس اسکی کوئی وجہ نہین ہو سکتی ہی کہ کسلئے انتقال ثانی مشتمل اوپر بارہ کال رقم ۵ آنہ ۶ گنڈہ و کوڑی دو کرانت کے وقوع مین نہین آیا ٭ اور ایسا ہی نقل صاحبان جو منجانب رسپانڈنٹان داخل کی گئی ہی اور جسکو وے ظاہر کئے ہین کہ لکھا ہوا سری کنت کا ہی اسکا مضمون صریح برعکس اس اظہار کے ہی کہ انتقال مذکورہ محض برای نام تھا ٭ کیونکہ اس وثیقہ مین نہایت تصریح کے ساتھہ مندرج ہی کہ شرایط دان پتر مذکور علی سبیل الکمال تعمیل مین آئی تھی اور مدت درمیانی مین سری کنت مذکور دخیل اور متصرف تھا ٭ بنابرین باین تجویز کہ استحقاق اپیلانٹ بہ نسبت حصہ مدعی بہا بموجب دان پتر کے صحیح ہی ٭ اور یہہ کہ دان پتر مذکور کسیطرح سے باطل نہین ثابت کیا گیا ہی ٭ اور بلا ضرورت تصفیہ اس تکرار کے کہ مادر اپیلانٹ کو اختیار انتقال ثانی در زمان نابالغیت اپیلانٹ مذکور کے تھا یا نہین ٭ اور بلا ضرورت تصفیہ اس تکرار کے کہ آیا کوئی ارادہ فریب منجانب رسپانڈنٹان کے تھا یا نہین ٭

جسکے اثبات سے رسپانڈنٹان بدانست عدالت آپ فایده
یاب نہین ہو سکتے ہین ٭ حکم ہوا کہ حکم عدالت ماتحت مسترد
ہووے ٭ اور اپیلانٹ کو حصہ مدعی بحالہ مع واصلات از تاریخ
حکم صاحب جنت مجسٹریت ساتھ بحال رکھنے دخیلکاری نیلمنی
دیبہ رسپانڈنٹ کے دخل دلایا جاوے ٭ اور اپیلانٹ مذکور
مستحق پانے خرچہ کا ہی ٭

۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

یعنی جیمس کالوین صاحب ٭ ارچیبالڈ اسکانس صاحب
٭ حاکمان ٭ جان سمویل تارنس صاحب ٭ قایم مقام حاکم ٭

نمبر ۲۶۹ سنہ ۱۸۵۵

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدر امین راجشاهی ۹ مي سنة ۱۸۵۵ کے

انندموہن متر وغیرہ (مدعیان) اپیلانٹان
شام منی داسی وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنٹان
بابوکشن کشور گھوس ٭ وکیل اپیلانٹان
مولوي افتاب الدین محمد وکیل رسپانڈنٹان

تعداد نالش ۸۹۵۶ روپیہ

مدعیان پتنی داران پرگنہ چاندلایا اِس نالش مین واسطے
دلاپانے دخل چند بیگھہ اراضی کے باین اظہار کہ دوسرے ناحق اُن اراضی

سے بیدخل کیئے گئے تھے مستغیث ہین ٭ نالش اُنکی عدالت ماتحت سے بین سوتھہ ہونے سے آب وے اِس عدالت مین اپیل کئے ہین ٭ مدعی علیہم عدالت مین حاضر نہین ہوئے ٭

مدعیان کا یہہ اظہار ہی کہ زمینداری پرگنہ شیر شاہ آباد سے ۳ دفعہ ۱۸۱۴ بیگہہ ۵ بسوہ ۳۰ پچھتاک زمین سے اُنکو بیدخل کیا ہی ٭ صدر امین اعلی بہ نسبت جواز اِس نالش کے وجہ اول اعتراض کا یہہ ٹھہراتے ہین کہ چندر نراین رای مالک سابق پرگنہ شیر شاہ آباد بہ نسبت جسکے کہ اراضی متنازعہ کے ۸۶۸ بیگہہ زمین سے مدعیان کو بیدخل کیا تھا مدعی علیہ اِس مقدمہ کا نہین گردانا گیا ہی ٭ صدر امین اعلی تصور کئے کہ اگر یہہ مقدمہ چندر نراین کو تردید دعوی مدعیکے کرنے کا فرصت دیکر انفصال کیا جاوے تو اُسپر دعوی واصلات سے ضرر عاید ہوسکتا ہی ٭ اما اِس امر مین یہہ فہم صدر امین اعلی کا ظاہرا بے بنیاد ہی ٭ کیونکہ چندر نراین ڈگری سے اُس مقدمہ کے جس مین کہ وہ احد المتنازعین نہووے ضرر نہین پہنچ سکتا ہی ٭ اور چونکہ اِس مقدمہ مین مدعیان کا یہہ اظہار ہی کہ وے اُن لوگون پر جوکہ درحقیقت دخل مین اراضی متنازعہ کے ہین نالش کئے ہین پس یہہ اُن پر لازم ہی کہ جسطرح سکاین تائید استحقاق کا اُنکے کرین ٭

ثانیاً اس وجہ سے عذر امین اعلی اس نالش کو غیر مسموع
تصور کرتے ہین کہ مدعیان عرضی نالش مین سال و ماہ و روز کہ جس
مین وے دوسرے جزو سے اراضی متنازعہ کے ۳۶۰ بیگہہ زمین
سے بیدخل ہوئے تھے نہین مندرج کیے ہین ٭ ہم حاکمان کی رای
مین یہہ عذر محض ناکارہ ہی ٭ کیونکہ مدعیان اولا یہہ ظاہر کیے ہین کہ
کیونکر ۸۶۸ بیگہہ زمین سے بیدخل ہو گئے تھے ثانیاً یہہ ظاہر کیے ہین کہ
۵۸۶ بیگہہ ۱۵ بسوہ ۳ چھٹانک زمین سے ٭ پس یہہ ہمگی ۱۴۵۴
بیگہہ ۱۵ بسوہ ۳ چھٹانک زمین ہوتا ہی ٭ مابعد اُسکے وے یہہ
کہتے ہین کہ مدعی علیہم ان اراضی کو اور بشمول اسکے دوسرے
۳۶۰ بیگہہ زمین کو تین پیمایش شامل محال کا اُنکے کروائے ہین ٭ جس
مین کہ مزاحمت نزدیک ڈپٹی کلکٹر کے اور بعد اُسکے نزدیک
سپرنٹنڈنٹ پیمایش کے مزاحمت کیا گیا تھا اما وے ٭ از روی
حکم صادرہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۴۸ اور ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۴۹ کے
نالش کو اُنکے نامنظور کیے اور یہہ کہ درانثاء ان حکمون کے مدعی علیہم
۳۶۰ بیگہہ زمین موسومہ اخیر کو دخل کر لیے ہین ٭ صراحتہ یہہ ظاہر کرنا
مدعیونکا غرض ہی کہ احکام اہالی پیمایش محال دخل کا اُنکے ہوا اور
ہم حاکمونکو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ امر ایشو صحیح ہی ٭ پس اس سے
صاف و صریح حقیت نالش کی پیدا ہوتی ہی *

ازروی ان وجوہات کے حکم ہوا کہ صدر امین اعلی بہ نسبت ہر دو امر مرقومہ بالا کے مستر د ہووے اور مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے نزدیک اُنکے واپس کیا جاوے *

یہہ معلوم ہوتا ہی کہ صدر امین اعلی اخیر مین فیصلہ کے اُنکے کنایۃ یہہ لکھنے ہین کہ ممکن ہی کہ وجہ نالش بھی واسطے نین سو تنخواہ مدعیکے لکھا جاوے * ہم حاکمان اصلا یہہ حکم دینے نہین کہ جو تجویز کہ وے بہ نسبت اُس امر کے جو فیصلہ نہین ہوا ہی کرسکتے ہین کرین اما یہہ کہہ سکتے ہین کہ اصل خدمت اُنکا تجویز کرنا اُن تکرار ونکا ہی جو باہم تنقیح متخاصمین سے جو کوئی لحال عدالت مین اُنکے درپیش ہی * پیدا ہووے * اور تجویز کرنا ان تکرار ونکا جو مابعد اسکے فیما بین دوسرے متخاصمین نالش جدید کے پیدا ہووے نہین ہو سکتا ہی *

---

۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ

الگزندر سمویلس صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۵۲۹ سنہ ۱۸۵۵ء

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج ضلع ۲۴ پرگنہ ۳ جنوری ۱۸۵۵

بابت استرداد فیصلہ صدر امین ۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ کے

رمنی داسی وغیرہ (مدعیان) اپیلانٹان

پیاری لعل وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنٹان

بابو کشنکشو رگھوس وکیل اپیلانٹان

بابورما پرشاد راي وبابوشمبھوناتھہ پنڈت وکلاي رسپانڈنٹان

رمنی داسی وشمبھو چندر رہلدار ونبین چندر رشیکاری وبھوپال چندر ربسواس نے مدعوی دلاپانے خزانہ زمین ٹھیکہ موضع رام چندرپور جسکو ٹھیکہ دار ان مذکورین زمیندار سے .. بجمع خزانہ سالانہ مبلغ ۹۰ روپیہ ۱۲ آنہ ۱۷ کرانت لئے ہین بنام پیاری لعل مندل وغیرہ نالش رجوع لائے ؛ دعوی باقیخزانہ ابتدای سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ لغایت سنہ ۱۲۵۹ بنگالہ معہ سود بعد منہائی خزانہ معافی اور حقیت خزانہ بابت رقم ۴ آنہ اراضی ٹھیکہ داری کہ جسکو مدعیان دعوی کرتے ہین کہ ملک انہو نکاہی رجوع ہوئی ؛ عذر مدعی علیہم کایہ ہی کہ قطعہ قرار داد کے روسے شمبھوچندر ونبین چندر وبھوپال مدعیان کے کچھ روپیہ بذمہ انہو نکے پانا نہین ہی اور مدعی علیہم راضی اسبات پر ہین کہ خزانہ زمین ٹھیکہ داری کا رمنی داسی کو کہ جسکے دخل مین بالکل ۱۶ آنہ زمینداری کا بابو سس سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ کو آیا ہی ادای کرین اور مدعی علیہم برادر زادگان ہرنراین کا ہین اور واسطے استرداد فیصلہ اکٹ چہارم کے مقدمہ نمبری رجوع

لاوینگی؛ اؤر یہ بھی بیان کرتے ہین کہ مداخلت شمبھو چندر و نبین چندر اؤر بھوپال چندر کا اوپر اراضی کے کبھی نہین تھا اؤر شمبھو چندر و نبین چندر و بھوپال چندر کہتے ہین کہ اپنے حق کو اُس سے ازروی تمہ کے پائے تھے اؤر یہہ دعوی صرف واسطے استحکام حق و مداخلت کے رجوع لایا گیاہی اؤر مدعی علیہم یہہ بھی بحث کرتے ہین کہ چونکہ ازروی حکم عدالت فوجداری رمنی داسی دخیلکار ہی اسواسطے خزانہ بابت سنہ ۱۲۵۰ بنگلہ و سنہ ۱۲۵۱ بنگلہ و سنہ ۱۲۵۲ بنگلہ اُسی کو دیا گیاہی *

صدر امین اسوجہ پر کہ چونکہ مدعی علیہم کو اقبال اسبات سے ہی اؤر روے عرضی دعوی مین دوسرے مدعیان کی تصدیق سے اقبال کرتے ہین بس اِس صورت مین مدعی علیہم خزانہ بقیہ کو ادای کرنے سے موقوف رکھہ نہین سکتے ہین ڈگری بحق مدعی صادر کیئے اؤر جو عذر کہ درباب خزانہ کے پیش ہوا تھا اُسکو صدر امین نے اِسوجہ سے نامنظور کیاہی کہ جو داخلہ سب کہ منسلک مثل ہوا ہی اُس پر استامپ ثبت نہین ہی کیونکہ داخلہ مذکورین بابت روپیہ زاید ۵۰ روپیہ کے ہین بس اُنپر ثبت استامپ ہونا ازروی قانون کے ضروری تھا کیونکہ وہ اراضی کہ جسکا خزانہ ادا کیا گیاہی وہ اِس طرحکا زمین ہی کہ جو زمیندار

اور رعیت کے درمیان ہی *

عندالاپیل صاحب جج با ستدلال فیصلہ ہی بابت سنہ ۱۸۵۱ صفحہ ۷۰۹ فیصلہ اس عدالت مورخہ اول ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۱ بابت مقدمہ چودھری بشارت اللہ اپیلانٹ بنام شمبھو ناتھ کامرجہ رسپانڈنت دعوی مدعی کو نین سو تھہ کئے کیونکہ اُنکی دانست مین "جو عرضی دعوی کہ بغرض استحکام حق وبھی واسطے مداخلت کے پیش کیاجاوے محض بیجاہی * منجانب شمبھو ناتھ چندر ونبین چندر وبھو بال چندر مدعیان کہ جنکے حق و دعوی مداخلت پر مدعی علیہم اپیلانتان کو اعتراض ہی اور صرف اس عذر پر کہ رمنی داسی دخیلکار ہی اور بموجب انتقال شمبھو چندر جنکو از روی فیصلہ اکٹ چہارم سنہ ۱۸۴۰ کے دخل نہاین ملاہی حق یامداخلت ثابت نہین ہو سکتاہی "*

اس حکم ناراضی سے مدعیان اس عذر سے اپیل خاص رجوع لائے * کہ مدعی علیہم شکمی تعلقہ دار ہین اختیار نہاین کہ حق پر اُس شخص کے اعتراض کرے کہ شریک ہوتا جس شخص کے مالک ٹکڑی رقم ۱۶ آنہ سے کہ جسکو از روی حکم عدالت فوجداری کے ملاہی قبول کرے *

ہم حاکمان کی رای مین جو فیصلہ کہ صاحب جج نے استدلال

کیئے ہین وہ اِس مقدمہ کے مماثل نہین ہی ۔ اُس مقدمہ مین اِس قدر حکم بین مستقیم بحال رہا تھا کہ جسقدر عبارت سے یہہ بات معلوم ہوا ہی کہ اگرچہ مقدمہ صرف واسطے دلاپانے خزانہ کے رجوع ہوا ہی تاہم اقبال دعوی واسطے تحقیق حق درمیان زمینداران آنہونکے اِس بنیاد پر کہ دخل طرفثانی کا نہ تھا اوٗر مدعی علیہم حقیت و مداخلت سے مدعی کے منکر تھے اوٗر مقدمہ ہذا مین حال یہہ ہی کہ ایک طرف زمینداران ہین اوٗر دوسری طرف رعایا یہہ اقبال کرتے ہین کہ کل مدعیان سے ایک مدعی جو زمیندار ہی اُسکا حق بہ نسبت ۱۶ آنہ اُس شے کے ہی کہ جس مین اراضی متنازعہ فیہ واقع ہی لیکن دوسرے مدعیان کا حق ہونے سے منکر ہین ۔ بس اِس صورت مین ہم حاکمان کی دانست مین رعایا کو اختیار ہی کہ بہ نسبت حقوق زمینداری کے اعتراض کرسکتے ہین ۔ وے سب یہہ اقرار کرتے ہین کہ بالفعل مالک کل جایداد کا منجملہ مدعیان کے ایک مدعی ہی ۔ اسواسطے ہم حاکمان مقدمہ کو نزدیک صاحب جج کے اِس ہدایت سے واپس کرتے ہین کہ وہ بعد غور اوٗر عذر و بحث طرفین کے مقدمہ کا تحقیق کرین اوٗر درصورتیکہ صاحب موصوف کو یہہ بات معلوم ہووے کہ حسب

بیان مدعی علیہم وسے کچھ خزانہ زمین داسی کو ادای کئے ہین تو صاحب موصوف دعوی مدعی کو مقدمہ ہذا مین ڈسمس کرین اور مدعیان کو اجازت دینگے کہ وے مقدار خزانہ حسب حصہ اپنے تصفیہ کر لین شاہم حاکمان یہہ ارشاد کرتے ہین کہ جو حقیت کا مدعی علیہم مستحق ہین یا ایندہ کو مستحق ہووین اُسکا اس حکم کے روسے کچھ مضرت نہین ہوگا*

۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

جیمس هارڈ ویک پتن صاحب * حاکم *
دیود انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکم*

نمبر ۸۱۴ سنہ ۱۸۵۵

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ ادیشنل علی صدر امین ضلع رنگپور ۲۲ مارچ ۱۸۵۵ بابت استرداد فیصلہ منصف پرسا ۳۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۰ کے

شیخ نبی بخش (مدعی) اپیلانت

بابو جگدیس نراین وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

بابو کشن سکھا مکھرجه ومولوی افتاب الدین محمد وکلای اپیلانت

مولوی محمد اسمعیل وکیل رسپانڈنتان

مقدمہ واسطے دخل پانے زمین لاخراج کے *

مدعی علیہم ظاہر کرتے ہین کہ زمین مال ہی اُسی مطابق

منصف سے حسب منشای دفعه ۳۰ قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹ مقدمہ واسطے
تحقیقات کے صاحب کلکٹر کے پاس بھیجا ٭ صاحب کلکٹر اپنی
روبکاری مین لکھتے ہین کہ زمین لاخراج نہین ہی منصف نے بعد
ملاحظہ اُس روبکاری کے تحقیقات دخل پانے کی کرنے سے
معلوم کیا کہ زمین مذکوره بہت دنون سے مدعی کے دخل مین ہی
اور مدعی علیہ اُسکو بیدخل کیا ہی اسواسطے منصف نے دعوی
کو ڈگری کیا ٭

عند الاپیل صدر امین اعلی نے فیصلہ کو مسترد اور مقدمہ
دسمس کیا ہی خصوصا اس بنیاد پر کہ مدعی باظہار زمین لاخراج کے
استدعا دخل کا رکھتا ہی لیکن صاحب کلکٹر حسب استمزاج
منصف کے یہہ لکھتے ہین کہ زمین متنازعہ زمین مال ہی لہذا
صدر امین اعلی نے بماده دخلکاری صرف از روی تدارک مختصر
دست انداز ہو کر دخلکاری بھی واسطے مدعی علیہ کے ڈگری کیا ٭

سایل عذر کرتا ہی کہ فیصلہ صدر امین اعلی کا محض بیجا ہی
کیونکہ اُنکو لازم تھا کہ مقدمہ کو صرف باخذ ثبوت دخلکاری کے
فیصل کرتے اور درباب حقیقت مال ولاخراج کے تدارک و تجویز
کرنا ضرورت نہین رکھتا تھا ٭

رای ہم حاکمونکی یہہ ہی کہ منشای دفعہ ۳۰ قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹

باز یافتی او رجوع نشست کے مقدمہ مین کافی ہوسکتا ہی اور دخل پانے کے مقدمہ مین تحقیقات درباب حقیت لاخراج کے ضرورت نہین رکھتا ہی * ہم لوگ مطابق فیصله سماة پاربتی وے منفصلہ اس عدالت مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۸۵۱ کے یہہ رای دیتے ہین * فریادی نے جو زمین لاخراج بصورت گروی کے پایا تھا اور مدعی علیہ اُس زمین سے اُسکو بیدخل کیا تھا مدعی واسطے دخل پانے اُسی زمین کے نالش کرتا ہی * اور مدعی استدعا کرتا ہی کہ بسبب ثبوت اُسکے وہ مستحق ڈگری کا ہوسکتا ہی * اور صدر امین علی کو لازم تھا کہ صرف تحقیقات درباب دخل کے کرے اسلئے ہم لوگ یہہ مقدمہ نزدیک صدر امین اعلی کے واپس بھیجتے ہین جو وے حسب رای مندرجہ بالا تجویز ثانی اس مقدمہ کی عمل مین لاوین *

۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۵٦

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۵۳

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدر امین دیناج پور اول دسمبر ۱۸۵۲ کے

دھیر گیر گوسائین (مدعی اپیلانت)

برج ناتھہ مجموعہ دار وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنٹان

بابو رما پرشاد رای وکیل اپیلانٹ

بابو کشن کشور گھوس و مسترالن وکلاء رسپانڈنٹان

دعوی مقدمہ ۹۸۶۰ روپیہ ۷ آنہ ۳ پائی

مدعی دھیر گیر گوسائین اسنمرار بدارنش ہذا بر بنیاد دخیابی اوپر ۲۵۰ بیگھہ زمین معہ زرواصلات کے کہ جس سے وہ ناحق بیدخل ہوا تھا اوپر برجناتھہ مجموعہ دار و بشیشر مجموعہ داروارثان گوپی ناتھہ مجموعہ دار کے اور اوپر چند دوسرا شخصونکے کہ وے سب زمیندار ان حال پرگنہ ہنشاباد کاہین رجوع کرتا ہی ۰

مدعی اظہار کرتا ہی کہ متوفی برجناتھہ اور مدعی علیہ پسر کا دو موروثی جوت تھا کہ ایک اسکا ۲۵۰ بیگھہ زمین کہ جسکا خزانہ ۱۲ روپیہ سکہ مقرر رہی فتحپور گانون مین طرف بشن پور پرگنہ ہنشاباد زمینداری مدعی علیہم زمینداروںکے واقع ہی اور دوسرا ۲۳ بیگہ ۷ چھٹانک زمین خزانہ مین ۱۳ روپیہ ۹ آنہ ۱۰ پائی کے سوائی پور گانونمین واقع ہی شیر سب جوت خزانہ معینہ مذکورہ مین بھی ٹین زمینداری کے برابر سے لکھا ہوا آتا ہی ۰ اور جو مدعی علیہ پسر اور اسکا چچہ برجناتھہ مجموعہ دار اپنی اپنی خوشی سے بذریعہ قبالہ بیعنامہ کے ثمن مبلغ ۲۵۰ روپیہ کے بتاریخ ۷ جیٹھہ سنہ ۱۲۴۰

بانگلہ نزدیک مین مدعی کے بیع کیا ہی اور اسکو اُسپر دخل دلایا
ہی ۃ مدعی اسس موجب لغایت ماہ بھادون سنہ ۱۲۵۰ بنگلہ تک
اسپر دخیلکار رہا مگر سنہ ۱۲۵۰ بنگلہ کا اساڑہ مہینے مین زمیندار
اور اسکا نایب مدعی علیہم رعایا مدعی علیہم کے ساتھہ ملکر اس
۲۵۰ بیگھہ زمین واقع موداپور گانوسے بیدخل کیا ہی اور روسے
سب ابتک اسس زمین کا منفعت کو اپنے تصرف مین لاتا ہی
لیکن دوسر جوت ۲۳ بیگہہ ۷ چھتاک زمین کا کہ جو اوپر کا لکھا ہوا
قبالہ بیعنامہ مین مندرج ہی اسپر مدعیکا دخل ابتک بھی ہی ۃ
چونکہ اسس ۲۵۰ بیگہہ زمین سے مدعی بیدخل ہوا ہی اور اسکا
پانیکا دوسر اکوئی صورت بجز نالش کے نہین ہی اسواسطے
اسس مقدمہ کو برای دخل پانے اوپر زمین ساتھہ زر واصلات کے
تاریخ سے بیدخل کے رجوع کرتا ہی ۃ

مدعی علیہ بشیشر اسس اظہار مدعی سے یعنے کہ برجنانھہ اور
وہ اپنا اپنا وجوت کو بعوض ۲۵۰ روپیہ کے ۷ جیٹھہ سنہ ۱۲۴۰ بنگلہ
مین نزدیک مدعی کے بیچا تھا انکار کرتا ہی اور بھی کہتا ہی کہ وہ
کبھی کوئی ایک جوت ۲۵۰ بیگھہ کا فتحپور گانون مین نہین رکھتا تھا
مگر یہہ کہ ایک جوت ۴۸ بیگھہ کا کہ جو زمینداری بہی مین بنام اسکے
مدعی علیہ کا باپ گوپی ناتھہ کے سالانہ خزانہ ۱۲ روپیہ مین لکھا جاتا ہی

امغی گانون مین تھا کہ جسکا منفعت کو اُسکا باپ اپنا حین
حیات تک قبض و تصرف کیاہی اور بعد فوت اُسکے مدعی
اُسپر دخیل و قابض ہوا ہی اور جو بعد چند روز کے اُسکا تنجہ
برج ناتھ نجیال پانے حصہ اسی جوت کا سنہ ۱۲۳۶ بنگلہ مین
تنازع پیش کیا تھا کہ وقوع سے حسن قصہ کے زمیندار نے
مدعی علیہ کا دخل کو اسی جوت پر مستحکم کیا کہ تسپر وہ اُسوقت
سے ابتک دخیل و قابض ہی جو یہ سبب صورت مین برج ناتھ
کو کچھ اختیار فروخت حصہ اسی جوت مدعی علیہ کا نزدیک مدعی کے
نہین ہی اور اگرچہ وہ ایسا کیا ہی لیکن یہ فروخت قابل بحالی کا
نہین ہی جو مدعی علیہ سنہ ۱۲۳۹ بنگلہ مین قرضداری مین ڈوب کر
اسی جوت ۴۸ بیگہ زمین فتحپور کا بعوض ۶۰ روپیہ کے اسطور
پر نزدیک مدعی کے بیچا تھا کہ وہ ادا کرنے مین مالگذاری کے اور
اپنے مین داخل بنام باپ مدعی علیہ کے اُسپر دخیل و قابض رہے
اور اس جوت کا منفعت سے اپنے زر اصل اور سود کو وضع دیوین
جو سنہ ۱۲۵۰ بنگلہ مین مدعی علیہ کا بالکل زر قرضہ ادا ہونے کا
سبب سے وہ اس جوت کو اپنا دخل مین پھر لایا اپنا دخل مین
رکھا مگر بھاگن گذشتہ مین اسکا زمینداران اسکو اُس سے
بیدخل کئے ہین کہ جسکے واسطے مدعی علیہ بنام زمیندار کے واسطے

دخل پائے اسی جوت کے نالش رجوع کرنے والا تھا کہ جس مین مدعی نے یہہ جھوٹھہ مقدمہ کو دریش کیا ہی ۰ اور بہ نسبت جوت موداِی پور کے مدعی علیہ کہتا ہی کہ وہ کبھی کوئی جوت اس گانون مین اپنے قبض و دخل مین نہین رکھا ہی اسواسطے مدعی علیہ چاہتا ہی کہ نالش مدعی ڈسمس ہووے *

زمینداران مدعی علیہم اپنے جواب مین لکھتے ہین کہ دعوی مدعی کا محض جھوٹھہ ہی کیونکہ سنہ ۱۲۵۰ بانگلہ کا ماہ ۰ گھر مین وی سب اُس پر دخل پائے ہین . بس اس صورت مین مدعا بیدخل ہونا اُسی سال کا اساڑھ مہینے مین کیونکر ہو سکتا ہی ٭

صدر امین اعلی اس مقدمہ کا ثبوت دستاویزات لینے کا بعد یون لکھتے ہین کہ "اس حالات سے صرف یہہ بات نہین ظاہر ہوگا کہ صرف ۲ گواہان اسی قبالہ بیع نامہ کی بالکل واقفیت اس قبالہ کے انکار کرتے ہین مگر اور بھی یہہ ظاہر ہوگا کہ جو ۲ گواہان اس قبالہ کی بات کہتے ہین وہ یہہ ظاہر کرتے ہین کہ وے سب نہ برج ناتھہ کو اور نہ بسر کو قبالہ مذکور پر دستخط کرتے دیکھے ہین ۰ ایک کہتا ہی کہ وہ یاد نہین رکھتا ہی اور دوسرا کہتا ہی کہ وہ اُس جگہ چھوڑ گیا تھا ۰ ثبوت اس امر کا کہ جو برج ناتھہ دستخط کیا ہی محض ضرور تھا کیونکہ اصل قبالہ مین

صرف اسی ایک برج ناتھہ کا نام لکھا ہوا ہی ۔ اور دستخط
کی جگہ میں دو نو برج ناتھہ اور بشیشر کا نام لکھا ہوا ہی ۔ شخص ثانی
یعنے بشیشر اپنے جواب میں اس مقدمہ کے لکھا ہی کہ ان صورتون
سے اس قبالہ کا جعلیت ثابت ہوتا ہی ۔ اور یہہ بھی کہ نویسندہ
کا زبان ہندی نہین لیا گیا ہی اور کوئی شخص گواہون سے نہ لکھنے
جانتا ہی اور نہ پڑھنے جانتا ہی ۔ شیوداس اور درگا رام
بیان کرتے ہین کہ اُنہو نکا نام دوسرا شخص کا ذریعہ سے لکھا
گیا تھا ۔ اسواسطے قبالہ کا درستگی ظاہر نہین ہی کیونکہ صرف
قبالہ کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس قبالہ مین جہان گواہون کا
نام ہی وہ جگہ پانی سے مٹایا ہوا ہی اور گواہون کا نام بھی زیادہ
سیاہ سیاہی سے بہ نسبت سیاہی درمیان قبالہ کے لکھا ہوا ہی ۔
ثانیا مدعی ۔ بجای عبدل اور غلامی دو گواہ مندرجہ قبالہ کے فریبا بنفول تل
اور جنم کو حاضر لایا ۔ یہہ شہادت سے گواہان کے اور کیفیت
سے وکیل محمد علی مورخہ ۲۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۲ کے ظاہر ہوگا ۔
اسواسطے ہم سب اس امر کا کچھہ ٹھیکانا کر نہین سکتے ہین
کہ خواہ برج ناتھہ یا بشیشر زمین کو فروخت کیا ہی یا یہہ قبالہ بیعنامہ
اصل قبالہ ہی ۔ اسواسطے صدر امین اعلی نالش مدعی معہ
خرچہ ڈسمس کیئے ۔

تجویز

اپیل ہذا مدعی نے برای تردید فیصلہ صدر امین اعلی کے داخل کیا ہی اور چونکہ اپیل ہذا اوپر اصل حقیقت بالا کے ہی اسواسطے ہم حاکمان کے پاس اس امر کا تدارک ضرور ہی کہ آیا وہ قبالہ بیعنامہ گذرانیدہ مدعی اصل و درست ہی یا نہین *

مدعی کہتا ہی کہ وہ جوت جسکا بہ نسبت یہہ مقدمہ درپیش ہی اسکو سنہ ۱۲۴۰ بنگالہ کا جیٹھہ مہینے مین بقیمت ۲۵۰ روپیہ مدعی علیہ بشیشر اور اسکا چچہ برج ناتھہ نے نزدیک اُسکے فروخت کیا ہی اور اسپر لغایت بھادون سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ تک وہ دخیل و قابض رہے کہ جسوقت وہ مدعی علیہم زمیندار زمین سے بیدخل ہوا ہی * مدعی علیہ بشیشر بیع کو انکار کرتا ہی کہ وہ اپنا ایک جوت ۴۸ بیگھہ کا بہ خزانہ ۱۲ روپیہ کے سنہ ۱۲۳۹ بنگالہ مین بضمانت مبلغ ۶۰ روپیہ قرضہ کے نزدیک مدعی کے بندھک رکھا تھا اور مدعی نے حسب شرط قبالہ بندھک کے اس جوت پر دخیل و قابض رہکر خزانہ زمیندار کو ادا کرتا ہوا اسی جوت کے زر منفعت سے اپنا زر قرض کو اصل اور سود سے سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ مین ادا پایا ہی کہ جسوقت مدعی نے پھرا پنے دخل مین لایا *

بملاحظہ قبالہ گذرانیدہ مدعی ہم حاکمان کو اس قبالہ کا بہ نسبت

اشتباہ تمام پیدا ہوتا ہی کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ کاغذ استامپ پہلے کالکھا ہوا تھا اور نوشتۂ سابق بعض بعض مقام سے مٹایا گیا ہی اور اسپر حال کا قبالہ لکھا گیا ہی؛ ثانی یہ کہ حسب نوشتۂ صدر امین اعلی و بلاحظہ عبارت قبالہ کے متحقق ہوا کہ صرف نام بر جناتھ کا بصورت بایع ظاہر ہی؛ حالانکہ وہ قبالہ برجناتھ اور بشمبرو نون کے لکھدیا ہوا ہی؛ دستاویز مذکور موافق آئین اور ضابطہ کے رجستری کیا ہوا ہونیکی صورت مین بھی بلحاظ نقص مذکورہ بالا کے قابل پرخاش و تعرض کے ہوتا؛ لیکن جبکہ اسطرح کا نقص دلیل غیر مصدقہ رجستری ہوئے بس ہرا ینہ قابل منظوری عدالت کا مثل اصل قبالہ نہین ہوسکتا ہی *

شہادت بہ نسبت نوشتخواند قبالہ بدحنامہ کے بھی محض غیر تشفی خاطر ہی اسکے لکھے جانیکے باب مین ۴ گواہ گذرا یا گیا تھا اسمین ۲ گواہ اِس قبالہ کا واقفیت سے انکار کرتا ہی باقی جو دو اسکا تھوڑا واقفیت کا اقبال کرتے ہین وہ بہ نسبت نوشتخواند اس قبالہ کے کچھ صاف اور واضح شہادت نہین دیتے ہین؛ اور بھی یہ کہ نویسندہ کو واسطے ادای شہادت کے طلبی نہین ہوئے ہین *

۱۸۴۱ مدعی ایک فیصلہ ایک مقدمہ کا مورخہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۸۴۱

مطابق بیع سنہ ۱۲۴۸ بنگلہ کے داخل کیا ہی کہ جسسے
ظاہر ہی کہ مدعی اور گوپی ناتھ مجموعہ دار اور اسکا قایم مقام بشیشر
اسوقت اس زمین پر دخیل و قابض تھا اور اُس مقدمہ مین
مدعی علیہم تھا۔ اور دعوی اوپر ۲۸ بیگہ ۴ چھٹاک زمین بابت
جوت فتحپور بخزانہ سالانہ ۱۲ روپیہ کے تھا۔ اور بھی چند داخلہ خزانہ
بابت سنین درمیان سنہ ۱۲۴۰ بنگلہ اور سنہ ۱۲۵۰ بنگلہ کے وہ
گذرا۔ یہ سب دلیلیں بہ نسبت دعوی مرجوع کے یکنوع ثبوت
ہوسکتا اگر اس قبالہ کا کہ جسکی بنیاد پر یہ مقدمہ قایم ہی قابل
اعتماد عدالت ہوسکتا ہی مگر جسطرح پر اب مقدمہ قایم ہی
اُسے وہ سب دونو مدعی علیہ کا تعذر اور مدعی کا دعوی کو
تائید دیتا ہی۔ کیونکہ مدعی علیہ ابکو قبول کرتا ہی کہ درمیان
سنین مین سنہ ۱۲۳۹ بنگلہ اور سنہ ۱۲۵۰ بنگلہ کے وہ جوت فتحپور
پر مدعی بصورت مرتہن کے دخیل و قابض تھا مگر وہ سب کسی
صورت سے لکھدینا اس قبالہ کا ثابت نہین کرتا ہی جبکہ وہ
شہادت اصلیہ و خارجہ سے ظاہر نہین ہی کہ وہ قبالہ اصلی نادرست
ہی۔ سوا سکے بوجوہات مندرجہ بالا کے ہم حاکمان کی رای مین
ظاہر ہی کہ مدعی اپنی دعوی ثابت کرنے بھول گیا ہی۔ اور
بہ نسبت دوسرا تعذرات مدعی علیہ کے ہم حاکمان کے پاس

ا سکاند ارکے سے بے ضرورت معلوم ہوکر حکم ہوا کہ فیصلہ صدر امین اعلی
معا تعد خرچہ کے بحال *

۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس
صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام ساکماں *

نمبر ۸۱ سنہ ۱۸۵۴

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ اعلی صدر امین میدنی پور ۹ جنوری ۱۸۵۴ کے

تاراپرشاد رای چودھری (مدعی) اپیلانت

درگاپرشاد رای چودھری وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

بابو رماپرشاد رای و بابو جگدانند مکھرجہ وکلای اپیلانت

بابو کشنکشور گھوش و بابو بنگسی بدن متر و مستر الن وکلای رسپانڈنتان

یہ مقدمہ بتعداد مبلغ ۹۹۶۷ روپیہ ۲ آنہ ۱ گنڈہ ۴ کوڑی بدعوی
مداخلت سہ واصلات رقم ۹ آنہ منجملہ حصہ رقم ۲ آنہ ۱۳ گنڈہ
۱ کوڑی اکرانت سے کل ۱۱ پرگنات ماجہا موتا وغیرہ کا رجوع ہوا *
حال یہ ہے کہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۲۹ کو درگاپرشاد رای چودھری
عدالت پرونشل کورت مقام کلکتہ سے قطعہ ڈگری تعدادی
مبلغ ۲۳۲۴ روپیہ جو اصل و سود بابت کسی تمسک کے تھا اوپر
شاماپرشاد نندی کے حاصل کیا *

جبن دوران اس مقدمه کے تاراپرشاد چودهری نے قطعه
درخواست باستدعای شامل ہونے ساتھه مدعی کے اس مضمون
سے دیا کہ نصف تمسک مین ساتھه درگاپرشاد کے شریک ہی
اوراوپراس درخواست کے یہه حکم ہوا کہ اسکو چاہیئے کہ مقدمه
جدید بنام مدیون کے رجوع لاوے *

قبل اجرای ڈگری تعدادی مبلغ ۲۳۰۴۴ روپیه تاراپرشاد نے
ایک مقدمه مدعوی نصف اشیای موروثی بنام درگاپرشاد کے
رجوع لایا تھا اور یہه مقدمه بتاریخ ۴ ماه اپریل سنه ۱۸۲۹ کو فیمابین
برادران کے مصالحه ہو گیا اور طرفین صلحنامه و ابرانامه داخل
کئے اور صلحنامه مین یہه شرط ہوا کہ تاراپرشاد رقم ٦ آنه اشیای
موروثی اور روپیه مندرجه تمسک جو شاماپرشاد نندی سے یافتنی ہی
مستحق ٹھہرتا ہی اور جو مقدمه کہ درمیان درگاپرشاد بنام تاراپرشاد
رجوع ہوا تھا اس مین تاراپرشاد نے درباب مصالحه کے عذر
پیش کیا اور ۲ ستمبر سنه ۱۸۲۹ کو عدالت سے یہه ارشاد ہوا
کہ اسکے عذر قابل سماعت کے نہین اور مقدمه قابل نمبر خارج
کے ہی اور طرفین کو چاہیئے کہ اپنے شرایط پر قایم رہین اور یہه
فیصله ۵ جولائی سنه ۱۸۳۴ عندالاپیل اس عدالت سے بحال رہا
بنا راضی حکم ڈگری تعدادی مبلغ ۲۳۰۴۴ روپیه کے شاماپرشاد

ندی نے اِس عدالت میں اپیل کیا اور سنہ ۱۸۳۱ کے ۱۶ ماہ کو ازروی مصالحہ کے مقدمہ تجویز ہو گیا اور اُسی قرارداد کے وسطے شاماپرشاد اقرار کیا کہ مبلغ ۲۴۲۱۷ روپیہ ۱۲ آنہ ۱۷ گنڈہ مقدار ڈگری مذکور مع خرچہ درمیان تین سال یعنے قبل ماہ چیت سنہ ۱۲۴۰ بنگلہ کے بلاسود ادای کر دیگا *

تاراپرشاد نے بتاریخ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۳۵ کو ایک نالش بنام درگاپرشاد و شاماپرشا ندی بہ بنیاد صلحنامہ مورخہ ۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۲۹ بدعوی دلاپانے رقم ۶ آنہ سابق بابت مبلغ ۲۳۰۲۴ روپیہ کا جو بحق درگاپرشاد بنام شاماپرشاد ندی صادر ہوا تھا محکمہ میں صاحب جج ضلع میدنی پور کے رجوع لایا اور حین اپیل مقدمہ درگاپرشا نے مابین اشخاص مذکورہ بالا کے جو صلحنامہ عمل میں ایا تھا اُسکو باطل قرار دیکر کے بیان کیا کہ وہ بہ بنیاد سازش و فریب کے عمل میں ایا ہی *

صاحب جج ضلع میدنی پور ڈگری صرف بہ نسبت رقم ۶ آنہ مدادی مبلغ ۸۶۳۴ روپیہ مع سود جو ازروی تمسک کے شاماپرشاد ندی پر واجب تھا بحق تاراپرشاد بنام درگاپرشاد بموجب صلحنامہ کے ۲۵ ماہ اگست سنہ ۱۸۳۶ کو صادر کئیے *

عندالاپیل یہ فیصلہ اِس عدالت سے بتاریخ ۲۵ فبروری

سنہ ۱۸۴۰ کو بحال رہا اور لی وارنر صاحب حاکم بعد متفق ہونے
ساتھہ رای صاحب جج کے اپنی رای مین یہہ لکھتے ہین کہ دعوی
سود تارا پرشاد کا از تاریخ صلحنامہ تا تاریخ ادای بہ نسبت رقم ۶ آنہ
تارا پرشاد مذکور کا منجملہ کل زر قرضہ و سود کے پذیرا نہین ہوسکتا ہی *
اور یہہ معلوم نہین ہوتا ہی کہ درگا پرشاد نے کچھ روپیہ تارا پرشاد
سے وصول کیا تھا یا بعد اسکے وصول کریگا * اور جناب لی وارنر
صاحب بہادر یہہ ارشاد کرتے ہین کہ یہہ بات بالکل درگا پرشاد پر
منحصر ہی بس یہہ دین درگا پرشاد کا متصور ہی اور صاحب جج
نے جو سود از تاریخ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ لغایت ۲ مارچ سنہ ۱۸۳۵
دلایا ہی ہر طرح سے وہ درست ہی *

اور بعد التجویز ثانی بتاریخ ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۱ کو کل دعوی
تارا پرشاد کا بہ نسبت رقم ۶ آنہ اصل معہ سود بابت ڈگری مورخہ
۲۷ جولائی سنہ ۱۸۲۹ عدالت سے بحال رہا اور حکم صاحب جج
کے جسکے رو سے جزوی از سود نہین دلایا گیا تھا ترمیم ہوا * اور
لی وارنر صاحب بہادر صاحب جج کی رای سے اختلاف کر کے
یہہ ارشاد کرتے ہین کہ خلاف صلحنامہ کے کچھ نہین کیا جاسکتا ہی
اور اُس مین یہہ شرط ہی کہ وہ جسقدر روپیہ یافتنی ہی
اُس سے طرفین اپنا اپنا حصہ پاوینگے اور فیصلہ مذکورہ حسب ذیل

قابل ترمیم کے ہی کہ جسقدر روپیہ درگاپرشاد نے شامابرشاد فدوی اصال مدیون سے وصول کیا ہی یا آیندہ کو وصول کرے اوس سے تارا پرشاد اپنا حصہ معہ سود حین اجرای ڈگری کے پاویگا اور صاحب جج اوسکے حصہ کو بموجب صلحنامہ کے دلادیوین اور جبکہ اجرای ڈگری اوپر شاما پرشاد فدوی اصال مدیون کے ہووے تب تارا پرشاد اوس شامل رہیگا "*

اوس عدالت کے فیصلہ کی ناراضی سے درگاپرشاد پریوی کونسل مین اپیل رجوع لایا اور عدالت معظمہ سے فیصلہ ذیل بتاریخ ۵ جولائی سنہ ۱۸۴۹ کو صادر ہوا —

"ہم حاکمان پریوی کونسل کی دانست مین اپہلانت درگاپرشاد از روی صلحنامہ اور ابرانامہ کے امین متصور ہی ٭ اور ڈگری ناطق عدالت صدر کہ جسکے روسے رسپانڈنت تارا پرشاد ملزم الدین کل زر اصال اور سود بمقدار رقم ۶ آنہ ٹھہرایا گیا ہی غلط ہی ٭ اور لی وارنر صاحب نے جو رای عند التجویز ثانی درباب ملزم ہونے رسپانڈنت کے صرف بہ نسبت اپنے حصہ کے اوسقدر روپیہ کا جووہ پایا ہی اوس عدالت کی رای مین درست متصور ہی" ٭ — اور حکام عالی مقام پریوی کونسل حسب وجوہات مندرجہ بالا اوس عدالت کے

فیصلہ کو مسترد کر کے یہ ارشاد کئے کہ جسقدر روپیہ درگاپرشاد
بہ نسبت رقم ۹ آنہ کے پایا ہی یا آیندہ پاویگا اُسیقدر دین
اسکے تاراپرشاد کو واجب الدین ہی ؛ درصورتیکہ درگا پرشاد
مذکور بعد ۱۶ می سنہ ۱۸۳۴ جو تاریخ انقضای مدت مندرجہ
صلحنامہ مورخہ ۱۶ می سنہ ۱۸۳۱ کو معین ہوا تھا بغیر عذر اقصور
کے کچھ روپیہ بہ نسبت یا درباب مبلغ ۲۴۲۱۷ روپیہ ۱۲ آنہ
۱۷ گندہ مع سود جسکو شاما پرشاد نندی سے بموجب ڈگری
مصدورہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۲۹ اور صلحنامہ مورخہ ۱۶ می
سنہ ۱۸۳۱ کے واجب ہی وصول کیا ہو یا پایا ہو ؛ اور حکام
عالی مقام پریوی کونسل نے مقدمہ مذکورہ کو اس عدالت
مین اس حکم سے واپس کیا کہ حسب مندرجہ بالا حقوق و دین
طرفین کا تحقیق و تجویز و تعمیل کرین اور تاراپرشاد رسپانڈنٹ
کو اجازت دینا لازم تھا کہ مقدمہ مین درگاپرشاد رای چودھری ساتھہ
شاماپرشاد نندی کے واسطے اجرای ڈگری کے درخواست دیوین
کیونکہ اُسکو درباب وصول کرنے رقم ۱۲ آنہ مبلغ ۲۴۲۱۷ روپیہ
۱۲ آنہ ۱۷ گندہ مذکور کے و سود اُسیقدر روپیہ کا کہ جسقدر اب تک
وصول نہین ہوا ہی مصلحت دیا جا سکتا ہی ؛ درگاپرشاد مذکور
بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۳ کو اپنے مقدمہ کا اجرای ڈگری اوپر

شاما پرشاد تندی کے کرکے پرگنہ ماجھاموتا معہ دیگر اشیا کو نیلام کروایا اور رسید اُسقدر روپیہ کاجو مندرجہ ڈگری کے اُسکے تعادای مبلغ ۲۲۴۷۸ روپیہ کے اُس جایداد کو خود خرید کیا*

بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۲ کو تارا پرشاد اپنی ڈگری اوپر درگا پرشاد کے جاری کرکے زرمانونہ مبلغ ۴۳۰۰۰ روپیہ جو واسطے ادای زر ڈگری کے تھا بتاریخ ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۴۹ کو رسید دیکر کے وصول کرلیا اور کاغذ کمپنی تعدادی مبلغ ۵۳۰۰۰ روپیہ بنظر ادای کوئی جزو روپیہ کاجو پریوی کونسل سے مسترد ہوئے داخل کیا* حال یہ ہوا کہ مقدمہ واسطے اجرای ڈگری نزد ریکس صاحب جج ضلع ۲۴ پرگنہ کے بھیجدیا گیا* رای جناب ریکس صاحب بہادر جج ضلع مذکور کی اس نمط پر ہوا کہ چونکہ خرید و مداخلت تعلقات ماجھاموتا بسبب وصول ہوئے زر شاما پرشاد تندی سے ہوا ہی اسواسطے تعلقات مذکورین حسب ڈگری پروی کونسل کے شے تصور کرنا چاہیے جسکو درگا پرشاد نے شاما پرشاد تندی سے زر و ڈگری مذکورہ بالا کے حاصل کیا ہی پس اس صورت مین تارا پرشاد مستحق حصہ ۱۶ آنہ تعلقات مذکورین کی ہی* اور محتشم الیہ کے خیال مین یہہ محفوظ رہا کہ غرض ڈگری پروی کونسل کا یہی کہ جو تدبیر درگا پرشاد نے وصول زر قرضہ شاما پرشاد سے کیا

ہی اُسکو بالفعل ایسا تصور کرنا چاہیئے کر وہ بمعاونت تارا پرشاد کے ہوا ہی اور جو جو حقوق و مرافق کہ تارا پرشاد کو بالفعل عطاء ہوا ہی اُسکا وجود تاریخ مین نیلام تعلقات مذکورین کے تھا اور انتفاع کر درگاپرشاد نے بذریعہ خرید نیلام کے حاصل کیا ہی اُسکا شریک تارا پرشاد ہی * صاحب جج ممدوح واسطے تجویز ثانی اُس عدالت کے مقدمہ ترسیل کیئے *

بتاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۵۰ کو جناب جانسن صاحب بہادر حاکم اس عدالت نے یہہ تجویز کیا کہ چونکہ ڈگری اِس عدالت کا عدالت العالیہ پریوی کونسل سے مسترد ہو گیا ہی اور اُس ڈگری کو جاری کر کے مبلغ ۴۳۰۰۰ روپیہ تارا پرشاد نے وصول کر لیا ہی! سو اسطے اُس پر لابدی ہی ہی کہ اُس روپیہ کو درگاپرشاد کو ادای کرے اور پھر اُسکا از روی ڈگری پریوی کونسل کے استحقاق اسبات کا ہی کہ سوای اُسقدر روپیہ کے کہ جسقدر شاما پرشاد سے وصول کیا گیا ہی رقم ۶ آنہ مبلغ ۲۴۲۱۷ روپیہ ۱۲ آنہ ۱۷ گندہ و لا یا جاوے اور اگرچہ درگاپرشاد نے تعلقات ماحصاموتا وغیرہ کو بقیمت مبلغ ۲۳۴۸۷ روپیہ جو منجملہ مبلغ ۲۴۲۱۷ روپیہ ۱۲ آنہ ۱۷ گندہ کے ہی نام پر شاما پرشاد نیری کے تھا خرید کیا ہی اور مبلغ مذکور کا رسید داخل کیا ہی تاہم اُسکے ذمہ تارا پرشاد کے

رقم ٦ آنه کے روپیه جسکو وه وصول کیا ہی دین ہی اؤر نه انتفاع یا جسقدر نقصان اُسکے حق پر عاید ہوا ہی دینا ہوگا کیونکه درگا پرشاد تعلقات مذکورین کو اپنے فایده کے لئے خرید کیا ہی اؤر تارا پرشاد کو خرید سے کچھ علاقه نہین ہی اسواسطے جناب جکسن صاحب کی رای یه ہوئی تھی کہ مبلغ ۴۳۰۰۰ روپیه مع سود از تاریخ وصول تارا پرشاد سے درگا شاد کا پانا ہی اؤر حصه رقم ٦ آنه مبلغ ۲۳۴۷۸ روپیه کا مع سود درگا پرشاد سے تارا پرشاد کا پانا ہی اؤر رقم ٦ آنه مبلغ ۲۳۴۷۸ روپیه کا مسلم ۴۳۰۰۰ روپیه سے وضع کرنا ہوگا اؤر بعد تصفیه حساب سود کے مابقی روپیه تارا پرشاد سے وصول کرکے درگا پرشاد کو دلایا جایگا *

حین در پیشی سوال تجویز ثانی کے جناب جکسن صاحب بہادر نے پھر بتاریخ ۱۴ ستمبر سنه ۱۸۵۰ کو یه تجویز کیا کہ چونکہ پریوی کونسل کی دگری شے غیر منقول متنازعه فیه کی نسبت مین نہین بلکه صرف به نسبت روپیه کے ہی تو اس صورت مین اجرای دگری مداخلت اشیای غیر منقوله کا نہین دیا جا سکتا ہی اؤر اِس بات کا پریوی کونسل سے تجویز و طی نہین ہوا ہی کہ درگا پرشاد نے شے مذکور کو صرف نفع کو اپنے ذات مین تصرف کرنے کے لئے خرید کیا تھا یا اسکو مشترکا تصرف کرنے کے لئے خرید کیا تھ

اور تحقیق ان مراتب کا اصل مقدمہ مین تجویز طلب نہین تھا اور نہ ان امور کا ثبوت داخل کیا تھا اور ان امور کی تصفیہ صرف صیغہ نمبری مین درصورتیکہ اس غرض سے رجوع لایا جاے تو ہو سکتا ہی اور درصورتیکہ ایسے مقدمہ رجوع ہوئے تو فیصلہ مورخہ ۲۲ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۰ کا تجویز ہو سکتا ہی ؛ ان وجوہات سے صاحب محتشم الیہ سوال تجویز ثانی کو نامنظور کر کے یہہ ارشاد کئے کہ فیصلہ سابق موصوف الیہ حسب بعرض ڈکری پریوی کونسل صادر ہوا ہی کہ جسکے رو سے کچھ روپیہ تارا پرشاد کو عنایت ہوا ہی اور سایل مذکور کو اختیار اس بات کا ہی کہ خواہ روپیہ کو لے لیوین یا اس مادہ مین مقدمہ نمبری رجوع لاوے یعنے ان دونون بات سے جسکو بہتر جانے عمل مین لاوے ؛ اب مقدمہ ہذا کو تارا پرشاد نے واسطے مداخلت اشیای غیر منقولہ جسکو درگا پرشاد حین اجرای ڈکری اوپر شاما پرشاد کے خرید کیا تھا رجوع لایا ؛ اور بیان مدعی کا یہہ ہی کہ اصل زر مندرجہ تمسک کہ جسکا ڈکری پرونشیال کورٹ سے بتاریخ ۶ ماہ می سنہ ۱۸۳۱ کو بحق مدعی علیہ صادر ہوا تھا وہ شے موروثی مشترکہ اسکا اور مدعی علیہ کا ہی اور اجرای مین اس ڈکری کے اشیای غیر منقولہ متنازعہ فیہ اسی اصل روپیہ کا ایک جزو سے خرید کیا گیا ہی اور چونکہ پریوی کونسل سے فیصلہ ناطق اس

مضمون لگا ہوا ہی کہ مدعی کو رقم ۶ آنہ اُس شے کا کہ جسکو مدعی علیہ نے شاما پرشاد تندی سے بعوض مبلغ مندرجہ دکری کے پایا ہی آیندہ کو پاویگا دلایا جانے کا مستحق ہی اور فی الحقیقت مدعی کو استحقاق رقم ۶ آنہ شے متدعوی ہی *

صدر امین اعلی نے اِس توجیہ پر کہ جو دکری مدعی نے اوپر مدعی علیہ کے جاری کیا تھا اُس سے رقم حصہ ۶ آنہ کہ جسکا مدعی مستحق تھا لینے سے پریوی کونسل کی دکری بجاری ہو گیا ہی اور یہہ کہ مدعی علیہ کو ہنوز بقیہ روپیہ یافتنی ہی دعوی مدعیکو دسمس کیے *

مدعی اِس حکم کی ناراضی سے اسعدالت مین اپیل کیا ؛ اور اُسکے وکیل نے یہہ بحث کیا کہ جسقدر روپیہ مدعی علیہ نے اپنے برادر خورد یعنے مدعی کے ترستی یعنے امین تھا اور زر مندرجہ تمسک شاما پرشاد تندی کے دونو کو یافتنی تھا اور چونکہ مین اجرای او پر شاما پرشاد شے متنازعہ فیہ خرید کر کے قیمت اُسکا مشترکہ جو مدعی علیہ کے پاس بصورت امانت کے تھا ادای کیا گیا تھا پس مدعی ازروی اصول شاستر مستحق رقم ۶ آنہ شے خرید کردہ کا ہی *

اور وکیل مدعیان یہہ بھی بیان کرتا ہی کہ روپیہ واسطے ادای زر مندرجہ دکری پریوی کونسل کے امانت تھا ؛ اور یہہ بھی کہتا ہی کہ خود مدعی اُسکو لینے سے بلحاظ اصبات کے باز رہا کہ رقم

۶ آنہ کا شے غیر منقول سے پانیکا استحقاق رکھتا ہی اور ثبوت اسی استحقاق کا پیش ہی *

تجویز

ہم حاکمان کی رای یہہ ہی کہ جز تکرار بالفعل ۂ معدالت مین در پیش ہی وہ اصول شاستر سے کچھ علاقہ نہین رکھتا ہی * واضح و صاف مضمون سے دکری عدالت بریوی کونسل کے تکرار ہذا بخوبی طی ہو چکا ہی اور ہم حاکمان کی دانست مین اُسبرا یکہی توجیہ ہو سکتا ہی * اُس حکم کے رو سے مدعی علیہ نے جسقدر روپیہ وصول کیا ہو یا آیندہ کو وصول کریگا اور مابعد ۱۶ ماہ می سنہ ۱۸۳۱ بعیز قصور مدعی علیہ کے مدعی شامابرشاد نندی سے وصول کیا ہی یا پایا ہی اُسکا مدعی استحقاق رقم ۶ آنہ کا رکھتا ہی مدعی کو اختیار ہی کہ جو مقدمہ بحق درگاپرشاد بنام شامابرشاد نندی کے ہی اُسکو واسطے وصول رقم ۶ آنہ منجملہ مبلغ ۴۴۲۱۷ روپیہ ۱۲ آنہ ۷ گندہ اور سود اُسقدر کا کہ جسقدر تاحال وصول نہین ہوا ہی جاری کرے *

قبل دکری بریوی کونسل کے دکری مذکور جاری ہو گیا ہی اور بموجب اُسکے مبلغ ۲۳۴۷۸ روپیہ وصول ہو گیا ہی سوای اسکے از روی کاغذات مثل کے ہم حاکمان کو معلوم ہوتا ہی کہ

۶ برس بعد نیلام شاما برشاد ندی کے وخرید اُسی جایداد گا درگا پرشاد سے بے شک تارا برشاد کو بخوبی معلوم تھا باوجود واقفیت بوقت خرید مذکور دکری اوپر درگا پرشاد کے جاری کر کے مبلغ ۴۳۰۰۰ روپیہ زر مندرجہ دکری وصول کیا اؤر درصورتیکہ وہ وصول کے زمانہ مین مقدمہ ہذا رجوع لاتا تو عدالت سے اُس پر غور کامل ہوتا لیکن وہ ایسا نہین کیا ہی بلکہ بعد غور کے روپیہ کا لینا پسند کیا ہی اؤر روپیہ جو کہ وہ وصول کیا تھا ابتک اُسکے پاس ہی اؤر بالفعل اُسکا اِس عدالت سے اسبات کا استدعا ہی کہ ہم حاکمان سابق سلسلہ اجرای دکری کو باطل ومردود جان کر کے مدعی علیہ سے اُس روپیہ دلاوین جو کہ وہ خود لیا ہی اؤر اجازت اسبات کا چاہتا ہی کہ جدید اجرای بہ نسبت جایداد غیر منقولہ کے کر کے جو غلطی اجرای دکری سابق مین کیا ہی اُسکو درست کرے اؤر از روی حالات معاملہ جو چیز کہ وہ پاچکا ہی اُسکا دعوی قابل پذیرا عدالت کے نہین ہی اؤر از روی دکری پریوی کونسل اُسی امر کا وہ مستحق ہی اؤر ہم حاکمان یہہ اجازت نہین دے سکتے ہین کہ جس بات کا مدعی خود تصفیہ کر چکا ہی اُسکا پھر تکرار از پیش کرے اؤر یہہ امر کہ وہ جو کچھ روپیہ جو امانت تھا چھوڑ دیا ہی مقدمہ ہذا سے کچھ متعلق نہین ہی اؤر مدعی علیہ کے حق

سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا ہی لہذا اسواسطے حکم ہوا کہ اپیل سے خرچہ عدالت دسمس کیا جاوے *

۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

اپیل ہای ضابطہ اور فیصلہ صاحب جج بھاگلپور ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۵۴ کے

نمبر ۱۸۴ سنہ ۱۸۵۴

گردیال سنگہ (مدعی علیہ) اپیلانت

شیودیال سنگہ (مدعی) رسپاندنت

بابو رما پرشاد راي * وکیل اپیلانت

منشي امیر علی * وکیل رسپاندنت

نمبر ۱۹۸ سنہ ۱۸۵۴

رام پرشاد سنگہ (مدعی علیہ) اپیلانت

شیودیال سنگہ (مدعی) رسپاندنت

بابو بنکبہی بدن متر * وکیل اپیلانت

منشي امیر علی * وکیل رسپاندنت

نالش بتعداد مبلغ ۹۹۴۴ روپیہ ۳ آنہ ۸ پائی کے

شیودیال سنگہ مدعی نے بابطال اقرارنامہ گردیال سنگہ

مدعی علیہ واسطے دخلیابی رقم ۴ آنہ حصہ موضع دوندی دودومری وبانم وکوارہ مع واصلات از ابتدای سنہ ۱۲۵۴ فصلی گردیال سنگ وغیرہ پر نالش کیا۔

مدعی کا اظہار یہہ ہی کہ سنہ ۱۲۵۳ میں شیخ احمد اللہ بسبب ناداری کے مدعی سے ۲۰۰۰ روپیہ لیکر ایک مقرری استمراری پٹہ بابت اپنار قم چار آنہ حصہ مواضع کاورہ ودومری وبانم ودوندی کے لکھدیا اور یہہ کہ سابق ازین مدعی نے مواضع کوارہ ودومری لغایت سنہ ۱۲۵۴ گردیال سنگہ کو پٹہ دیا تھا اور شیخ احمد اللہ نے گردیال سنگ کے قبولیت مدعی کو دے دیا مگر اس شخص نے مدعی کو خزانہ دینے سے انکار کیا جب تک شیخ احمد اللہ دستاویز براتی لکھ نہ دے اور یہہ کہ دستاویز مذکورہ لکھا گیا باجود اسکے بھی گردیال سنگہ مدعی علیہ بانواع حیلہ خزانہ دینے سے انکار کیا اور یہہ کہ جسوقت مدعی نے واسطے دلاپانے زر خزانہ جو اسنے سرکار ربھادر کو دیا تھا اور بامید منافع مالکانہ مواضع کاورہ ودومری کے گردیال سنگہ وشیخ احمد اللہ پر نالش کیا اسوقت گردیال سنگ نے ایک جعلی اقرار نامہ مورخہ ۱۷ بھادون سنہ ۱۲۵۴ فصلی تیار کیا جس سے یہہ بات منظور تھا کہ شیخ احمد اللہ نے مبلغ ۸۲۵ روپیہ قرض لیکر دونوں

مواضع مذکورہ کو ۱۵ برس کے لیے اُسکے پاس گرو رکھا ہی * اور یہہ کہ شیخ احمد اللہ اقرار نامہ مذکورہ سے منکر ہو * اور یہہ کہ اُسوقت مدعی کا دعوی مین سست ہوا تھا کیونکہ واسطے ابطال جعلی اقرار نامہ کے شیخ احمد اللہ نے پیچھے نالش رجوع کیا * اور یہہ کہ مدعی بسبب فریب و سازش کردیال سنگہ منجملہ ۴ مواضع مندرجہ پٹہ استمراری کے بردخل نپاکر اِس مقدمہ کو دایر کرتا ہی *

کردیال سنگہ مدعی علیہ جواب مین یہہ کہتا ہی کہ نفس الامر مین شیخ احمد اللہ نے اُسے اقرار نامہ لکھہ دیا ہی اور وہ اور باقی مدعی علیہم راستی دعوی مدعی سے یکبارگی منکر ہین چونکہ مقدمہ بلحاظ حقیقت حال کے انفصال نہین پایا ہی بنابران تفصیل مراتب سوال و جواب ضرور نہین ہی *

صاحب جج کے فیصلہ سے واضح ہوتا ہی کہ جسوقت مقدمہ سماعت کے لیے پیش ہوا اُسوقت وکیل جانب مدعی علیہ نے بہ نسبت پٹہ کے یہہ عذر کیا کہ "مدعی کا مقدمہ جس پٹہ پر مبنی ہی اُسکا کاغذ اسٹامپ قدر ضروری سے کم قیمت کا ہی اور وکیل مذکور نے اِس امر کے اثبات مین یہہ کہا کہ شیخ احمد اللہ نے بتاریخ ۳ ماہ جون سنہ ۱۲۵۳ فصلی مطابق ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۴۶ء اِس نظر

سے پتہ دیا تھا کہ پتہ دار بطور نذرانہ مبلغ ۲۰۰۱ روپیہ سکہ اور خزانہ سالانہ مبلغ ۲۵۱ روپیہ ۲ آنہ ۱۰ پائی مع صدر جمع مبلغ ۳۵۰ روپیہ ۹ آنہ ۱۰ پائی ادا کریگا اور پتہ استمراری مذکورہ ۱۹ روپیہ کا اسٹامپ پر لکھا گیا تھا حالانکہ از روی نمبر ۳۰ نقشہ اقانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ کے انتقال جایداد کے لئے ۱۲ روپیہ اسٹامپ اور پتہ کے واسطے ۴ روپیہ کا مجموع ۲۰ روپیہ کا اسٹامپ درکار تھا۔ اور مدعی کا وکیل نے یہہ کہا کہ یہہ پتہ استمراری ہونے کی جہت سے نمبر ۲۸ کے تحت میں ہی اور اُسمین صرف انتقال جایداد کا اسٹامپ چاہئے اس لحاظ سے کہ ترجمہ فارسی میں عنوان نمبر ۲۸ کے جو درخصوص تعین قیمت اسٹامپ از روی دفعہ ۳ قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ کے ہی لفظ "پی اجارہ" یعنے غیر محدود مندرج ہی اور اُس سے اسیطرح کا پتہ مراد ہی جسکا تنازع پیش ہی" *

"عذر پیش کردہ مدعی علیہ" مندرجہ صفحہ بالا "معقول صورت ہو کر تکرار مذکورہ کی خوب تحقیق ہوئی اور میری رای ہی کہ عدم کفایت اسٹامپ ثابت ہونے کے جہت سے مباحثہ نسبت اور امور کے غیر ضروری ہی مگر چونکہ واضح ہوتا ہی کہ سہو مذکورہ اتفاقی ہی اور ترجمہ فارسی مین غلطی کا احتمال

ہی لہذا مین مقدمہ کو نین سو تھہ کرتا ہون اور چونکہ مقدمہ نمبر ۹
سنہ ۱۸۵۴ مین جو بلا فاصلہ اسکے آگے پیش ہوا تھا جانب مخالف
سے بھی اسی قسم کی خطا سرزد ہوئی ہی اور چونکہ غالبا
دونو خطا سہو سے واقع ہوا ہی اور دونون صورتون مین خطای
خفیف ہی اور بظاہر اس سے فریب دینا منظور نہ تھا لہٰذا
ڈکری دیا گیا کہ خرچہ ہر فریق کا اسی کے ذمہ ہی "

تجویز

کرویال سنگہ اور رام پرشاد سنگہ مدعی علیہم کے جانب
سے عدالت ماتحت مین دو اپیل بتکرار خرچہ پیش ہوئی تھی
اظہار اونکا یہ ہی کہ چونکہ مدعی کا دعوی نین ست ہوا بس حسب
دستور اونکے حق مین خرچہ کا ڈکری ہونا چاہیئے

انجانبون کی رای یہ ہی کہ مقدمہ مرجوعہ مین اپیلانت
واقعی اپنے خرچہ کے مستحق ہی اس قسم کے خطا جو دونون
مقدمہ کے مدعی کے جانب مخالف سے سرزد ہوا اور باوجود
اسکے جو حکم صادر ہو مقدمہ مرجوعہ مین خرچہ کے قواعد معمولی سے
انحراف کرنیکا مبنی علیہ ٹھہر سکتا نہین ہر مقدمہ کو بانظر حالات
اسکے تجویز کیا چاہیئے اور مقدمہ مرجوعہ مین کوئی امر رعایت
قواعد مروجہ خرچہ کے مانع نہین ہی بنابران بر خلاف تجویز

جج کے حکم اکہ خرچہ دونون مدعی علیہا اپیلانت بابت دو نو عدالتون کے مدعی رسپانڈنت سے دلایا جاوے *

۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۳۹۹ سنہ ۱۸۵۴

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ صاحب جج ضلع پورنیہ ۲۲ مي سنہ ۱۸۵۳ کے

سیف اللہ خان	(مدعی) اپیلانت
مستر ال ای برفوزد وغیرہ	(مدعی علیہم) رسپاندنتان
منشي امیرعلی ومستر الن	وکلاي پیلانت
بابوهرکالي گھوس	وکیل رسپاندنتان

مقدمہ بدعوی مبلغ ۶۵۴۱ روپیہ ۹ آنہ

حالات اس مقدمہ کا ضلع پورنیہ کے فیصلہ ہی بابت ماہ مي سنہ ۱۸۵۴ کے صفحہ ۹۱ مین مندرج ہی *

بیان مدعی کا یہہ ہی کہ راجہ بیجی گوبند سنگہ کا وہ مستاجر تھا اور چونکہ سنہ ۱۲۵۷ فصلی کا خزانہ اُنکے ذمہ باقی پڑا اسواسطے وہ مدعی اور دوسرے رعایا سے یہہ استدعا کیا کہ وے خزانہ سنہ ۱۲۵۸ فصلی کے دیوین تاکہ زمینداری صدمہ سے

نیلام کے محفوظ رہے اور بموجب اُسکے اپیلانت نے مبلغ ۵۴۰۰ روپیہ کوتھی مین مسماۃ سر بشری زوجہ سلامت رای کے اس شرط پر جمع کر دیا کہ در صورتیکہ یہہ روپیہ اور دوسرے رعایا کا روپیہ کافی مانع نیلام کے نہووے تو مبلغ مذکور واپس ملیگا *

ابتدای سنہ ۱۲۵۸ فصلی مین نیلام واقع ہوا اور کاروبار کوتھی مذکور و زمینداری راجہ مذکور تحت مین کورت اوارڈس کے ایا ندعی واسطے استرداد مبلغ مذکور بنام ولی و سربراہ کار پسر نابالغ مسماۃ سر بشری و سربراہ کار زمینداری حصہ زوجگان و اولیا و دیگر اشخاص کے نالشی بعدالت جوع لاتاہی *

ولی و سربراہ کار پسر نابالغ سلامت رای اپنے جواب مین یہہ لکھتے ہین کہ روپیہ اوپر شرط مذکورہ عرضی کے جمع نہین ہوا تھا لیکن جسقدر روپیہ کہ کوتھی کا راجہ پر پانا تھا اُسکے ادای مین یہہ روپیہ دیا گیا تھا ؛ از طرف ولی یا سربراہ کار زمینداری راجہ کے کوئی جواب داخل نہین ہوا *

صاحب جج بلحاظ اس بات کے کہ شرط درباب جمع رکھنے روپیہ کے ثابت نہین ہوا دعوی مدعی کو ڈسمس کئے *

منجانب اپیلانت یہہ بحث ہوئی کہ جس شرط کا ذکر کہ مدعی نے کیاہی اُس شرط پر زر متنازعہ فیہ داخل ہوا تھا ؛

اور مدعی کے ملازم درگا دت اور راجہ کے ملازم جگت سہای روپیہ کو کوٹھی مین داخل کر کے ہاتھ چتھہ لے آئے تھے اور بسبب گم ہونے اُس ہاتھ چتھہ کے اُسکا مثنی داخل کیا گیا ہی اور مدعی بالکل مدعی علیہم کو رسپاندنتان گردانا ہی لیکن صرف ولی نابالغ اور سربراہکار کوٹھی حاضر ہو کر کے جواب اپیل کا داخل کئے *

تجویز

ہم حاکمان کی دانست مین شرطور باب واپسی روپیہ کے کہ جسکا بحث مدعی کرتا ہی ثابت نہین ہوا ہی *

ڈپلو اوع نہ بان بندی رام لعل خزانچی کوٹھی مذکور کا اِس نمط پر ہی کہ مدعی کے نام پر روپیہ جمع کیا گیا تھا * لیکن مضمون سے ہاتھ چتھہ کے ہم حاکمان یہ معلوم کرتے ہین کہ روپیہ متنازعہ بلا شرط اسبات کے کہ در صورتیکہ زمینداری نیلام ہو جاوے تو مدعی کو واپس ملیگا راجہ کو قرض دیا گیا تھا * ہاتھ چتھہ مذکور مین لکھا ہی کہ بذریعہ لالہ جگت سہای ملازم راجہ و لالہ درگادت سے جو مدعی کا ملازم ہی مبلغ متنازعہ فیہ ملا ہی * اِس عبارت سے ہم حاکمان یہ معلوم کرتے ہین کہ روپیہ مذکورہ راجہ کے واسطے کوٹھی مین داخل ہوا تھا * اِسواسطے حکم ہوا کہ اِسقدر حکم فیصلہ صاحب جج کا کہ جسکے روسے دعوی مدعی اوپر ولی و سربراہکار کوٹھی

کے دعمس ہوا ہی بحال کیاجاوے ۔ لیکن بہ ثبوت این معنی کہ مدعی اپیلانت نے خزانہ پیشکی بابت سنہ ۱۲۵۸ فصلی کہ جس سنہ کا خزانہ دینا اُسپر واجب نہ تھا واسطے راجہ کے جمع کیا تھا اور زمینداری راجہ کا نیلام ہوگیاہی لہذا واسطے حکم ہوا کہ دعوی مدعی اوپر سربراہ کار راجہ مذکور کے ڈکری کیاجاوے *

اور جو رسپانڈنت کہ مرافعہ اپیل مین حاضر ایا تھا اخراجات ہردو عدالت اُسی رسپانڈنت کا ذمہ اپیلانت کے ہووے

اور اپیلانت اپنا اخراجات راجہ کے اشیا سے وصول کرے

اور بہ نسبت دوسرے مدعی علیہم کے جو اخراجات ماتحت مین عاید ہوا ہی ذمہ اپیلانت کے ہووے ۔

۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگر صاحب * دیود انگلس منی صاحب * قایم مقام

نمبر ۲۳۰ سنہ ۱۸۵۳

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ علی صدر امین باقرگنج ۲۸ مارچ سنہ ...

کالی داس بھٹاچارج وغیرہ (مدعی علیہم ...

چارلس بوجروصی وقایم مقام ادمنڈ کنت ہوم متوفی ...

وجگت چندر بندوجہ وغیرہ (مدعا علیہم) رسپانڈنت

بابو رسا.ر شادراي وکیل اپیلانتان

بابو شمهو ناتهه پنڈت و بابو کشن سکها مکهرجه

و مستوا لن وکلاي مدعي رسپانڈنٹ

مقدمہ بدعوی دلاپانے خزانہ مبلغ ۶۱۳۵ روپیہ ۱۴ آنہ ۳ پائی

... ست ۱۸ ونت کے *

بیان مدعی کا یہ ہی کہ ای کے ہوم صاحب سے حصہ رقم ۴ آنہ ۶ گنڈہ ۲ کرانت مضافات مریم بی بی حصہ رقم ۱۲ آنہ ... گنڈہ ۱ کوڑی ۲ کرانت پرگنہ جنوب شاہباز پور کا ابتدای ... ۱۲۴۴ بنگلہ سے لغایت سنہ ۱۲۵۴ بنگلہ تک اجارہ لیا تھا

... بصورت اپنی زمینداری کے قابض

... کے سنہ ۱۲۵۶ بنگلہ مین مدعی

... سے قطعہ ... تاصاں کر کے متوفی

... سے متروک کے ہوا اور تعلقہ اراتون

... موضع دیدار ادمدو دیگر مواضع جو داخل

... ہی اور جس مین مدعا علیہم سیوای اُسقدر

... سرکار سے بازیافت کیا ہی رعیت ہین

... ہی اور مدعی علیہ سے مبلغ ۳۶۷۶ روپیہ ۱۲ آنہ ۱۳ گنڈہ

... مع سود بابت خزانہ کے یافتنی ہی یعنی مبلغ

۴۱۳ روپیه ۴ آنه ۹ گنده ۲۰ کوڑی ۲ کرانت ابتدای ماه اساڑه
سنه ۱۲۴۷ بنگاله سے ۲۷ ماه اساڑه سنه ۱۲۲۵ تک اور مبلغ
۹۵۱ روپیه ۶ آنه ۱۶ گنده ۱۰ ابتدای ۲۸ ماه اساڑه سنه ۱۲۵۲ بنگله سے
اخیر تک اس سال کے اور مبلغ ۳۲۵ روپیه ۱۱ آنه ۸ گنده
سنه ۱۲۵۳ بنگاله سے سانون سنه ۱۲۵۷ بنگاله تک کہ بلحاظ حصه
جمع سالانه مدعیکا ہوتا ہی بافتنی ہی *

اس مقدمه مین مدعی علیہم نے شمار مین حاضر ہوئے اور
ازروی وجوه چند او پر اصل و سود متدعوی مدعی کے اعتراض کئے *

اور عدالت ماتحت کی دانست مین پته اجاره کہ جسپر
مدعی دعوی کرتا ہی اور جمع سالانه مبلغ ۱۹۸۵ روپیه ۲ پائی کہ خزانه
تعین پایا ہی ثابت ٹھہرا ہی *

صدر امین اعلی بلحاظ کاغذات جمع واصل باقی و زبان بندی
گواہان اس بیان کو کہ اراضی مذکوره دخل مین مدعی علیہم کے
تھا اور خزانه متدعوای ذمه اُنہونکے باقی ہی ثابت ٹھہرا کے یه
انفصال کئے کہ مدعی علیہم پر خزانه واجب ہی اور بحق مدعی ڈگری
اصل مبلغ ۳۷۲۸ روپیه ۱۳ آنه ۸ گنده ۷۰ کرانت و سود اُسکا
مبلغ ۲۱۲۹ روپیه ۶ کرانت و ڈگری سود از تاریخ ارجاع نالش
تا تاریخ صدور ڈگری معه خرچه و سود از تاریخ ڈگری تا تاریخ وصول

صادر کئے *

اِس حکم کی ناراضی سے صرف کالی داس بھتا چارج وکالی پرشاد مکھرجہ نے اِس عدالت مین اپیل رجوع لایا اور یہہ بحث پیش کئے کہ وی اپنے حصہ کو بذریعہ بیع بالوفا مدعی علیہ جگت چندر بنو وجہ وغیرہ سے خرید کرکے حسب ڈکری بیعبات کے جس میں مدعی و دیگر زمیندار ان مدعی علیہم تھے سنہ ۱۲۵۶ بنگلہ کو دخیلکار ہوئے پس اِس صورت مین خزانہ قبل اُس سال کے اوپر اُنہونکے واجب نہین اور جگت چندر بنو وجہ وغیرہ نے اُس مقدمہ مین بذریعہ قطعہ صلح نامہ اپنے خزانہ سنہ ۱۲۵۵ بنگلہ کا لازم الدین ٹھہرایا ہی اور بعد ازان چونکہ دعوی خزانہ ازروی قرارداد خاص کے پیش نہین ہوا اسواسطے مدعی مستحق سود قبل ارجاع نالش کے نہین ہی *

از طرف مدعی اِسکا جواب یہہ دیا گیا کہ تعلقہ مذکورہ مین بہت ساحصہ دار ہین اور جب سنہ ۱۲۵۶ بنگلہ مین بیعبات ہوا تب انتقال حصہ کا بھی زمینداری مین مندرج نہین ہوا تھا اور مدعی علیہم قایم مقام جگت چندر کے ہین اور جگت چندر کو ضابطہ کے روسے شامل مقدمہ کے کیا گیا تھا اور جبتک کہ مدعی قبول اِسبات کو نکرے تو مدعی علیہم ازروی انتقال مذکور کے دین

سے بری الذمہ نہین ہوسکتے ہین * اور کوئی ثبوت کہ جس
سے یہہ بات ثابت ہووے کہ صرف مرتہن عال کے ذمہ خزانہ
سنہ ۱۲۵۶ بنگلہ کا باقی ہی پیش نہین ہوا بس وہ اُس
دین سے کہ جوذمہ راہن کے تھا بری الذمہ نہین ہوسکتا ہی *

تجویز

جو اصل تکرار کہ درمیان طرفین کے ہی اُس بحث سے
اُس پر کچھ فایدہ نہین ہی *

اِس مقدمہ مین تکرار درباب خرید از روی بیع الوفا و
مداخلت از روی ڈکری بیعنامات کے نہین ہی اور نہ تکرار
درباب مدعی علیہم کردانیے جگت چندر و غیرہ بابھونکے ہی *

اِس فیصلہ مین صرف دو تکرار آئین کی ہی کہ جسکا
تجویز ہم حاکمان کو کرنا ضرور ہی وہ یہہ ہی — اول سبب دین خزانہ
قبل سنہ ۱۲۵۶ بنگلہ کے جس تاریخ مین دخل اپیلانتان کا ہوا ہی
ذمہ اُنہونکے ہی یا نہین * اور ثانیا یہہ کہ مدعی علیہم پر سود حسب
مندرجۂ ڈکری کے واجب ہی یا نہین *

ہم حاکمان کی رای یہہ ہی کہ جس حال مین کہ مدعی علیہم
دخیلکار نہین تو خواہ مدعی انتقال شے قبول کرے یا نکرے
ایسے مقدمہ مین دین خزانہ مدعی علیہم پر لازم نہین آتا ہی درصورت

ثبوت اِس بات کے کہ مدعی کو قبول کرنے سے باز رکھا گیا ہی مدعی علیہم پر خزانہ واجب الدین نہین ہو سکتا ہی اقبال سے باز رکھنے کا کوئی ثبوت بھی نہین پایا جاتا ہی اور جبکہ مدعی معاتھہ دوسرے مالکان کے مقدمہ بیعنامات مین کہ جسکے رو سے مدعی علیہم کو قبض حاصل ہوا ہی مدعی علیہ گردانا گیا اُس مین کوئی عذر نکرنے سے ظن غالب اسبات پر ہی کہ وہ انتقال مین راضی ہوا تھا *

اور جو خزانہ کہ قبل سنہ ۱۲۵۶ بنگلہ کے جس سال مین مدعی علیہ ازروی مقدمہ بیعنامات رہن کے اول دخل پائے تھے یافتنی ہی وہ دین ذاتی متصور ہی اور جو لوگ اُس وقت اُس اراضی پر دخل کار تھے اُنھون پر خزانہ واجب الدین ہی اور تاکہ راہن و مرتہن کے شرط صریح درمیان متعاقدین رہن کے نہووے مرتہن ملزوم دین قبل بیعنامات کے نہین ہو سکتا ہی اور کوئی دلیل ایسا اقرار کا حضور مین ہم حاکمان کے نہین ہی *

چونکہ ازروی کاغذات مثل معلوم نہین ہوتا ہی کہ مدعی علیہم مرتہنان پر خزانہ سابق کا واجب ہی اور ہم حاکمان ارشاد کر چکے ہین کہ ایسا خزانہ دین ذاتی اُن شخص کی ہی جو اُس وقت مین دخیل کار تھے اسواسطے بہ ترمیم فیصلہ صدر امین اعلی حکم ہوا کہ جس تاریخ مین سنہ ۱۲۵۶ بنگلہ کے مدعی علیہم دخیلکار ہوئے اُس

تاریخ سے اُنہون پر خزانہ لازم الادا نہین ہووے *

ہم حاکمان کی دانست مین آ سقدر حکم فیصلہ صدر امین اعلی کا جسکے روسے وہ مدعی علیہم کو سود اوپر باقی خزانہ جو سنہ ۴۵۶ بنگلہ سے واجب ہی مدعی کو دلواتے ہین قابل بحالی کے نہین ہی کیونکہ ہم حاکمان کی رای یہہ ہی کہ سوای قاعدہ مندرجہ نظیر اسر عدالت مورخہ ۱۴ ماہ جون سنہ ۱۸۵۳ مندرجہ مین نہال کنت بنام وغیرہ و فیصلہ ۲۹ ماہ جولائی سنہ ۱۸۵۶ جو مندرجہ مین منولال وگنپت لعل اپیلانت صادر ہوا ہی سود نہین دلایا جاسکتا ہی *چونکہ مدعی مندرجہ ہذا نے کوئی شرط خاص درباب سود کے نہین دکھلایا اور چونکہ یہہ بات ثابت نہین ہوا کہ دعوی خزانہ معہ سود رکھایا کیا گیا تھا اور سوای اسکے مدعی نے وجہ معقول بہ نسبت عدم ارجاع نالش میعاد سرسری مین نہین پیش کر سکا اسواسطے ہم حاکمان کی دانست مین مدعی صرف مستحق سود از تاریخ ارجاع نالش کے ہی لہذا حکم ہوا کہ فیصلہ صدر امین اعلی حسب مذکورۂ بالا معہ خرچہ عدالت بلحاظ تعداد ڈگری مرمت کیا جاوے

---

۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * آرچیبلد اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویل تارنس * قایم مقام حاکم *

نمبر ۶۲۱ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج هوگلي مورخه ۳۰ جنوري سنه ۱۸۵۶ بابت استرداد فیصله اکٹنگ منصف مہاناد ۲۰ فبروري سنه ۱۸۵۵ کے

امانت النسا بی بی منجملہ (مدعی علیہم) اپیلانت

سید علی محمد (مدعی) و سید غلام رسول وغیرہ (مدعی علیہم) رسپاندنتان

بابو رما پرشاد راي وکیل اپیلانت

مولوي مرحمت حسین وکیل مدعي رسپاندنت

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے بٹن صاحب و منی صاحب کے بذریعہ سرٹفکٹ ذیل کے منظور ہوا تھا

"حالات مقدمہ ہذا بہ فیصلہ صاحب جج مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۵۶ کے مندرج ہی ۞ سایلہ ۴ عذر در پیش کرتی ہی ۞ ۱ یہہ کہ صاحب جج نے پہلا جو ایشو قرار دیا تھا اسکی تجویز نہین ہوئی ۞ ۲ یہہ کہ ہرگاہ وکیل مدعی تسلیم کیا کہ بیعنامہ اظہاری مدعی ثابت نہین ہی بس مقدمہ ہذا ہرا ینہ نا معتبر ہی ۞ ۳ یہہ کہ از روی حکم صاحب جج درمادہ ممانعت کرنی رکھنی طرفین کے حدود دیوار جانب خودہا مین اصل منشای ایشو فیصل نہین پایا ہی ۞ ۴ یہہ کہ مدعی علیہم پر خرچہ عاید ہونا غیر واجب ہی ۞ — بہ نسبت

اول ۳ عذر کے رای ہم حکام کی یہ ہی کہ جو مدعی بہ بنیاد حقیت کے نالش مداخلت رجوع کرے اُسے حقیت اپنی ثبوت کرنا لازم ہی ٭ لیکن یہ مقدمہ خلاف ضابطہ ہی ٭ واضح ہوتا ہی کہ حسب اقبال وکلا طرفین بحضور صاحب جج معزالیہ کے بحث مباحثہ حقیت کے توجہ کرنا مناسب نہین جانا بلکہ بدانست خود حتی المقدور از خلاصہ ثبوت مندرجہ روبداد واسطے رفع کرنے تنازع طرفین بابت چلہ متنازعہ کے کہ مدعی بذریعہ نالش خود کے اقدام انتقال کا اُسکے کیا تھا رجوع لائے ٭ بالاخر صاحب جج کو دریافت ہوا کہ مدعی علیہا امانت النساء نے چلہ مذکور کو اوپر اُس ایک حصہ دیوار کے ایستادہ کی تھی کہ جس مین اُسکی نوعی حقیت تھی اور وہ دیوار حد فاصل مکانات کی متخاصمین کی ہی ٭ بدانست ہم حکام فیصلہ صاحب جج بر کہ ساتھہ وجوہات معقول کے صادر ہوا ہی کوئی وجہ دست اندازی کی نہین پائی جاتی ہی ٭ ولیکن ہم حکام خاص اپیل ہذا کو بہ نسبت عذر چہارم واسطے تجویز اِس امر کے منظور کرتے ہین کہ کل خرچہ مدعی علیہم پر عاید کرنا صاحب جج کی غلطی ہی یا نہین لہذا واسطے حکم ہوا کہ مقدمہ ہذا بادخال سررشتہ خاص اپیل منظوری واسطے تجویز کے جسقدر جلد ہو پیش کیا جاوے ”٭

تجویز

حین تجویز اس مقدمہ کے مولوی مرحمت حسین از جانب
رسپاندنت یہہ تسلیم کیئے کہ خرچہ مقدمہ کا فیمابین متخاصمین کے
مساوی حصہ ہوگا اسپر از جانب اپیلانت کچھ اعتراض نہوا اسواسطے
حکم ہوا کہ فیمابین متخاصمین مساوی خرچہ تقسیم کیا جاوے *

۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس
صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۴۹۳۰ سنہ ۱۸۵۳

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ اعلی صدرامین بھاگلپور ۲۲ سپتمبر سنہ ۱۸۵۳ کے

کنیس ندی وغیرہ (مدعیان) اپیلانتان

مدن ٹھاکر وغیرہ (مدعی علیہم) رسپاندنتان

مولوی مرحمت حسین * وکیل اپیلانتان

منشی امیر علی وبابو شمبھوناتھ پنڈت

وبابو رما پرشاد رای ومسترالن وکلای رسپاندنتان

یہہ مقدمہ بدعوی مداخلت موضع اجمیرپور بہ تعداد مبلغ
۱۲۸۳۲ روپیہ ۷ آنہ ۴ پائی مع سود وواصلات باسترداد روبکاری
صاحب سپرندنت پیمایش مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۴۷ ع

رجوع ہوا تھا صدر امین اعلی بلحاظ موثر ہونے قاعدہ عام تمادی الایام وہم بلحاظ اکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۴۸ع کے مقدمہ ڈسمس کئیے *

مدعی اُس فیصلہ کی ناراضی سے اپیل رجوع لایا اور مدعی علیہم کہتا ہی کہ حکم صدر امین اعلی کا بلحاظ ہردو وجہ کے درست ہی *

تجویز

اولا بعد استماع عذر خاص مدعی علیہم کا ہم حاکمان کو یہہ بات تجویز کرنا چاہیئے کہ از روی اکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۴۸ع کے دعوی مدعی میں تمادی موثر ہی یا نہین *

ملاحظہ سے کاغذات مثل کے یہہ واضح ہوا کہ حکم ناطق سوپرنٹنڈنٹ صاحب کا کہ جسکے روسے اراضی متنازعہ فیہ داخل زمینداری مدعی علیہم کے ہوگیا بتاریخ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۴۷ع کو صادر ہوا *

اور مقدمہ ہذا ۲۶ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۲ع کو رجوع ہوا *

وکیل مدعیان کا یہہ بحث ہی کہ اولا مدعی نے مقدمہ بنام مدعی علیہم بتاریخ ۱۰ جون سنہ ۱۸۵۱ع کو رجوع لایا اور چونکہ وہ مقدمہ بسبب عدم پیروی کے ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۵۱ع کو باقیات سے خارج ہوگیا تھا اسواسطے جسقدر مدت کہ وہ مقدمہ ملتوی

تھا اُس قدر مدت حساب کرنے مین ۳ برسکے وضع کرنا چاہیے *

اِسی قسم کے وضع کرنا ایام دوران مقدمه کا ہم حاکمان کی دانست مین خلاف آئین متصور ہی چنانچه بتاریخ ۲ می سنه ۱۸۵۶ ع کو مقدمه مین راجه لیلانند سنگه بهادر وغیره اپیلانتان کے غایب ارادے حکام اِس عدالت کے یہه بات طی ہو چکا ہی اور چونکه دعوی مدعی مین صریح تمادی موثر ہو گیا ہی اِسواسطے حکم ہوا که اپیل مع خرچه عدالت ڈسمس کیا جاوے *

۲۱ دسمبر سنه ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمر یلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۲۰۶ سنه ۱۸۵۴

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدر امین پورنیه ۲۴ جنوری ۱۸۵۴ کے

مسنر لوئیس برفڈ صاحب وصی وسربراه کار بابو لکراج رای پسر نابالغ بابو سلامت رای متوفی (مدعی) اپیلانت

راجه لیلانند سنگه پسر ووارث راجه بدیانند سنگه متوفی

(مدعی علیه) رسپاندنت

بابو هرکالی گهوش وکیل اپیلانت

منشی امیر علی وبابو رما پرشاد رای وکلای رسپاندنت

دعوی مبلغ ۳۴۷۴۱ روپیہ ۱۲ انہ کمپنی

مدعی جو نابالغ لڑکا اور وارث پورنیہ کے کوٹھی وال مہاجن متوفی کا ہی بذریعہ اپنے وصی کے بدعوی ۳۴۷۴۱ روپیہ زر اصل اور سود بابت تمسک مبلغ ۱۶۰۰۰ روپیہ کمپنی اور ۲۴۰۰۰ روپیہ سکہ کہ منجملہ زر تمسک کا از روی حساب کمپنی کے مبلغ ۴۱۶۰۰ روپیہ کمپنی ہوتا ہی کہ جو تمسک مدعی علیہ کا باپ راجہ بدیانند سنگہ متوفی نے تاریخ ۱۶ کاتک سنہ ۱۲۴۹ بنگلہ مین لکھہ دیا تھا نام مین مدعی علیہ کے نالش رجوع کیا ۔ شرط تمسک باین طور تھا کہ مدعی علیہ زر قرضہ بشرح ۸ روپیہ کے ماہواری یکصد روپیہ سکہ کا سود کے حساب اصل معہ سود یالکل ادا کریگا ۔ مدعی اظہار کرتا ہی کہ تاریخ سے تحریر تمسک لغایت ۳۰ ساون سنہ ۱۲۵۸ بنگلہ تاریخ ارجاع نالش زر اصل معہ سود و بتہ سکہ روپیہ مبلغ ۸۵۹۰۳ روپیہ ۲ آنہ ہوتا ہی ۔ جس مین سے مبلغ ۵۱۱۶۲ روپیہ اصل معہ سود بموجب کھاتہ بہی اسکے بصورت قسطبندی ادا ہوا ہی اور بہ نسبت بقیہ اُسی روپیہ کے اب نالش کیاجاتا ہی ۔ مدعی علیہ زر قرضہ اور زر ادای قسطبندی اظہاری مدعی سے انکار نہین کرتا ہی مگر اظہار سے مدعی علیہ کے اور کھاتہ بہی سے مدعی کے صرف ۲۳ روپیہ ۵ آنہ ۴ پائی کا

تفاوت ہی جسنے مدعی علیہ کا یہہ اعتراض ہی کہ تاریخ سے ادا ہونے زر وصولی مدعیکو حساب سود کا کرنا چاہیئے سو اگر اُسکے مطابق کیاجاوے تو مبلغ ۹۵۴۸ روپیہ ۱۱ آنہ جو اُسنے عدالت مین جمع کیاہی ہوتاہی ؛ صدر امین اعلی نے بلحاظ اسکے کہ مدعی نے کوئی تردید درباب اعتراض مدعی علیہ بابت بیشی سود کے نہین کیاہی حکم صادر کیا کہ بموجب منشای دفعہ ۹ قانون ۱۵ سنہ ۷۹۳ و سرکیولر اردر مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۸۵۳ کے دعوی مدعیکا ڈسمس ہونا چاہیئے اور چونکہ مدعی علیہ نے مبلغ ۹۵۴۸ روپیہ ۱۱ آنہ کے قرضہ کو قبول کیاہی اسلیئے صدر امین اعلی نے اُسیقدر مبلغ مدعیکو دلایا *

صدر امین اعلی نے اِس آئین کے مطلب کو بیجا تصور کیا ہی کیونکہ اِس مقدمہ مین مدعی نے برخلاف آئین کے سود زاید نہین ٹھہرایا اور بیشی نہین لیاہی ؛ مدعی نے واسطے سود جواز روی آئین کے محسوب ہوا ہی نالش کیا اور وہ بموجب اظہار اُسکے اصل مبلغ ۲۷۰۳ روپیہ ۲ آنہ سے زیادہ ہوتاہی ؛ لیکن یہہ بات درست نہین ہی کیونکہ مدعی علیہ کے حساب جمع واصلباقی کرنے مین سہو ہونے کے باعث اور سود کے حساب درست نہونیکے جہت سے اصل مین ۹۰ روپیہ ۱۵ آنہ ۱۱ پائی ای

بادنی ہوتی ہی ؛ یہہ مقدمہ مدعی کا ۹ دفعہ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا
ی بلکہ دفعہ ٦ قانون ۱۵ سنہ ۱۷۹۳ سے علاقہ رکھتا ہی اور
صدر امین اعلی کو لازم تھا کہ اُسی دفعہ کے بموجب اُسقدر
زیادتی کو وضع کر کے باقی دعوی کو مدعیکے حق مین فیصل کرتے *

اِس عدالت مین فقط تکرار واسطے رفع حساب درمیان
طرفین کے اِسطور پر ہوا ہی یعنے اظہار مدعی علیہ کا یہہ ہی کہ
حساب گنگا جمونی کے مطابق حساب کیا جاوے جسمین کہ سود
حساب کے دونون طرف لگایا جاوے اور مدعی بحث کرتا ہی
واسطے کہ تو حساب یعنے جسقدر کہ وصول ہوا ہی خواہ پہلے
سود کو منہا دیکر مابقی زر اصل مین منہا دیا جاے خواہ کسیقدر
اصل کے طرف اور کسیقدر سود کے طرف منہا دیا جاوے ؛
مدعی بموجب اسی حساب کے اپنے حساب کیا ہی ؛ مدعی نے
بتاریخ ۱٦ کاتک سنہ ۱۲۴۷ کو مبلغ ۴۱۹۰۰ روپیہ مدعی علیہ کو
قرض دیا اور لغایتہ ۱۹ اگہن سنہ ۱۲۵۳ مبلغ ۳۰۹۰۵ روپیہ ۱۰ آنہ
۸ پائی سود مدعی علیہ پر واجب الادا ہوا ؛ مدعی علیہ مبلغ ۱۰۱۳۳ روپیہ
۵ آنہ ۴ پائی ادا کیا اُسمین سے مبلغ ۸۰۰۰ روپیہ بابت سود
کے منہا دیا گیا اور مبلغ ۲۱۳۳ روپیہ ۵ آنہ ۴ پائی بابت اصل
کے منہا دیا گیا ؛ لغایت تاریخ ۱۹ چیت سنہ ۱۲۵۳ حساب

سود مبلغ ۲۳۹۵۳ روپیہ ۱۴ آنہ ۴ پائی ہوا مدعی علیہ نے مبلغ
۱۵۰۰۰ روپیہ ادا کیا اُس میں سے ۱۰۰۰۰ روپیہ بابت سود
کے اور ۵۰۰۰ روپیہ میں اصل کے منہا دیا گیا اسی طرح سے
نالش کی تاریخ تک مدعی علیہ نے ۵۱۶۶۰ روپیہ ۱۴ آنہ ۱۱ پائی
ادا کیا تھا اور اگرچہ دفعات کے ادائی روپیہ سے سود ہمیشہ زیادہ
ہوتا ایا ہی تاہم اُس میں سے کچھ بابت اصل کے اور بابت
سود کے منہا دیا گیا ٭ مطابق حساب ہماو گونکے معلوم ہوتا ہی کہ
بابت تاریخ نالش زر اصل مبلغ ۷۹۳۲ روپیہ ۱ آنہ ۱ پائی اور
زر سود مبلغ ۲۳۶۹۰ روپیہ ہمکی مبلغ ۳۱۶۲۲ روپیہ ۷ آنہ مدعی علیہ
واجب الادا تھا جس میں سے مدعی علیہ مطابق دفعہ ۹
قانون ۱۵ سنہ ۱۷۹۳ع کے صرف مبلغ ۳۱۵۳۲ روپیہ ۱ آنہ
پائی کے دعوی کر سکتا ہی ٭

بداتست ہم لوگونکے معلوم ہوتا ہی کہ جس حساب کے لئے
مدعی علیہ اعتراض کرتا ہی اگر بموجب اُسی حساب کے حساب
کیا جاوے تو بقیہ واجبی زر سود کا نالش کی تاریخ تک مبلغ
۲۱۹۴۱ روپیہ ۶ آنہ ہوتا اور اگر اُسی مبلغ مذکورہ سے از روی
قانون ۱۵ اجس قدر مبلغ کرنا جایز ہی منہا دیا جای تو بقیہ واجبی مبلغ
۹۶۰ روپیہ ۱۱ آنہ ۱ پای ہوتا ہی ٭

غرض اس مقدمہ مین مدعی علیہ نے بابت زر قرضہ کے اپنے جسقدر مبلغ ادا کیا ہی اُسپر کسطرح دعوی سود کا نہین کرسکتا ہی ۵ جو اُمین کہ بمقدمہ رای کوسل سنگہ منفصلہ ۲۵ مئی سنہ ۱۸۵۴ بابت رفع سود زر قرضہ تمسک کے ٹھہرایا گیا ہی وہ بے شک صحیح ہی یعنے ہر ایک مبلغ خواہ وہ زر اصل ہو یا زر سود جبکہ بنام مدیون جمع کیا جاتا ہی اولا بعد ادای زر سود کے جسقدر فاضل رہ جاوے وہ اصل مین منہا دیا جائیگا ۵ چونکہ مدعی علیہ نے درباب زر اصل متنازعہ کے جو اعتراض کیا ہی بہ نسبت اُسکے درباب شرایط سود مندرجہ تمسک کے خلاف واقع ہوا کیونکہ وہ ۱۲۰ روپیہ سود سالانہ کے عوض تین ۱۱ روپیہ کسر سے بالا دینے چاہتا تھا ۵ ہملوگ کو لازم تھا کہ زر اصل مذکورہ کو اس مقدمہ مین محسوس کرتے مگر معلوم ہوتا ہی کہ مدعیکا باپ بہ نسبت رکھنے کوئی کاربار ساتھہ آباد اجداد مدعی علیہ کے جسقدر روپیہ اپنے مدیون سے ادا کیا تھا اُس مین سے کسیقدر زر اصل سے منہا دیا ۵ مدعی البتہ اپنے باپ کے کاربار سے مجبور تھا پس جسقدر روپیہ زر اصل سے منہا دیا گیا تھا اُس مبلغ کا سود مدعی علیہ پر تاریخ سے جمع ہونے بنام اُسکے گرفت نہین کیا جاسکتا ہی ۵ اور نتیجہ منشای دفعہ ۶ قانون ۱۵ سنہ ۱۷۹۳ع کے بعینہ مطابق

حساب قانون مذکرہ بالا کے ملوگونکے ہوتا ہی ۔ اسلیئے مدعی مبلغ ۳۱۵۲۴ روپیہ ا آنہ ا پائی معہ خرچہ عدالت و سود تاریخ سے ارجاع نالش کے دکری پاویگا ۔ مدعی علیہ نے جو مبلغ ۹۵۴۸ روپیہ ۱۱ آنہ مخزون عدالت کیا ہی اُس مبلغ کو جس تاریخ سے کہ مبلغ مذکورہ مدعی کو واجب الادا ہوتا ہی اُسی تاریخ سے حساب مین منہا دیا جاویگا باینطور کہ مبلغ مذکورہ سے اولا بعد ادای سود زر دکری تایوم الوصول مدعی کے جسقدر رقم فاضل رہ جاے وہ اصل مین منہا دیا جاویگا *

۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

ایڈورڈ الگزنڈر رسمویلس صاحب ہ ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۵۴۴ سنہ ۱۸۵۵

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ اعلی صدر امین ترہت ۹ فبروری سنہ ۱۸۵۵ کے بتر دید فیصلہ منصف ۲۸ سپتمبر سنہ ۱۸۵۳

سماۃ سنت کنور (مدعیہ) اپیلانت

چودھری رام پرشاد داس وغیرہ (مدعا علیہم) رسپانڈنتان

منشي امیر علی * وکیل اپیلانت

بابو کشنکشور گھوس * وکیل رسپانڈنتان

اظہار سایل کا یہہ ہی کہ اُسنے بدعوی دخلیابی زمین بنام صورت کہار دکری حاصل کر کے واسطے اخراج نام اُسکے سررشتہ کلکتری مین درخواست گذرانی ٭ حال مدعی علیہم اُسپر بذریعہ درخواست کے یہہ عذر دربیش کیئے کہ ہم لوگ از روی پٹہ مقرری کے اُس زمین کے مقرریداران ہین ٭ صاحب کلکٹر نے بمنظوری درخواست اُنہون کے نام مدعیہ کا بصورت مالک اور نام مدعی علیہم کا بطور مقرریداران کے بہی رجستری مین درج کیا ٭ بنابر مدعیہ نے واسطے استرداد فیصلہ کلکتری اور اخراج نام مدعی علیہم کے یہہ نالش دایر کیا اور منصف نے بحق مدعیہ دکری دیا ٭ عند الاپیل صدر امین اعلی اسوجہ سے فیصلہ منصف کا استرداد اور دعوی مدعیہ کا نین سوتہہ کرتے ہین کہ صورت کہار وغیرہ جو سابق نالش مین مدعی علیہم تھے مدعیہ نے اس نالش مین اُنہونکو زمرہ مدعی علیہم مین نہین لایا ہی ٭ اپیل خاص ہذا مین یہہ عذر دربیش ہوتا ہی کہ حکم صدر امین اعلی کا نہایت خام اور ناتمام ہی ٭

ہم حالکہان یہہ تجویز کرتے ہین کہ صورت کہار وغیرہ مدعی علیہم سابقا ایک نالش مین مدعیہ کے خسارہ دے چکے ہین اب اس نالش حال مین اُنہون کو زمرہ مدعی علیہم مین لانا کچھہ احتیاج

نہیں رکھتا ہی * اسواسطے ہم سبب فیصلہ صدر امین اعلی کا منسوخ کرکے مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے نزدیک اُنکے اس حکم سے واپس بھیجتے ہیں کہ وے حسب حال معاملہ تجویز وانفصال اس مقدمہ کی عمل میں لاوین *

۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

ارچیبلد اسکانس صاحب * حاکم * جان سمویل تارنس صاحب * چارلس بینی تریورصاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۵۶

سوال تجویز ثانی اوپر فیصلہ اعدالت مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۸۵۶ بمقدمہ نمبر ۴۸۹ سنہ ۱۸۵۴ کے

مسماۃ لال منی داسی والدہ گوپال گھوس ولی ووصی کنور کشن کنکر رای نابالغ بسر متھور ناتھ گھوس (مدعی رسپاندنٹ) سایلان

مہاراجہ مہیشر سنگھ (مدعی علیہ اپیلانٹ) طرفثانی

بابو کشن کشور گھوس وکیل سایلان

بابو رما پرشاد رای ومنشی امیر علی وکلای طرفثانی

واضح ہوا کہ یہہ سوال باستدعای تجویز ثانی ایک ڈکری کے جو ۹ جنوری ماضیہ کو صادر ہوئی ہی گذرانا گیا ہی * اسوجہ پر کہ عدالت ہذا سے جیین اصدار ڈکری مذکورہ بخوبی غور وتامل اور مباحثہ اوپر

تاثیر بعضی دستاویزات متمسکہ مثل بہ نسبت اثبات دعوی مدعیان سایلان در مادۂ دلوا پانے اراضی اور جلکرونکے جنسے وسے حسب اظہار اپنے ناحق بدخل کئے گئے ہین عمل مین نہین آیا ہی ٭ اول ان دستاویزونکا ڈگری مصدرۂ صاحب جج پورنیہ مورخہ ۲۷ اگست سنہ ۱۸۳۶ ہی ٭ جسکے ذریعہ سے ایک دعوی درپیشی مدعی علیہ نالش حال مین بہ نسبت بعضی جلکرون کے بشمول دو جلکر مسمی ترمہانی وارتھا کے جو کہ مادہ نالش مین اس مقدمہ کے داخل ہی نامنظور ہوا تھا ٭ اور بابو کشنکشور گھوس نے منجانب سایلان ان دونون بانون پر تقریر کی ٭ یعنے اوپر اسبات کے کہ ڈگری مذکورہ سے حقیت سایلان بہ نسبت اُن جلکرونکے ثابت ہوتا ہی ٭ اور اوپر اسبات کے کہ جلکرہای متنازعہ بیچ سنہ ۱۸۳۶ کے بموجب مصرحہ نقشہ طیاری سنہ مذکور ایسے موقع پر واقع ہوا ہی جو واسطے صاف اور صریح معلوم ہونے سرحد فیما بین موضع مہاجن ازان سایلان اور موضع مدارشاد ازان مدعی علیہ کے کافی اور وافی ہی ٭ اور اسلئے اُس سے دوسرے ثبوت ہای درپیش ساختہ سایلان کو درخصوص دخیلکاری اُنکے اوپر اراضی متنازعہ کے قوت اور تائید پہنچتی ہی ٭ اور دوسرے دستاویزات مذکورالفوق دو قطعہ اسمنا

اراضی لاخراج ہین * اور یہہ کہا گیا ہی کہ کیفیت مکانیت اراضی لاخراج بابت اسناد مذکورہ کو بہ شمول دوسرے اراضی متصلہ کے خیال کرنے سے اور بہی تائید درمادۂ اظہار حالت راست و درست اور وسعت موضع مہاجن کے پائی جاتی ہی جس موضع مہاجن کے نام سے سایلان دعویدار اراضی مدعی بہا کے ہیئن * اور جسکے مداخلت کے لیٔے وے اِس نالش کو رجوع کیٔے ہین *

پہر وجوہ ہم حاکمان کو معلوم ہوتا ہی کہ حسب وجوہات سابق الذکر کو رسایلان وجہ موجہ درخصوص منظوری تجویز ثانی فیصلہ ہم حاکمون کے جو ۹ جنوری گذشتہ کو صادر ہوا تھا در پیش کیٔے ہین * لہذا حکم ہوا کہ یہہ سوال تجویز ثانی منظور ہووے *

۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۱۴۴ سنہ ۱۸۵۴

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ اعلی صدر امین ضلع جسر ۳ مارچ سنہ ۱۸۵۳ کے

رادھاچرن رای و رام رتن رای وغیرہ (مدعیان) اپیلانتان

رانی سورجومنی دیبہ وغیرہ (مدعی علیہم) رسپاندنتان

بابو کشن کشور گھوس و بابو شمبھوناتھہ پنڈت وکلای اپیلانتان

مسترالن و منشي اميرعلي وبابورماپرشاد راي

وبابوانوکولچندرمکھرجه وکلاي رسپانڈنتان

نالش بتعداد مبلغ ۱۰۸۳۵۵۴ روپیه ۸ آنه ۹ گنده اکوری *

بتاریخ ۲۸ ماه اگست سنه ۱۸۵۱ اپیلانتون نے شریک مدعی ہوکر بامید دخلپانے ۱۷۷۷۸ بیگه جر پیوسته زمین کے جو اُنکے اظہار کے روسے اُنہین کی زمینداری محمود شاہی واقع ضلع جسر کے شامل ہی اور بامید اسکے کہ سرکار بہادر نے رانی سورجومنی وغیرہ رسپانڈنٹ کے ساتھه جو بندوبست عمل مین لایا ہی اور جس بندوبست کے روسے اراضی مذکوره متعلقه اراضی بوبن دیار واقع ضلع مذبہ کے اور شامل زمینداری رسپانڈنتان مذکورین کے ٹھہرتا ہی وه بندوبست مسترد ہووے اِس نالش کو درپیش کیا تھا * بابن اظہار کہ سنه ۱۲۴۳ بنگله مین رادھا چرن راي یکے از اپیلانتان بذریعه نیلام خریداری کے رقم ۷ آنه زمینداری محمود شاہی کا جو بسبب باقی باخرانه سرکار کے فروخت ہوا تھا مالک ہوا ہی * اور دوسرا اپیلانت نے سنه ۱۲۴۹ بنگله مین مالکان سابق کے بقیه زمینداری کو جو اجراي دکری مین سوریم کورٹ کے نیلام ہوا تھا خرید کیا ہی * اپیلانتون کا یہه اظہار ہی کہ قبل بحالي خرید بابت سنه ۱۲۴۳ بنگله کے ضلع

ندیہ کے کلکٹر نے باوجود مزاحمت راداچرن رای اپیلانت خریدار بابت سنہ ۱۲۴۳ بنگلہ کے بموجب بازیافتی ڈکری مصدورۂ ۱۴ جون سنہ ۱۸۲۸ اراضی متنازعہ کو شامل اراضی مندرجہ ڈکری ٹھہرا کر پیمایش کیا۔ اراضی مذکورہ کے جریب پیمایش سے حاصل یہہ ہوا کر ایک مرتبہ بتاریخ ۱۹ فبروری سنہ ۱۸۳۸ع مستر واٹسین وغیرہ اجارہ داران کے ساتھہ اجارہ کا بندوبست ہوا اور اخرش اُس بندوبست کو سرکار بہادر کے حکم سے تردید پاکر بماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۹ اراضی مذکورہ سورجومنی وغیرہ رسپانڈنتان کو بندوبست کر دیا گیا۔ بماہ فبروری سنہ ۱۸۴۸ع۔ اداچرن رای اپیلانت نے ضلع جسر کے کلکٹر کے حضور مین یہہ ظاہر کیا کہ اراضی متنازعہ فیہ جربہو ستہ متعلقہ اسی ضلع جسر کے ہی۔ بہ ثبوت اظہار مذکور کے بماہ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع ضلع مذکور مین درخصوص اراضی مذکورہ کے فیصلہ بازیافتی قایم ہوا۔ اخرش باظہار رسپانڈنتان کہ ضلع ندیہ مین اراضی مذکورہ کا بندوبست رسپانڈنتون کے ساتھہ ہو چکا ہی فیمابین اہالی مال دونون ضلعون کے مراسلات ہو نیکے بعد ضلع جسر کا فیصلہ بازیافتی جتنے اراضی پر قایم ہوا تھا سب سے برخاست ہوا سیوای ۴۶۲۲ بیگہہ زمین کے جو متعلقہ ضلع ندیہ اور

مشمول فیصله بازیافتی نه ٹھہرا ٭ اور بتاریخ ۲ جولائی سنه ۱۸۴۴ع ۴۲۲۴ بیگهه زمین مذکوره کو اپیلانت کی زمینداری کی توفیر قرار دیکر بازیافت کیا گیا ٭ اپیلانتان بناراضی اِس فیصله کے بحضور کمشنر خاص کلکته کے اپیل کیے ٭ اور کمشنر موصوف نے بتاریخ ۱۰ جنوری سنه ۱۸۴۹ع صرف دربارۂ اُس قدر اراضی کے جو ضلع مدینه کے بندوبست اور فیصله بازیافتی سے خارج ٹھہرا یعنے بابحالی فیصله بازیافتی بنسبت ۴۲۲۴ بیگهه زمین کے حکم صادر کیا ٭

صدر امین اعلی نے بمنظوری دو وجهون کے جو رسپانڈنٹون نے مزاحمت مین پیش کیا تھا اِس مقدمه کو ڈسمس کیا ٭ ایک وجه یه هی که ۱۲ برس سے زیاده کا دخل بابطال دخل اپیلانت کے ثابت هوا ٭ کیونکه سٹر واٹسین وغیره کے دخل سے ثابت هی که اپیلانتان قبل تاریخ نالش کے ۱۲ برس سے زیاده دخیلکار نه تھے ٭ اور دوسری وجه یه هی که یه نالش بعد اجرای قانون ۱۲ سنه ۱۸۴۸ پیش هوئی اور قانون مذکوره کے روسے ممنوع هی که تاریخ اجرای قانون مذکوره سے ۳ برس گذر جانیکے بعد کوئی مقدمه بمخالفت تجویز اهلی مال کے درپیش هوسکے ٭

فیصلہ مذکور کے وجوہات اپیاں مین اوٗر وکلای اپیلانت کی تقریر مین یہہ ظاہر کیا گیا ہی ۞ کہ مسٹر واٹسن وغیرہ کے دخل اجارہ داری کو اپیلانٹ کے دخیلکاری کا مخالف شمار کرنا صدر امین اعلی کی خطا ہی ۞ اوٗر مسٹر واٹسن کی دخیلکاری مالکانہ نہ تھی ۞ اوٗر مدعی علیہم رسپانڈنت خود اِس بات کے قائل ہین اوٗر نظر بر حالات دخل فیصلہ مذکورہ کے وجوہات بے اصل ٹھہرتے ہین ۞ اپیلانت کا وکیل تکرار کرتا ہی کہ یہہ بات کسیطرح ثابت نہین ہوتی ہی کہ سنہ ۱۸۲۸ مین جو اراضی بذریعہ دکری حکام بازیافتی ضلع ندیہ کے بازیافت ہوا تھا وہی اراضی مخصوصہ ہی جس سے ثابت ہو سکے کہ اراضی مذکورہ بعینہ یہی ہین جنکی نالش درپیش ہی ۞ صرف بازیافتی دکری مدون ثبوت اِس امر کے کہ دونو زمین ایک ہی ہین دلیل اِسبات کی نہین ہو سکتی ہی کہ اراضی متنازعہ فیہ دکری مذکورہ کی تاریخ مین شامل زمینداری اپیلانت واقع ضلع جسر کے نہ تھا ۞ اپیلانتان یا مالکان سابق اُس نالش مین احد المتخاصمین نہ تھے اوٗر اِس حال سے اُنکو خبر نہ ملی کہ کوئی دکری جاری ہوئی ہی ۞ اوٗر نظر بر ینکہ اپیلانت بندوبست یا بازیافتی مین احد المتخاصمین نہ تھے اوٗر بہ سبب اِسکے احکام بندوبست سے جو اُنکے حق مین مضر ہوا آگاہ نہو سکے

قانون ۱۳ سنہ ۱۸۴۸ موثر ہو نہین سکتا ہی ؛ اور قانون مذکورہ
کسیطرح اُنکے اظہار کا مخالف نہین کیونکہ سنہ ۱۸۳۸ مین
حسب ضلع جسر کے اہالی مال سے تجویز کیا ؛ اُسوقت
سے یا اجرای حکم کمشنر خاص مصدورہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۴۹
اور حاکم موصوف کے عدالت مین اُنکے درخواست تجویز
ثانی گذرنے تک اُنکا دعوی بحال و قایم تھا ؛ اُنکی نالش
دریش ہوئی بتاریخ ۲۸ اگست سنہ ۱۸۵۱ مین اُسوقت
سے کمشنر خاص کے حکم اخیر کی تاریخ تک تجویز بازیافتی جو ضلع
جسر مین شروع ہوئی تھی انفصال نپائی ؛ لہذا کمشنر خاص کے
عدالت مین جتنے دنون مقدمہ دایر رہا ؛ اُسکو مدت ۳ برس
مین سے جو بعد اجرای قانون ۱۳ کے گذرا اور جو واسطے درپیشی
نالش کے مجاز ہی وضع کیا چاہیئے ؛ وکلای رسپاندنت رجوع
کرتے ہین طرف روبکاری کلکتر ضلع مذیہ مورخہ ۱۴ جون
سنہ ۱۸۴۸ کے واسطے ثابت کرنے اِس امر کے کہ اپیلانت
گاو کیاں بر سر خطا ہی اپنے اِس اظہار مین کہ مطابق جو حدی
اُس اراضی کے جو اُسوقت بازیافت ہوا تھا کسی طرحکی
پیمایش عمل مین نہ آئی ؛ کیونکہ روبکاری مذکور مین یہہ بات صاف
مذکور ہی کہ سنہ ۱۸۴۶ مین واسطے پیمایش اراضی مذکورہ کے

ایک ایمن مقرر ہوا تھا ۔ یہہ ظاہر کیا گیا ہی کہ جو اراضی اُسوقت
پیمایش کی گئی تھی ۔ وہی بعینہ وہی اراضی ہین جو بعد اُسکے
بازیافت ہو کر اولا مسٹر واٹسن وغیرہ کے ساتھہ اجارہ
بند و بست کیا گیا ۔ اور ثانیا سورجو منی وغیرہ رسپاندستان
کو بند و بست کر دیا گیا ۔ وکلای مذکورین اور بھی رجوع کرنے
ہین طرف اُس مقام فیصلہ عدالت ماتحت کے جس جگہہ مذکور
کہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۴۶ مین رادھاچرن اپیلانت نے کلکٹر ندیہ کے
حضور مین ایک درخواست گذرانا تھا ۔ جسکے الفاظ سے ظاہر ہوتا
ہی ۔ کہ اُسوقت اپیلانت کے کسی طرح کی دغابازی نہ تھی ۔ یہہ
تقریر کی گئی ہی کہ کمشنر خاص کی تجویز مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۴۹
کو ایسا تصور کیا جانا چاہئے کہ اپیلانت کو آئین تمادی عام یا خاص سے
جو مانع نالش اپیلانت کے ہی خارج کرسکے ۔ برعکس اسکے
تجویز مذکورہ سے ثابت ہی کہ اُسمین بھی مرکے اہالی مال کو
دست اندازی کا اختیار نہ تھا ۔ کیونکہ وے پہلے ہی بہ نسبت اُن اراضی
کے جو محدود رہا اور شامل زمینداری رسپاندستان واقع ضلع ندیہ
تھہرا تجویز صادر کر چکے تھے ۔ یہہ بھی صاف ہی کہ کوئی زمیندار چاہے
کہ اُسکے اپنے علاقہ کی زمین بازیافت ہو جاوے ۔ اراضی مذکورہ
صرف اِسی وجہہ سے بازیافت ہو سکتا ہی کہ ساتھ جمع نشست

کا نوفیر ہی ؛ تا جسر کے اہالی مال نے اُسے چھوڑ ا یا ہی ؛ صرف بسبب اجرای حکم بازیافت کے ہی جو عدالت کمشنر خاص کو اختیار دست اندازی کا ہوا تھا اور جس صورت مین اراضی سابق سے بازیافت ہو چکے ہون جیسا کہ اراضی مذکورہ کا حال ہی وہان حکم مذکور جاری نہین ہو سکتا ہی ؛ اور عدالت کمشنر خاص کو تجویز کرنا کسیطرح کا دخل یابی اپیلانت کا اس لحاظ سے کہ اُسکے ساتھ بندوبست ہوا تھا نہین پہنچتا ہی ؛ نظر بر وجوہات بالا مدت دوران اپیل بحضور کمشنر خاص بہ نسبت ۴۲۲۲ بیگھہ اراضی بازیافتی کے وضع نہین ہو سکتا ہی اُس مدت سے جو قانون مذکورہ کے روسے واسطے درپیشی نالش بمزاحمت بندوبست اہالی مال کے مجاز ہی *

بلحاظ حالات مقدمہ کے ہم حاکمون کی رای یہ ہی کہ عدالت ماتحت کے فیصلہ مین دست اندازی کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی ؛ اور دربارہ اسکے کہ ۷۷۷۸ بیگھہ زمین جس کا دعوی اب درپیش ہی اور جو اراضی سنہ ۱۸۲۸ مین بازیافت ہو کر سنہ ۱۸۳۸ مین مستروآتسن وغیرہ کے ساتھہ بندوبست کر دیا گیا ہی ؛ دونون ایکہی ہین ؛ کوئی گفتگو نہین ؛ اگرچہ اپیلانٹان خود ثابت بھی کرین کہ از روی تحقیقات سرزمین جسر جو قبل تجویز کلکٹر

جسمر مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۸۴۴ کے اور نذیہ کے اہالی مال ایکتھے ہو کر عمل مین لائے تھے ۔ یہ امر اچھی طرح سے تجویز کیا گیا ہی ۔ اور کلکٹر مذکور کی اُسی تجویز کے روسے اراضی متنازعہ حال کو خارج حدود ضلع جسمر کے اور یہ کہ سابق سے نذیہ مین رسپاندنٹ کے ساتھہ اُسکا بندوبست ہو چکا ہی جانکر اُسکے تدارک و تمادی سے باز رہنا ہوا ۔ منجملہ مدت ۱۳ برس ۶ مہینہ کے جسکو صدر امین اعلی مانع دعوی اپیلانٹ ٹھہراتے ہین ۔ جو مدت کچھہ بھی محل شبہہ ٹھہرے سو وہی ہی جو درمیان دو بندوبست کے یعنے بندوبست مسترواتسن وغیرہ کا مورخہ فبروری سنہ ۱۸۳۸ ۔ اور بندوبست زمینداروں کا بابت سنہ ۱۸۳۹ گذرا ہی ۔ اور دخل مخالف کے باب مین کوئی گفتگو نہین سوای اسکے کہ اُسوقت سے اپیلانٹان کئی مہینے باقی رکھے تاکہ نالش اُنکی ۱۲ برس کے درمیان پیش ہوئے ۔ اور ہم حکام بلحاظ حالات مقدمہ کے تصور کرتے ہین کہ چونکہ مسترواتسن وغیرہ کے بندوبست بطور زمینداروں کے نہ تھی ۔ اور بقای اجارہ تک اُنکو مالکانہ داخل کرنا بالضرور رہتا تھا اُن لوگون کے پاس جو بازیافتی تجویزجن بلفظ زمیندار مذکور رہی ۔ اپیلانٹ کو پہنچتا ہی کہ بعذر تمادی مسترواتسن وغیرہ کے دخل کو اپنے حق مین

پھر موثر ٹھہراوین ۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ زمیندار
بسپاندنت اُس مدت مین بطور زمینداروں کے مالکانہ کے
تصرف نہ تھے ۔ یا وے خود زمیندار محسوب تھے ۔ قطع نظر تعذرات
تمادی سے ۔ بلظر تاثیر قانون ۱۳ سنہ ۱۸۴۸ کے ہم حکام متفق
ہین اس مین کہ فیصلہ صدر امین اعلی کا صحیح و درست ہی ۔
یہہ نالش درپیش ہوئی ہی اجرای قانون مذکورہ کے بعد ۳
برس گذر جانے سے ۔ اور یہہ بھی واضح ہی کہ سنہ ۱۸۳۹
مین جو بندوبست زمینداران رسپاندنت کے ساتھہ ہوا ہی وہ
موافق آئین ۷ سنہ ۱۸۲۲ اور آئین ۹ سنہ ۱۸۲۵ کے تھا ۔ اور
مضمون قانون مذکورہ کا یہہ ہی کہ اجرای قانون سے ۳ برس
گذر جانے کے بعد کوئی مقدمہ بمزاحمت تجویز اہالی مال کے منظور
نہین ہو سکتا ہی ۔ اس مادہ مین ایک سوال ہو سکتا تھا اگر
ثابت ہوتا کہ اپیلانت احکام بندوبست سے اگاہ نہین ہین مگر اس
مقدمہ مین ایسا نہین ہی ۔ کیونکہ یہہ امر ثابت ہی کہ رادھاچرن
رای اپیلانت سنہ ۱۲۴۶ مین بطور زمیندار علاقہ جنسر کے کلکٹر
ندیہ کے حضور بذریعہ درخواست کے دعوی عدم بندوبست کا ساتھہ
رسپاندنت زمینداران کے پیش کیا ۔ درخصوص اسکے کہ
مدت تجویز عدالت بازیافتی بہ نسبت ۴۲۲۲ بیگہہ زمین بازیافتی

کے مدت ۳ برس سے وضع ہووے کوئی وجہ سماعت کی نہین ہی ٭ اپیلانٹان بہ نسبت اپنے دعوی کے جور سپانڈنٹون کے بندوبست کا مخالف تھا عدالت کمشنر خاص سے کوئی حکم حاصل نکرسکے٭ جس تاریخ (۴ جولائی سنہ ۱۸۴۴) کو ضلع جسر کے حکام اراضی مذکورہ سے دستبردار ہوئے ٭ اور یہ دریافت کئے کہ اراضی مذکورہ ساتھہ زمینداری رسپانڈنٹون کے جو ضلع ندیہ مین ہی بندوبست اراضی مذکورہ کا اُنہین کے ساتھہ عمل مین آیا ہی ٭ اُسی تاریخ سے گورنمنٹ کے فیصلہ بازیافتی کو اراضی متنازعہ فیہ کے ساتھہ کچھہ علاقہ نرہا ٭ ازانجا کہ اپیلانٹون نے میعاد کے درمیان نالش درپیش کیا ٭ اوپروے عدالت کمشنر خاص مین جو وجوہات اپیل گذرانے تھے فیصلہ بندوبستی کسی طرح سے اُس وجوہات کا مخالف نہ تھہرسکا ٭ اور ملتوی رہنا اپیل مذکور کا دوبارہ بندوبست سنہ ۱۸۳۹ کے مضر نہین ہی ٭ اور نہ ایکٹ مذکورہ کے روسے مزاحمت بندوبست کے لئے جو مدت مجاز ہی اُس مدت مین اُنکی نالش پیش کرنیکا مانع ہوسکتا تھا بنابران حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت ماتحت بحال رہے ٭ اور خرچہ رسپانڈنٹ کو دلایا جاے ٭

۲۲ دسمبر سنه ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب* آرچیبلد اسکانس صاحب
* حاکمان * جان سمویل تارنس* قایم مقام حاکم *

نمبر ۳۱۵ سنه ۱۸۵۴

اپیل ضابطه اوپر فیصله اکتنگ صاحب جج پرنیه ۱۰ ماه اپریل ۱۸۵۴ کے

بابو گنیس لال سنگه وغیره (مدعیان) اپیلانتان
بابو دولعل سنگه وغیره (مدعی علیهم) رسپاندنتان
بابو رما پرشاد رای وکیل اپیلانتان
بابو شمبهو ناتهه پندت وبابو کشنکشور گهوس وکلای رسپاندنتان

نالش بتعداد مبلغ ۸۹۵۹۱ روپیه ۴ آنه کے

مدعیان نے واسطے دلاپانے دو ثلث املاک جدی کے جو انکے اور مدعی علیهم کے جد گوربداس کے ترکے سے مدعیان کو پهنچا تها نالش کیا* گوربداس کے ۵ بیتے تهے هری سنگ جهی سنگه رن سنگه بهاو سنگه اچل سنگه *جهی سنگه لاوارث مرنے کے جهت سے اسکا حصه هری سنگه کے دخل مین ایا اور بعد اسکے پوتے بهوبت اور رنگ لعل کے قبضے مین منتقل هوا* بعد فوت ان دونون کے پدماتی زوجه بهوبت متوفی به بنیاد ایک هبه نامه کے جو رنگ لعل متوفی نے اسے لکهدیا تها حصه

مذکورہ پر دعوی کیا۔ معاملہ پیش ہونے کے بعد عدالت دیوانی صدر سے بتاریخ ۳ دسمبر سنہ ۱۸۳۹ بابابت حقوق وارثان رن سنگہ وبھاو سنگہ و بابطال دعوی پرمابنی فیصل ہوا اور ولایت اپیل (جو مورس اندین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۹ سے ۲۹۱ تک ملاحظہ طلب ہی) مین بھی بتاریخ ۳۰ جون سنہ ۱۸۴۷ وہی حکم بحال رہا*

نالش مرجوعہ مین وارثان رن سنگہ و بھاو سنگہ ایک جانب ہین اور وارثان اجال سنگہ دوسرا جانب ۔ فریق اول کا دعوی یہہ ہی کہ محال مذکورہ علی التساوی تین حصون مین منقسم ہوگا فیما بین وارثان رن سنگہ وبھاو سنگہ و اجال سنگہ کے بسبب اسی جہت سے وے دو ثلث کے مستحق ہین ۔ اور فریق ثانی دعوی کرتا ہی کہ ڈکری مذکورہ کا مضمون یہہ ہی کہ کھرب داس کا ترکہ فیما بین وارثان تینون برادران مذکور بن کے علی التساوی منقسم ہووے بسبب چونکہ رن سنگہ اور وبھاو سنگہ ایک ایک بیتا رکھتے تھے ہر واحد ایک ثمن کے حقدار ہین اور اجال سنگہ کے ۶ بیتے ۶ ثمن کے مستحق ۔ اس بات کو خیال کیا چاہیے کہ برادران صاحب یکے از حاکمان صدر جنھون نے ڈکری سابق مورخہ ۳ دسمبر صادر کیا تھا بتاریخ ۵ مارچ سنہ ۱۸۴۰ سوال متفرقہ پر جو حکم دئے تھے

اُسکے روسے دکری مذکوره چونکه حسب درخواست اجمالی اُن فریقون کے جنہون نے دکری حاصل کیا صادر ہوئی تھی اجمالی دکری تھی اُس مین حصہ کا تعین نہین *

صاحب جج ضلع کی تجویز ذیل مین مندرج ہی —

"چونکہ روبکاری عدالت صدر مورخہ ۳ دسمبر سنہ ۱۸۳۹ مین صاف مندرج ہی کہ گھرب سنگہ کے پوتے اعنی اپیلانتان علی النساوی مستحق املاک ہین اور حکم مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۴۰ بھی حکم مذکوره کا مخالف نہین ہی ؛ اور چونکہ از روی حکم پروی کونسل مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۴۷ کے دونون حکم بحال رہا بنابران میری رای یہہ ہی کہ تکرار حقیت مدعیان بہ نسبت پرگنہ پواکھالی کے تو تصفیہ ہو چکا ہی بس نالش ہذا قابل دسمس ہونیکے ہی" *

اپیل مین یہہ تکرار کیا گیا ہی کہ تجویز مذکور مسترد ہووے کیونکہ بتاریخ ۳ دسمبر سنہ ۱۸۳۹ جس مقدمہ کی تجویز ہوئی تھی اُس مین بہ نسبت تعین حصہ اپیلانتون کے کوئی ایشو پیشس نہین ہوا تھا ؛ بلکہ اُس مین یہہ ایشو تھا کہ آیا بہ نسبت بدماتی کے اپیلانتون کا استحقاق زیاده ہی یا نہین اور فیصلہ مذکوره مین اسکے سوا اور کسی امر کا تصفیہ نہین ہوا ہی اور بلحاظ نالش

کے ڈگری مین لفظ "حصہ ساوے" داخل کرنیکی حاجت نہین تھی اور بعدہ از روی حکم مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۴۰ کے جس مین حسب درخواست دونون فریقون کے اجمالی اجرای ڈگری کی اجازت ہوئی تھی الفاظ مذکورہ منسوخ ہوا ہی *

رسپانڈنٹونکے جانب سے استدلال کیا گیا اوپر ایک درخواست کے جو مدعیان مذکورین نے بتاریخ ۱۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۳۷ جن دونون مقدمہ سابقہ دایر تھا داخل کیا تھا باین اظہار کہ مدعیان و مدعی علیہ کا حصہ ساوی ہی اور یہہ کہ از روی ڈگری ۳ دسمبر سنہ ۱۸۳۹ کے بھی متخاصمین حال کا حصہ ساوی ہی اور ڈگری مذکورہ مین۔ نسبت اُنکے جو حکم صادر ہوا ہی نہ تو وے اُسپر اپیل کئے اور نہ بذریعہ تجویز ثانی کے علم مذکورہ کو تبدیل کروانے کے مستدعی ہوئے پس ڈگری مذکورہ ناطق ہو چکی ہی اور حکم متفرقہ مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۴۰ سے متضرر نہین ہو سکتا ہی کیونکہ نالش ضابطہ مین جو حکم ہو چکا ہی حکم متفرقہ اُسکا مخل نہین ہو سکتا ہی *

تجویز

نہ تو اِس مین کچھ شک ہی کہ مقدمہ سابقہ مین بہ نسبت دعوی متخاصمین حال کے جو اُسوقت بشرکت اپیلانت مزاحم

دعوی بدمابتی کے تھی ایشو ہوا تھا اور نہ درخواست مورخہ
۱۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۷ مفید غرض رسپانڈنٹون کے ہی کیونکہ حصہ
مساوی مذکورہ سے تصریح حصہ بالذات یا حصہ بالتبع کے
نہین پائی جاتی ہی اس جہت سے یہ دریافت کرنا مشکل
ہی کہ ڈگری مذکورہ مین یہ حکم کیونکر ہوا کہ نالش مذکورہ مین
جو لوگ مدعیان تھے اُنکو اشیای مذکورہ بن سے حصہ مساوی
دیاجاوے ٭ مگر بملاحظہ حکم مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۴۰ جو بحضور و برضامندی
وکلای جانبین کے صادر ہوا تھا یہ واضح ہوتا ہی کہ تلسی سنگہ
وغیرہ مدعیان حال یا اُنکے بزرگوار لفظ "حصہ مساوی" کی
تصحیح کی استدعا کرنے سے وکلای جانب دولار سنگہ وغیرہ
نے جب تکرار درپیش کیا تو وے اظہار مندرجہ درخواست
پر عذر کئے کہ تلسی سنگہ وغیرہ کا حصہ اُنکے حصہ سے زاید ہی
اور متخاصمین کے اجمالی درخواست پر استدلال کئے کہ اجرای
ڈگری بلا تعین حصہ کے اجمالاً عمل مین آوے کیونکہ وے ہر طرح
سے یہی جاہتے تھے ٭ چنانچہ ویساہی ہوا ٭ ہم حاکمان تصور کرتے
ہین کہ امر مذکورہ بالا سے دولار سنگہ کا اقرار ثابت ہوتا ہی کہ
اُسوقت جو لوگ شریک اپیلانٹ تھے اُنکے حصہ کا تکرار تجویز
آینده پر موقوف رکہا گیا اور برضامندی اُنکے اُس وقت ڈگری

کے بعینہ الفاظ کی رعایت عمل مین نہین آئی بنا بران تجویز مورخہ ۴ دسمبر سنہ ۱۸۳۹ مانع نالش ہذا متصور نہو کر حکم ہوا کہ مقدمہ کو صاحب جج ضلع کے پاس واپس بھیجا جاوتے تاکہ وے باحاظ حقیقت حال کے تجویز کرین اور اپیلانتان خرچہ اپیل ہذا کے مستحق ہین *

۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * ارچبلد اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۲۴۹ سنہ ۱۸۵۵

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ اعلی صدر امین ضلع ھوگلی ۷ دسمبر سنہ ۱۸۵۴ کے

گورموہن گوسائین (مدعی علیہ) اپیلانٹ

راج موہن گوسائین وغیرہ (مدعیان) رسپانڈنتان

بابو رماپرشاد رای وکیل اپیلانٹ

بابو کشن کشور گھوس وکیل رسپانڈنتان

نالش بتعداد مبلغ ۱۰۷۴۵ روپیہ ۱۱ آنہ کے

راج موہن گوسائین وجگموہن گوسائین پسران راگھب رام گوسائین نے محال لاٹ ہریبت واقع ضلع ہوگلی کے نصف حصہ پانے کے لئے اس نالش کو رجوع کیا تھا راگھب رام کا

؛ ابتھا گور موہن گو سائین اصل مدعی علیہ ہی اؤر احتیاط زوجہ
نند موہن متوفی پسر جار مین راگھب رام شامل مدعی علیہ ہی *
محال متنازعہ لاٹ ہربت بتاریخ ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۳۰ع
لکتہ مین نیلام ہوکر بقیمت مبلغ ۱۸۵۰۰ روپیہ کے گور موہن
گو سائین مدعی کے نام مین خرید کیا گیا تھا * بعدہ برادران گور موہن
نے باین اظہار کہ گور موہن بے نامی خریدار تھا اؤر محال مذکورہ
انکے باپ راگھب رام کے روپیہ سے خرید ہوا تھا * اپنے حصہ
لینے کے واسطے ضلع ہوگلی مین نالش رجوع کیا * بتاریخ ۳۱ اگست
سنہ ۱۸۴۱ عدالت ماتحت نے اُنکے حق مین ڈگری دیا مگر
گور موہن اپیل کرنے سے عدالت صدر نے بتاریخ ۳۰ مارچ
سنہ ۱۸۴۳ فیصلہ ضلع کو مسترد کیا * عدالت ہذا کی ڈگری
مین بالتصریح قرار پایا کہ گور موہن نے اپنے روپیہ سے محال
ہربت کو خرید کیا ہی * مگر چونکہ وہ اپنے بھائیونکو محال مذکورہ کی
دخیلکاری مین شریک کرنیکو بھی راضی تھا بشرطیکہ وی بمقدار
اپنے حصون کے اُسکو قیمت خرید دے دیوین اسلئے یہہ حکم
ہوا تھا کہ برادران مذکورین کو واسطے ادای شرط کے تاریخ
ڈگری سے ۶ مہینے کی مہلت ملے *

مدعیان رسپاندنٹ کو بہ نسبت اس قدر مضمون ڈگری

عدالت ہذا مورخه ۳۰ مارچ سنه ۱۸۴۳ کے کچھ عذر نہین ہی * مگر بطور سابق باین اظہار کرلات ہریت درحقیقت اُنکے باپ راگھب رام کا ملک ہی * وی مقر ہین کہ نالش ہذا ایک وجه جدید پر مبتنی ہی * وی کہتے ہین کہ گورموہن بتاریخ ۱۴ اگست سنه ۱۸۴۲ عدالت سیرامپور مین ایک صلحنامه داخل کیا جسکے روسے وہ اپنے بھائیون مین سے ہر ایک کو بلاعوض ایک ربع حصه لات ہریت کے دینے کا مقر ہی * اور یہ کہ بتاریخ ٦ فبروری سنه ۱۸۴۳ اُنہون نے اپنے بھائیون کے واسطے جداگانه دستاویزات موافق مذکورہ کے لکھا * اسی ربع نامه کو مدعیان مقدمه کا وجه جدید ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ اُسی تاریخ مین یعنے بتاریخ ۱۴ اگست سنه ۱۸۴۲ گورموہن نے زبانی یہہ وعدہ کیا تھا کہ فیصله ضلع ہوگی پر اُنھون نے عدالت صدر مین جو اپیل کیا تھا اُس سے باز آویگا *

فیصله مورخه ۷ دسمبر سنه ۱۸۵۴ مین جو اسوقت اپیل مین درپیش ہی صدر امین اعلی نے بلحاظ وجوہات مندرجه بالا بحق مدعیان تجویز کیا ہی اور تجویز مذکورہ پر گورموہن مدعی کے جانب سے ایشوای ذیل پیش ہوا ہی * ایہہ کہ ازروی ڈکری مورخه ۳۰ مارچ سنه ۱۸۴۳ کے امر متنازعه فیه تجویز ہو چکی تھی

ثانیاً ہو نہین سکتی ہی ۞ ۲ یہہ کہ آئین تمادی اِسن مقدمہ کا
ہی ۞ اور ۳ یہہ کہ حالات مقدمہ ویسا نہین ہی جیسا مدعیان
سپاندنت نے اظہار کیا ہی *

اِنکانسو نکو بہ نسبت تسلیم کرکے اِس مقدمہ مباحثہ بابو گشن کشور
وسس جانب مدعیان رسپاندنت کے کچھ عذر نہین کہ جس فریق کو
ری باضابطہ سے احتمال ضرر کا ہی اُسے پہنچتا ہی کہ بہ نسبت
ل حقیقت ڈگری مذکورہ کے نالش جدید دائر پیش کرے
سرطیکہ ٹھیک ثابت کرسکے وجہ جدید مقدمہ کو جو درخصوص نالش
فیما بین اُسکے اور جانب مخالف کے پیدا ہو ۞ ہم حاکمان کو
بارہ امر مذکور کے کچھ شک نہین ہی ۞ مگر پہلے غور کرنا
ور ہی کہ ایا نظر بر حقایق مشتہر علیہا مدعیان کے مقدمہ اُنکا حسب
سرایط امر مندرجہ بالا کے ہی یا نہین ۞ گورموہن مدعی مقر
وجود رفع نامہ و تمسکات کا جو موافق رفع نامہ کے قرار پایا ہی
ر اسی جہت سے سبب تنازع فیما بین متخاصمین کے صحت
ستاویزات مذکورہ نہین ہی بلکہ مضمون و شروط مندرجہ
ستاویزات تنازع کا مدار ٹھہرا ہی ۞ رفع نامہ مین تفصیل مقدار
وق کا جو گورموہن کو لازم تھا کہ برعایت شئے پدری اپنے
اُیون کو دیوے مندرج ہی ۞ علاوہ برین یہہ بھی مذکور ہی کہ

اشیای غیر منقولہ بدری چار حصون مین منقسم ہوگا ۔ اور یہہ راست ہی (جیسا بابو ابرشادرای جانب اپیلانت نے تقریر کیا) کہ اشیای بدری جو لڑکونکو ملیگا اُسمین ازروی ربع نامہ کے لات ہریت بالتصریح شامل نہین ہی مگر بہ تطبیق ربع نامہ مذکورہ ساتھہ تمسکات مورخہ ۴ فبروری سنہ ۱۸۴۳ کے یہہ مستنبط ہوتا ہی کہ لات ہریت شامل اشیای بدری مذکورہ ہی ۔ تمسکات مذکورہ ربع نامہ پر مبتنی اور مثبت اسکی ہی اور گورموہن تمسکات مذکورہ مین یہہ التزام کرلیا ہی کہ ابتدای ۱۴ اگست سنہ ۱۸۴۲ یعنے تاریخ ربع نامہ سے ربع حصہ لات ہریت کا مع منافع اپنے بھائیون مین سے ہر ایک کو دیویگا ۔ اور باین بنیاد کہ لات ہریت شامل اشیای بدری ہی گورموہن نے بماہ اگست سنہ ۱۸۴۲ اور بماہ فبروری سنہ ۱۸۴۳ اپنے بھائیون مین سے ہر ایک کو ربع حصہ لات مذکورہ کے دینے پر راضی و مستعد تھا ۔ اور اگر یہی دستاویزات حاوی ہون اوپر جمیع حالات مقدمہ کے تو ہم حاکمون کو مناسب ہی کہ غالبا اُسکے معانی الفاظ کی رعایت کرین مگر درحقیقت صرف یہی دو دستاویز نہین ہین ۔ اور اپیلانت کے جانب سے یہہ اصرار ہی کہ اُس دستاویزات کے لکھنے مین غرض اُسکی موافق تھی ساتھہ اقرار مندرجہ نالش

اُسکے جو اُسوقت عدالت صدر مین دایر تھی ۞ اوٗر جونکہ دکری
مورخہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۴۳ ربع نامہ و تمسکات کے بعد صادر ہوئی
ہی بس جس شرایط پرلاٹ ہربست کا حصہ اُسکے ہاتھ سے
طرف مدعیان کے منتقل ہوا ہی اُن شرطون کی تحقیق و تفتیش
دکری مذکورہ مین مندرج ہونی ضرور تھی ۞ دکری ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۴۳
متخاصمین کے روبرو صادر ہوئی تھی ۞ اوٗر یہہ تکرار کیا گیا ہی کہ
جونکہ ربع نامہ ۸ مہینا آگے اوٗر تمسکات ۴ مہینا پیشتر دکری مذکورہ
کے مرقوم ہوا تھا اوٗر اُن مین سے کوئی دستاویز عدالت صدر مین
پیش نہین ہوا پس اس سے ثابت ہوتا ہی کہ درخصوص
اسکے کہ گورموہن نے محال متنازعہ کی جو قیمت ادا کیا ہی
مدعیان کو بھی اُسکا ربع حصہ ادا کرنا لازم ہی جو شرایط دکری
مذکورہ مین مندرج ہی بلحاظ اُسکے واضح ہوتا ہی کہ وقت تحریر
ربع نامہ و تمسکات کے شروط مذکورہ متخاصمین کے ذہن مین تھا
اس مادہ مین رسپانڈنٹان یہہ جواب دیتے ہین کہ گورموہن
نے زبانی وعدہ کیا تھا کہ وہ اپیل سے باز رہیگا ۞ مگر جونکہ وہ اس
امر مین قاصر رہا لہذا عدالت صدر مین جو اپیل دایر تھی تجویز اُسکی
بنظر حالات مندرجہ نتھی کے عمل مین آئی اوٗر مدعیان رسپانڈنت
کے جانب سے یہہ بھی اظہار ہوا کہ سرام پور کی عدالت

فوجداری میں جس وقت یہہ نالش کی گئی کہ عدالت صدر میں گورموہن کا عہود بندوبست کا اظہار نکرنا فریب سے خالی نہین ہی اُسوقت اُسکا بیٹا گنگادھر حاضر ہوا اور یہہ کہا کہ گورموہن لاتے ہر یت وغیرہ اشیاء غیر منقولہ کو تقسیم کرنے پر راضی تھا مگر بسبب فراموشی کے اپنے مختار کو نہین لکھا کہ ایک بست بردار نامہ داخل کرے اِس صورت مین ہم حاکمان یہہ کہتے ہین کہ اول یہہ ہی کہ واسطے تصحیح ڈگری عدالت صدر کے سر ام پور کی عدالت فوجداری مین جو اظہار پیش ہوا تھا انجا نبو نکو ویسا اظہار منظور کرنیکا اختیار نہین اور دوسرا یہہ کہ گورموہن ازروی اظہار اپنے داماد کے ماخوذ نہین ہو سکتا ہی ؛ اور تیسرا یہہ کہ اظہار مذکورہ کا مضمون موافق ضابطہ کے ہی اور اُسکے روسے گورموہن کو مقر ایک امر کا جو بقول اُسکے خلاف مدنظر اُسکا ہی ٹھہرانا بجا ہی ؛ انجانونکی دانست مین رسپانڈنٹونکے مقدمہ سازی کا طور یعنے جن نون پہلے نالش دایر تھی اُسوقت وے اپنے مقدمہ کسی ڈھپ سے عدالت ہذا مین رجوع کئے تھے دریافت کرنا امر اہم ہی ؛ بس اگر وے یہہ تصور کئے ہون کہ در خصوص لاتے ہربت کے تمسک و رقعنامہ بہ نسبت نتیجی نالش مذکورہ کے زیادہ مفید ہی اُنکے حق مین تو ظاہر ہی کہ دستاویزات مذکورہ کو عدالت ہذا مین پیش

کرنا نہین منظور تھا۔ اور اسمین اُنکا قاصر رہنا دلیل قوی اس امر کا ہی کہ وے اپنا حصہ قیمت محال متنازعہ ادا کرنے سے احتراز کرنے لئے او اخرایل تمن معارضہ پیش کئے اور یہ کہ ازروی ڈکری عدالت ہذا کے بانظر دستاویزات سابقہ کے جسکو خود مدعیان اُسوقت پیش ہوئے سے بازرکھے تاریخ ڈکری یعنے ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۴۳ تک حقوق متخاصمین کی تجویز ہونی ضرور ہی۔ ہم حاکمان یہ تصور کرتے ہین کہ اُسوقت جو مقدمہ ہوچکا ہی مدعیان رسپانڈنت اُسپر نیا نالش دایر کرنیکی کوئی وجہ ثابت نکر سکے بنابران ڈکری مورخہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۴۳ بہ نسبت ایشوی مذکورہ کے تجویز ناطق متصور ہو کر حکم ہوا کہ تجویز عدالت ماتحت مستردہ اور نالش ہذا مع خرچہ دسمس ہووے۔

۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ

الکزنڈر سمویلس صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۶۹۵ سنہ ۱۸۵۵

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ اعلی صدر امین جسر ۷ مارچ سنہ ۱۸۵۵

بابت بحالی فیصلہ مولوی عبد الروف منصف ۱۵ فبروری ۱۸۵۴ ع

بابو گرو داس رای وغیرہ (مدعیان اپیلانتان

ہرچندر گھوس (مدعی علیہ) رسپانڈنٹ

بابو شمبھوناتھ پنڈت وبابوگوبند چندر مکھرجہ وکلا اپیلانٹان

بابو بنکسی بدن متر ۔ وکیل رسپانڈنٹ

مدعی نے بنام ہرچندر گھوس واسطے ادای باقی خزانہ یعنے پیشتر کی ادائی خزانہ سے لغایت تاریخ اجرای اشتہار کے جسقدر خزانہ مدعی علیہ پر واجب الادا تھا نالش رجوع کیا ۔ لیکن مدعی اپنی عرضی نالش مین صاف ظاہر نہین کرتاہی کہ اجرای اشتہار جو حسب منشای قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ کے مدعی پر ضروری حسب دستور جاری ہوا تھا یا نہین اور بھی بندوبست خزانہ کے باب مین جو اصل مطلب اُسکی نالش کاہی کچھ تصریح نہین لکھتاہی ۔ عدالت ماتحت نے باین بنیاد دعوی مدعی کی ڈسمس کیاہی کہ مدعی نے واسطے بندوبست خزانہ از روی پٹہ مدعی علیہ کے نہین کیاہی بلکہ واسطے اُسی باقی خزانہ کے جو پیشتر خزانہ ادا ہونیکی تاریخ سے لغایتہ تاریخ اجرای اشتہار کے جسقدر خزانہ پاناہوا تھا نالش رجوع کیاہی ۔

مدعی اپیلان خاص ہذا مین یہہ عذر درپیش کیاہی کہ عرضی نالش مین لفظ ''بندوبست خزانہ'' کا نرہنیکے سبب سے کسیطرحکا خلل اُسی نالش مین ہو نہین سکتاہی اور جس طرح سے اجرای

اشتہار عمل مین آیا ہی خواہ لفظ بند وبست خزانہ کا عرضی نالش مین ہو یا نہو اجرای اشتہار مین کچھ تفاوت نہین ہی *

بدانست ہم حاکمان کے فیصلہ عدالت ماتحت کے قابل استرداد کے ہی کیونکہ ہرگاہ مدعی جاری ہونا اشتہار کا بموجب منشای قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ کے ثبوت کو پہنچا سکتا ہی اور مدعی علیہ دعوی مدعی سے اپنا رہائی پانا از روی کسی آئین کے ثابت نہین کر سکتا ہی اس حال مین صرف باعث متروک ہونے لفظ مذکورہ بالا عرضی نالش مین مدعی کے کسیطرحکا خلل دعوی مین اُسکے ہو نہین سکتا ہی اور اس صورت مین ہر اینہ مدعی مستحق پانے دکری کے ہی *

اسواسطے ہم حاکمان یہہ مقدمہ نزدیک صدر امین اعلی کے واپس بھیجتے ہین کر وے اس مقدمہ کو محکمہ مین منصف کے اس حکم سے واسطے تجویز ثانی کے بھیجدیوین کر وے بلحاظ مراتبات مندرجۂ بالا تجویز و انفصال اس مقدمہ کی عمل مین لاوین *

۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر رسمو یلس صاحب * ڈیود انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۵۳

اپیل ضابطه اوپر فیصله دوم اعلی صدر امین ۲۴ پرگنه ۱۳ دسمبر ۱۸۵۲ کے

سری منت کونہ (مدعی) اپیلانت

پران ناتھ چودھری وغیره (مدعی علیهم) رسپانڈنٹان

مسماۃ سارده سندری داسی (شخص ثالث) سایله

بابو رما پرشاد رای وکیل اپیلانٹ

بابو کشن کشور گھوش و مستر الن وکلای رسپانڈنٹان

بابو سری کنت سنگه وکیل سایله

دعوی مقدمه بتعداد مبلغ ۱۴۶۰۴۶ روپیه کمپنی

مدعی اِس مقدمه کا پتنی دار بالکل طرف نگر گھاٹا منجانب خاندان پال چودھریان کے ہی ؛ اور اُسنے اِس نالش کو واسطے مداخلت ۱۴۰۰ بیگہه اراضی بیان جسسے حسب اظہار اُسکے زمیندار ان مذکورین بذریعه ڈگری صاحب جنٹ مجسٹریت باراست مصدورہ ۱۴ نومبر سنہ ۱۸۳۶ جو بحق مدعی علیهم بصیغۂ قانون ۱۵ سنہ ۱۸۲۴ صادر ہوئی تھی اور بھی بذریعه ایک حکم اُسی حاکم مصدورۂ صیغۂ اجرای ڈگری مورخه ۳۱ اگست سنہ ۱۸۳۶ کے بیدخل کئے گئے تھے رجوع کیا ہی ؛ معلوم ہوتا ہی کہ صاحب جنٹ مجسٹریت ایک ایک سرحد فیمابین جاید اد مدعی

اور مدعی علیہم کے قرار دئے ہین ؛ اور بموجب اُس سرحد کے اراضی واقع جانب جنوب اُس خط کے جو بطرف مشرق آسان نگر سے چلا ملیانی ہو کر سوکھا کھال کے پاس سے کوتی کھال تک کھینچا گیاہی دخل مین بال جودھریان کے رہے ہین ؛ اور اراضی جانب شمال خط مذکور دخل مین مدعی علیہم کے دئے گئے ہین بال جودھریان مذکورین کوئی تدبیر درخصوص شکست اُس بندوبست کے عمل مین نہین لائے تھے ؛ اور مدعی حال نے بھی سنہ ۱۸۴۶ تک اپنی نالش درمادہ ابطال بندوبست مذکور رجوع نہین کئے تھے جو آپ اُسنے کی ہی *

مدعی مذکور اپنی نالش کی تائید مین چند چتھہ جات جری بابت سنہ ۱۲۱۰ و سنہ ۱۲۱۱ بنگلہ اور رویداد امین مسمی جی چندر ہاجرہ محررہ سنہ ۱۸۰۷ اور کاغذات جمع واصلباقی از ابتدای سنہ ۱۲۲۷ لغایتہ سنہ ۱۲۵۰ کے داخل کیاہی ؛ اور علاوہ بران اُسنے چند گواہون کی زبان بندی گذرانے ہین ؛ جن مین سے بعضے اصلیت اور صداقت چتھہ جات مذکورین کی بیان کئے ہین ؛ اور بعضے دخیلکاری مدعی اوپر جایداد متنازعہ ماقبل صدور فیصلہ صاحب مجسٹریت کو ثابت کئے ہین *

اعلی صدر امین نے ایک امین کو واسطے تدارک مکانی

سکے سفر زمین میں گیا تہا اور اخیر کو باین توجیہ نالش مدعی کو ڈسمس کیا کہ تحقیقات امین اور فیصلہ صاحب مجسٹریت دونون سے واضح ہوا کہ اراضی متنازعہ شامل زمینداری مدعا علیہم ہی اور دستاویزات مداخلہ مدعی مشتمل اوپر ویسے کسی بیان اراضی مذکورہ کے نہین ہین جس سے حسب اظہار اُسکے تعین اراضی مذکورہ باین طور کر وہ ہی اراضی ہین جسکے لئے یہہ نالش رجوع ہوئی ہی پائی جاوے اور یہہ کہ اگر بالجودھری زمیندارانحسب اظہار مدعی فی الحقیقت بموجب احکام صاحب جنٹ مجسٹریت کسی حصہ اُنکے جایداد کے بیدخل کئے جاتے تو ساکت رہنا اُنکا در پیش کرنے سے اپنے حقوق کے مدت ۱۴ سال تک ہرگز قرین قیاس نہین تہا*

وکیل اپیلانت نے بذریعہ ایک تقریر شایستہ کے یہہ چاہا کہ علاقہ اور نسبت درمیان چتھہ جات سنہ ۱۲۱۰ اور سنہ ۱۲۱۱ اور اراضی مدعی بہای مندرجہ عرضی دعوی کے دکہاوے اور یہہ ثابت کرے کہ اعلی صدر امین کو یہہ لکہنا نہین پہنچتا تھا کہ کوئی ذکر اراضی مذکورہ دستاویزات مداخلہ مدعی مین نہین پایا جاتا ہی لیکن اُسنے کوئی حقیقت صریح اور قابل اطمینان ثابت نہین کرسکا اور ثبوت معتبر سے نہین دکہا سکا کہ وہ اراضی مدعی بہا پر درمیان

۱۲برس تا تاریخ نالش کے دخیلکار تھا اور جتنے جات مداخلہ اُسکے
دستاویزات غیر مصدقہ مرقومہ سررشتہ زمینداری کے ہین
اور ظاہرا دیکھنے مین نئے کاغذات معلوم ہوتے ہین ؛ اسلیئے
عدالت اُن پر مطلقا اعتماد نہین کر سکتی ہی ؛ اور رویداد این
مقدمہ متنازعہ فیہا مین دو کس از رعایای بال جودھریان جو
۵۰ برس ماقبل اُسکے داخل عدالت ہوئے تھے ؛ اور جس متنازعہ
مین مدعی علیہم یا اُسکے موزنان زمرہ فریقین نہین تھے اصلا قابل اعتبار
نہین ہو سکتی ہی ؛ کیونکہ اسکا البتہ خیال کرنا چاہیئے کہ اراضی
متنازعہ اراضی بیل یا مورہ ہی جو قرب وجوار مین سندربن کے
واقع ہی ؛ جس مین سیلاب اور دوسرے وجوہات سے
بہت تغیر و تبدیل ہو سکتی ہی اور محتمل ہی کہ آغاز عدم حال
مین وہان بہت قلیل زراعت ہوتی ہوگی یا مطلقا نہین ہوتی
ہوگی ؛ شہادت زبانی جو بتائید کاغذات جمع واصلباقی صرف
بذریعہ رعایا اور گانتی داران مدعی کے گذرانی گئی ہی عدالت کی
رای مین وہ محض بے حقیقت اور غیر معتبر ہی ؛ اگر زمیندار
جسکی تبعیت مین مدعی دخیلکار ہی فی التحقیقت اُسکے اراضی
سے سنہ ۱۸۳۶ مین بیدخل کیا گیا ہوتا بس کچھ شک نہین
ہی کہ وہ نالش واسطے مداخلت اُسکے فیہا مین ایک مدت

مناسب کے جسوقت احوال مقدمہ سابق قرب وجوار کو تازہ یاد تھے ٭ اور جسوقت ثبوت پہنچانے مین کسی طرحکی اشکال واقع نہین ہو سکتی بھی درپیش کرتا ٭ اور مدعی نے اُسکے نالش رجوع نکرنے کی کوئی وجہ نہین بیان کر سکا ہی ٭ اسحاب عدالتکی رای مین مدعی مذکورکی شکایت فیصلہ صاحب مجسٹریت سے نادرست مستنبط ہوتی ہی ٭

درباب سرحد متنازعہ فیہ حال کے دو مرتبہ تدارک سرزمین وقوع مین آئی ہی ٭ اور وہ سرحد جو صاحب مجسٹریت نے سنہ ۱۸۳۶ مین متعین کیا ہی عدالتکی دانست نہایت قرین انصاف ہی اور سرحد مذکورہ بعد نہایت تدارک کے مشخص کی گئی ہی اور ایمن متعینۂ اعلی صدر امین نے سبب اس مقدمہ کے یہہ لکھا ہی کہ سرحد مشخصۂ مذکورہ از ابتدای ۱۰۰ برس سے جسوقت کے اراضی مداخلہ مدعی دخل مین راجۂ مذیہ کے تھی موجود ہی ٭ پس جو فیصلہ کہ بربنا دایسی تدارک سرزمین کے مبتنی ہوئی ہووے وہ بلا ثبوت کامل اور قابل اطمینان حقیت کے ہرگز مسترد نہین ہو سکتا ہی ٭ اور مدعی ویسا ثبوت نہین گذران سکا ہی ٭ بنابران حکم ہوا کہ فیصلہ اعلی صدر امین مع خرچہ بحال ہووے ٭

۲۳ دسمبر سنه ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر ریمولس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام ساکمان *

نمبر ۱۷۹ سنه ۱۸۵۳

اپیل ضابطه از فیصله صاحب جج شاه آباد ۲۸ جنوري سنه ۱۸۵۳ کے

مهاراجه مهیشر بخش سنگه بهادر (مدعی) اپیلانت

بهیکاری سنگه وغیره (مدعی علیهم) رسپاندنتان

بابو رما پرشاد راي وبابو گوبند چندر مکهرجه وکلاي اپیلانت

منشي امیرعلی ومستر کولبروک وکلاي رسپاندنتان

دعوی مقدمه بتعداد مبلغ ۴۱۰۸ روپیه ۲ آنه ۹ پائی کمپنی

مدعی مهاراجه مهیشر بخش سنگه نے بنام بابو بجهاون سنگه وبابو هرچرن سنگه وکالی چرن سنگه پسران اودهی سنگه وبهیکاری سنگه پسر بابو دیال سنگه وغیره کے واسطے مداخلت ۱۷۶ بیگه ۱۶ کتهه ۴ دهور اراضی مع واصلات از تاریخ بیدخلی اور واسطے استرداد فیصله ڈپوتی کلکتر بصیغه سرسری جسکی روسے اراضی مذکوره مدعی علیهم کو دلایا گیا تها رجوع کیا هی *

مدعی اظهار کرتا هی که موضع بهتولی ایک جاید اد غیر آبادي ساتهه دیگر جاید اد غیر اباد اور جنگل مشهور له پرگنه بهیا کے هی جسکا

بندوبست مالہا سال سے ساتھ موروثان مدعی کے ہوا ہی اور یہہ کہ بجانب جنوب موضع بھتنولی موضع اُجیارپور اور بجانب جنوب موضع اُجیارپور موضع بھمنایون واقع ہی؛ اور یہہ کہ درحین طیاری تھاک بست مدعی علیہم نے ایک خصومت درخصوص ۵۰ بیگہہ اراضی متعلقہ بھتنولی کے باین دعوی کہ وہ شامل اُسکے موضع بھمنایون کے ہی برپا کیا تھا؛ اور یہہ کہ مدعی نے دعوی بہ نسبت اُنہین ۵۰ بیگہہ اراضی کے دپوتی کلکٹر کے پاس جنہون نے انجام جریب کا کیا تھا ور پیش کیا تھا؛ مگر دپوتی کلکٹر نے دعوی مدعی کو نامنظور کیا اور تھاک کو قایم رکھا؛ اور اُنکے اِس فعل سے نہ صرف یہی کہ مدعی مذکور اُنہین اراضی سے جسکے لئے اُسنے آب نالش رجوع کی ہی محروم ہوا بلکہ دیگر اراضی سے بھی جو ایک حصہ موضع اُجیارپور کا ہی بیدخل ہوا؛ اور اِسلئے مدعی مذکور نے واسطے مداخلت اراضی مذکورہ مع واصلات از تاریخ بیدخلی نالش ہذا رجوع کی ہی *

مدعی علیہم اپنے جواب مین بیان کرتے ہین کہ اراضی مدعا بہای حال مدعی جسپر مدعی علیہم مذکورین بموجب فیصلہ دپوتی کلکٹر کے دخیل کار ہین؛ برابر سے اُنکے دخل مین بصورت ایک جزو اُنکے موضع بھمنایون کے ہی؛ اور یہہ کہ دعوی مدعی مبنی اوپر کئے

اغذات سرحد بابت سنہ ۱۷۹۷ اور سنہ ۱۸۱۱ طیار کردہ بہگت سنگھ امین کے ہی ۔ مگر اُن کاغذات سے کسی طرح اُسکے اظہار حال کی تایید نہین پائی جاتی ہی ۔ اور یہہ کہ مدعی نے در زمان اجرای کار جریب صرف بہ نسبت ۵۰ بیگهه اراضی کے دعوی کیا تھا ۔ اور اب وہ نسبت ۱۷۶ بیگهه اراضی کے دعویدار ہی ۔ اور اس سے صریح واضح ہوتا ہی کہ اُسکا دعوی مشتمل اوپر فریب کے ہی ۔

صاحب جج اپنے فیصلہ مین یہہ لکہتے ہین ۔ ۔ بہ نسبت رویداد مقدمہ واضح ہوتا ہی کہ مدعی نے بجز دو قطعہ کاغذ پیمایش بابت سنہ ۱۸۱۱ اور سنہ ۱۷۹۳ اور کوئی دستاویز واسطے ثبوت اپنے دعوی کے داخل نہین کیا ہی اور جبکہ کوئی معتبر شہادت دستاویزات اور کاغذ کی قسم سے بالکل معدوم ہو اور یا جبکہ ایسی شہادت جسکے ذریعہ سے نتیجہ کامل دریافت ہو سکے نہو تو ایسی حالت مین بہی مجرد زبانی بیان محض بے سود متصور ہوتا ہی ۔ جای افسوس ہی کہ گواہی گواہونکی اُس امر کے ثبوت کے واسطے جو کہ مدعی نے بیان کیا ہی ہر شخص جسکو کہ مقدور شہادت کے خریدنیکا ہو اور خصوصا صاحب ثروت اور ذی اختیار آدمی باسانی بہم پہنچا سکتا ہی ۔

علاوہ ازین واضح ہو کہ ہنگام پیمایش صرف نزاع دربارہ موازی ۵۰ بیگہہ زمین کے تھی اور اب خلاف اُسکے مدعی دعوی اپنا بہ نسبت ۱۹۷ بیگہہ زمین کے رجوع کر کے اپنے بیدخل ہونیکی کچھ تصریح نہین کرتا ۔ اور یہہ نہین بیان کرتا کہ کیونکر اور کسطرح اور کب بیدخل ہوا تھا ۔ اور صرف اِس قدر لکھتا ہی کہ بسبب اور بذریعہ امورات متعلقہ پیمایش کے بیدخلی اُسکی وقوع مین آئی تھی ۔ ایسے بے ٹھیکانے بیان سے جو کہ اطمینان کے قابل نہو اور جسکی ثبوت کے واسطے کوئی شہادت کامل اور معتبر نہو دعوی مدعی کی نسبت اشتباہ عاید ہوتا ہی ۔ اور یہہ بات بخوبی ظاہر ہی کہ مدعی نے کوئی ایسی دلیل قاطع پیش کیا ہی کہ جس سے مدعی علیہم کے قبض و دخل کی نسبت دست اندازی کی جاوی ۔ اِس مقدمہ مین ایک خاص ایسی بات پائی جاتی ہی کہ اُسکا بیان کرنا واجب ہی ۔ یعنی سات شخصون نے جو کہ بزمرۂ مدعی علیہم داخل تھے اول تو دعوی مدعی سے انکار کیا ۔ اور بعد ازان اُسکو قبول کر کے اقبال دعوی اپنا داخل کیا ۔ ایسا اقبال دعوی بنظر حالات مقدمہ بدانست اِس جانب قابل منظوری کے نہین ہی ۔ مدعی علیہم باہم مشرکا ہین اور مدعی دعوی کل محال کا کرتا ہی ۔ پس باین حالت برای این جانب

راست وصادق و درست ہونا عندیہ اُن مدعی علیہم کا جنہون نے اقبال دعوی داخل کیا ہی ناممکن معلوم ہوتا ہی ؛ اور اینجانب کو یقین کلی ہی کہ نام بردگان نے مدعیکی جانب سے کسی طرحکی ترغیب پاکر اقبال دعوی داخل کیا ہی ؛ برای اینجانب ایسے منصوبہ کو جو کہ علانیہ بطور سازش واسطے حصول مدعا کے ظہور میں، آیا ہو جایز رکھنا صریح بعید از مقتضای انصاف اور خلاف مقصد عدالت کے ہی ؛ پس بدانست اینجانب اس قسم کا اقبال دعوی قابل نامنظوری کے ہی ؛ اور مدعیکی طرف سے ثبوت کامل اور قابل التفات بمادۂ استحکام اسکے دعوی کے پیش نہین ہوا ہی نظر بران حکم ہوا کہ دعوی مدعی کا ڈسمس ہووے ”*

تجویز

بنا رضامندی فیصلہ صاحب جج مندرجہ سطور بالا مدعی عدالت ماتحت نے اپیل کیا ہی ؛ اور اپیلانت مذکور نے اپنے اپیل کو اسطرح موجہ گردانا ہی کہ فیصلہ صاحب جج بر خلاف ثبوت منسلکہ مثل کے واقع ہوا ہی *

عدالت کی رای اس بات مین ساتھ رای صاحب جج کے متفق ہی کہ اپیلانت نے حقیقت صحیح اور درست بہ نسبت

اراضی مدعی بہای حال کے مطلقا نہین دکھاسکا ہی ٭ کوئی ثبوت تحریری اِس طرح کا جسپر اعتماد کیا جاسکے نہین ہی ٭ کاغذات سرحد بابت سنہ ۱۸۹۷ اور سنہ ۱۸۱۱ سے کوئی بات ثابت نہین ہوتی ہی ٭ اور شہادت زبانی گذرانیدہ اپیلانٹ ایسی نہین ہین کہ صرف اُسیکی اعتماد پر دخیلکاری مدعی علیہ رسپانڈنٹ مین خلل ڈالا جاوے ٭

اور بہ نسبت اِس تقریر کے جو بربنیاد حالات بحضور عدالت کی گئی ہی ٭ یعنی یہ کہ ۷ آدمی منجملہ مدعی علیہم نے بعد از انکار اول انکو حقیت مدعی پر اقبال کر کے برطبق اُسکے ایک اقبال نامہ داخل کئے ہین ٭ عدالت اپنا اتفاق ساتھہ اصول مندرجہ مقدمہ مہاراجہ مہیشر بخش سنگہ مدعی اپیلانٹ بنام بھویا سنگہ وغیرہ منفصلہ عدالت ہذا مورخہ ۲۸ ماہ نومبر گذشتہ اظہار کرتی ہی ٭ جسکا حاصل یہ ہی کہ بالکل امور متعلقہ تعہد شخصی مین اقبال دعوی مدعی منجانب مدعی علیہم در خصوص اشخاص اقبال کنندہ کے ناطق متصور ہی مگر اُن مقدمات مین ویسا نہین متصور ہی جن مین امر تکراری ایسا ہو سوای امر اقبالی کسی شخص کے ہووے ٭ اور ایسے مقدمات مین اقبال اشخاص مذکورہ صرف بمنزل ثبوت کے متصور ہو سکتی ہی ٭ اور اُسپر

اُسیقدر اعتماد کیا جا سکتا ہی جسکا وہ لایق متصور ہووے *

اور مقدمہ حال مین ایشوی درپیشی عدالت یہہ ہی کہ ایا اراضی مدعی بہادر میان اُس جایداد کے ہی یا نہین جواب از ان مدعی علیہا ہی ۞ اور یہہ ایسا ایک امر ہی کہ جس سے یہہ مقدمہ بالتصریح بزمرہ اُن مقدمات کے محسوب ہوتا ہی جن مین اقبال فریقین قاطع اور ناطق متصور نہین ہی ۞ بلکہ صرف بمنزل ثبوت متصور ہی *

نظر بحالات مذکورہ اقبال مسطور کو عدالت بلحاظ انکار سابق دعوی مدعی منجانب اشخاص اقبال کنندہ مذکورین اُنکے اُس اقبال کو اصلا قابل اعتبار نہین سمجھتی ہی ۞ خلاصہ یہہ کہ عدالت کو ساتھہ رای صاحب جج کے اس مادہ مین اتفاق ہی کہ اقبال مذکورہ ناشی از فریب وسازش مفہوم ہوتی ہی ۞ پس ازانجا کہ اپیلانت نہ ازروی ثبوت تحریری اور نہ ازروی ثبوت زبانی اپنی حقیت کو بہ نسبت اراضی مدعی بہا کے ثابت کر سکا ہی ۞ اسلیئے حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج مع خرچہ بحال ہووے *

۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۲۷۵ سنہ ۱۸۵۵

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ اعلی صدر امین ضلع تپرہ ۲۰ مي سنہ ۱۸۵۵ کے

محمد غازی چودھری وغیرہ (مدعیان) اپیلانٹان

کالی کنول رای وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنٹان

بابونیکشن مکھرجہ وبابو رما پرشادرای ومسترنارمن وکلای اپیلانٹان

بابوشمبھوناتھہ پنڈت وکیل رسپانڈنٹان

تعداد دعوی مبلغ ۵۸۳۰ روپیہ ۹ آنہ

رای کالوین صاحب واسکا نس صاحب* — یہ مقدمہ جو بالفعل بحضور ہم حاکمان پیش ہی (سر) مین عدالت ماتحت نے حقیت اظہاری رسپانڈنٹان کو بہ نسبت مقابضت اراضیات انکے بر بنیاد محال مقرری بموجب مراد دفعہ ۴۹ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ بمضرت دعوی مرجوعہ مدعیان اپیلانٹان در مادہ اٹھادینے رسپانڈنٹان کو محال سے بتقویت اُن حقوق کے جو مدعیون کو بطور خریدار تعلقہ رسپانڈنٹان درحالت عمل آنے نیلام بموجب قانون ۱۱ سنہ ۱۸۲۲ واسطے ادای باقی مالگذاری کے حاصل ہوا بحال رکھا ہی * تعلقہ اران رسپانڈنٹان بنیاد محال کو اپنے اوپر اس پتہ مرقومہ ۱۲ کارتک سنہ ۱۱۸۵ کے نشان دیتے کہ بذریعہ جس پتہ کے اراضیات مندرجہ پتہ مفوض ہوئے تھے اور بموجب شرط

مندرجہ جسکے یہہ قرار داد ہوا تھا کہ جسوقت اراضیات اباد کئے جاینگے اسوقت جمع نشست عمل میں آویگا علاوہ برین رسپاندنتان قطعہ دول بندوبستی مرقومہ ۹ بیسا کہہ سنہ ۱۱۸۷ جو ..جمع ۸۵ روپیہ ۱۵ آنہ ۱۲ پائی کے خزانہ مقرر ہونا شعر ہی داخل کرتے ہین ۔ بالفعل ہم حاکمان بہ نسبت اِن دلیلونکے یہہ لحاظ کرتے ہین کہ حسب اظہار خود رسپاندنتان محال اُنکا از روی دفعہ ۴۹ آئین ۸ سنہ ۱۷۹۳ محفوظ نہین ہی ۔ دفعہ مذکور صرف اُن مقرری تعلقہ جات کو جو ما قبل بندوبست دوامی ۱۲ برس .. بجمع مقررہ مالگذاری ادا ہوا از دیاد خزانہ سے محفوظ رکھتا ہی از روی دفعہ دوم قانون مذکور شروع بندوبست دوامی کا ابتدای سنہ ۱۱۹۷ یا سنہ ۱۷۹۰ و ۹۱ کے معلوم ہوتا ہی اور اُسی لحاظ سے ہرگاہ کہ دلیل رسپاندنتان بذریعہ جسکے خزانہ مقرر ہوا مرقومہ سنہ ۱۱۸۷ کی ہی اسکا ثبات مین وہ زاید از ۱۰ برس سیوای اول سال بندوبستی کے عرصہ نہین پہنچا ہی گو وہ تتمہ کہ .. س مین جمع مقرری نہین ہوا مابین ۱۲ سال کے پڑتا ہی ۔ اسواسطے ہم حاکمان یہہ ٹھہراتے ہین کہ بموجب قانون رسپاندنت لوگ اپنے محال پر بہ جمع خزانہ مقررہ اظہاری اپنے دخل کرنیکا مستحق نہین ہین مگر دوسرا امر ہم حاکمان یہہ قیاس کرتے ہین کہ

مدعیان اپیلانٹون کا استدعا درباب اُتھادینے رسپانڈنٹون کو
اراضیات سے اُنکے منظور نہین کیاجاسکتاہی؛ از روی اُن کاغذات
جوسررشتہ کلکٹری سے ضلع تپرہ کے حاصل ہوا کر جسکی صحت
پر ہم حاکمان کو کوئی وجہ بی اعتمادی کی ملحوظ نہین وجود محال بذریعہ
حساب تحصیلی شخص سنہ اول تا سنہ ۱۲۰۸ کے اور بذریعہ
استمیت یعنے جمع بندی زمینداری تا سنہ ۱۲۰۳ کے بناد یاگیاہی؛
سنہ ۱۲۰۳ سے بی شک تعلقدارونکا بلا ناغہ قبضہ کاری چلاآتا
ہی اور ہم حاکمان تصور کرتے ہین کہ ہم لوگونکو مجوزا ستنباط اس
امر کے ہونا چاہیئے کہ وجود محال کا ایسی تاریخ مین ہی جیسا کہ
رسپانڈنٹ لوگ بنیاد اُسکا سنہ ۱۱۸۵ مین ہونا تعین کرتے
ہین؛ سنہ ۱۲۰۳ مین تعلقہ سے ایک برس ۸۵ روپیہ زمیندارون کو
یافت ہوا اور یہ امر تصور کرنا غیر ممکن ہی کہ ۱۵ یا ۲۰ برس
پہلے اُسپر عمل کیاگیا تھا؛ اِسحالت مین درمادہ قباحت تصدیق
ایک دستاویز مرقومہ زاید از ۷۵ برس ماقبل کے کچھ لحاظ کیا
چاہیئے مگر یہ واقع ہوتاہی کہ اُس مقدمہ قبل دو شخص گواہ کہ
جنکا سن مابین ۹۰ اور ۱۰۰ برس کے دال ہی حاضر رہناحین
تحریر پتہ سنہ ۱۱۸۵ کے ظاہر کرتے ہین اور یہ امر از راہ نادرستی
کے کہانہین جاسکتاہی کہ اگر تعلقدارونکو اختراع کرناپتہ کامنظور تھا

تووے لوگ امکانا اُس بتہ برماقبل سنہ ۱۸۵۱ کے بخوبی تاریخ دے سکتے تھے ثہملوگو نگاقوی اعتماد جو اوپر قدامت بنیاد تعلقہ کے ہی وہ کاغذات سے سررشتہ کلکٹری کے ٹھہرایا گیاہی اور ہم حاکمان دریافت کرتے ہین کہ صحت اُسکا صاحب جج ضلع کے پاس ایک ہمقالب مقدمہ مین جو اُنہون نے بتاریخ ۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۵ فیصل کیاہی متحقق ہوا ہی بس ہم حاکمان یہہ امر ثابت ٹھہراتے ہین کہ تعلقہ جات رسپاند نتّان بر بصورت وراثت دخیلکاری تعلقداران ۷۰ یا زیادہ برسون سے چلاآتاہی اور ہم حاکمان برظاہر ہی کہ وہ تعلقہ از قسم مندرجہ دفعہ ۸ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ کے ہی اور یہہ کہ نیلام خریدار بموجب دفعہ ۳۲ قانون ۱۱ سنہ ۱۸۲۲ بہ نسبت دخیلکاری تعلقداران کے حرج کرنے سے ممتنع ہی بس ضرور تایہہ فیصلہ مانع کوئی نالش بیشی خزانہ کاجوابہلانت لوگ اپنے شاملی رعیتون پر رجوع کرنا مناسب سمجھین نہین ہی *

ہم حاکمان بوجوہ مذکورہ بالا اُس مقام فیصلہ صدر امین اعلی کو جو مشعر منظوری خزانہ مقررہ تعلقہ رسپاند نتّان کے ہی ترمیم کرتے ہین اور ازروی اِن حالات کے اشخاص مقدمہ اپنااپنا خرچہ بابت ہردو عدالت کے دیوینگے *

رای ناریس صاحب * — یہ مقدمہ از طرف اپیلانتان بقرار زمینداری بذریعہ خریدگی بہ نیلام باقی خزانہ تپہ درگاپور پرگنہ مشیش اباد بامید دلاپانے دخل معہ واصلات ابتدای تاریخ خرید کے اُنکے بابت تین دون ایک کانی سولہ گنڈہ اراضی کے جو مدعی علیہم رسپانڈنتان حقیت مقرری رکھنا دعوی کرتے ہین رجوع ہوا * عدالت ماتحت نے بمنظوری اصلیت پتہ جنگل بری مرقومہ ۹ بیساکھ سنہ ۱۱۸۵ بنگلہ کے اور قطعہ دول بابت اُسی تاریخ سنہ ۱۱۸۷ بنگلہ اور داخلیجات خزانہ جو ابتدای سنہ ۱۱۸۷ لغایت سنہ ۱۱۸۸ زمیندارونکے گماشتہ کو ادا کیا گیا تھا اور دو قطعہ رسید خزانہ سنہ ۱۲۰۸ بنگلہ مین نزدیک شخصی سر اول جانب صاحب کلکٹر کے دیا گیا کہ جنکے تحت ذمہ مین حین تحصیل خاص کے زمینداری درآئی تھی مقدمہ کو ڈسمس کیا ہی * اور ظاہر ہی کہ بلحاظ ادنی زمیندار کے اُسوقت بہ نسبت اُن سب بندوبستونکے جو بموجب مراد قانون ا سنہ ۱۷۹۳ بحق اُنکے مفید ٹھہرے دریافت کرنیکا موقع نہین ہوا * صدر امین اعلی ان دلیلونکو از روی نقل قطعہ کاغذ مداخلہ رسپانڈنتان کے جو کاغذ درمادہ داخل دفتر کیا جاتے سنہ ۱۲۰۳ بنگلہ مین بہ کلکٹری ضلع تابرہ بموجب شرط دفعہ ۴۸ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ کے مشعر ہی ثابت ٹھہراتے

ہین شرائط موصوف الیہ اوپر شرط بندوبست کے استدلال
کرتے ہین جو کہ قبولیت زمینداران مرقومہ سنہ ۱۲۰۹ بنگلہ مین
مندرج ہی اور ازروی جسکے وی لوگ درمادہ عدم دست
اندازی اوپر مقرری شاملی تعلقجات زمینداری کے کہ جسکا
وی لوگ اُسوقت بندوبست کئے تھے باخود اعہد کئے *

مسٹر ناریس وکیل اپیلانٹان یہہ عذر کرتا ہی کہ صدر امین
اعلی ثبوت کو تمام ترنامعتبر ٹھہرائے ہین وہ بہ نسبت ٹہہ بابت
سنہ ۱۱۸۵ بنگلہ اور دول بندوبستی بابت سنہ ۱۱۸۷ بنگلہ واسطے
اظہار اِس امر کے استدلال کرتا ہی کہ ٹہہ مذکورہ مین درباب
مقرر رہنے اُسوقت کسی جمع کے مندرج نہین اور الفاظ مندرجہ
دول بندوبستی جو درباب مقرر رہنے جمع کے دلالت کرتا ہی
ازروی اسکے ظاہر ہی کہ مابعد تحریر متن دستاویز کے وہ سب لفظ ایسا
طریق پر داخل کئے گئے جیسا کہ کل دستاویز نامعتبر ٹھہرے * وکیل
مذکور اظہار دو شخص گواہون کا بھی جو عدالت ماتحت مین لیا گیا
پڑہتا ہی ایک شخص کا سن ۹۴ اور دوسرا شخص
سن ۹۶ برس ہی وی لوگ حاضر رہنا سنہ ۱۱۸۵ مین جب
زمیندار اُسوقت کا ٹہہ لکھہ دیا بصراحت تمام بیان کرتے ہین *
وکیل رسپانڈنٹان جواب مین اپنے یہہ مباحثہ کرتا ہی کہ دستاویزات

سررشتہ کلکٹری کے اصلیت پٹہ اور دول ثابت ہوتی ہی ۔ علاوہ برین وے لوگ اوپر قطعہ فیصلہ مرقومہ ۱۱ ماہ مئی سنہ ۱۸۵۵ مشتہرہ صدر امین اعلی کے استدلال کرتے ہین کہ ازروی جس فیصلہ کے صاحب جج ضلع نمبرہ فیصلہ سابق صدر امین اعلی کو مسترد کئے تھے ۔ اور فیصلہ مذکور کے روسے پٹہ جات اور دول جو بالفعل درمادہ محالات شاملی متعلقہ یہی زمینداری متدعویہ انہین اشخاص کے داخل ہوئے نامنظور ہوے تھے مگر صاحب جج ازروی معتبر ثبوت تحریری جو مقدمہ مذکور مین گذرانی گئی اُن دلایل کو قرار واقعی مصدق ٹھہرائے تھے *

ہمارے نزدیک ظاہر نہین فیصلہ مصدرہ صدر امین اعلی موید اُس ثبوت کے ہی جو بتقویت محال مقرری موافق تحقیقات عمل اور وہ موصوف الیہ کے گذرانا گیا ۔ موصوف الیہ اپنے فیصلہ مین لکھتے ہین کہ نیلام خریدار بہ نسبت اراضیات متعلقہ پٹہ کے دعوی نہین کرسکتا ہی چنانچہ اسی توجیہ سے اُنہون نے مقدمہ کو ڈسمس کیا ہی ۔ اس فیصلہ پر بھی یہہ لحاظ کیا چاہئے کہ اُس نالش مین جو بنام نیلام خریدار بر بنیاد مقرری یا محال متوسط فیمابین اُسکے اور رعایا کے رجوع ہوا اور ازروی جسکے دست اندازی کرے اوپر کل حقوق نیلام خریدار جو بذریعہ خریدار اُسکے

رعایا پر حاصل ہوا ہے۔ قاعدہ بموجب بندوبست ۱۰ سالہ کے نہایت
ضرور ہی کہ دربارہ ثبوت درمادہ وجود ایسے محال.. جمع مقررہ
۱۲ برس ماقبل ایام بندوبست کے اُس شخص پر منحصر ہی جب
کہ جو دعوی مقرری کا کرتا ہی ۔ اِس مقدمہ مین پتہ اور دول جو
پیش کئے گئے گو تصور کیا جای کہ وہ سب دلیل اصلی ہین اور
فی الواقع اُسوقت مین لکھے دئے گئے کہ جسوقت عمل ان تحریرات دلیلونکا
مضمون سے اُنکے معلوم ہوتا ہی مگر وہ سب دلیل بحضرت نیلام
خرید ار موافق مراد قانون کے موثر حقیت مدعاعلیہم کے رہنا ظاہر
نہین ہوتا ہی ۔ دلایل جس طور سے مندرج ہوے اُس سے
ظاہر ہی کہ سنہ ۱۱۸۵ مین (جسوقت پتہ دیا جانا بیان کیا گیا ہی)
کچھ جمع مقرر نہین تھا ۔ برخلاف اُسکے پتہ سے ظاہر ہی کہ آیندہ جمع
مقرر کیا جایگا اور صرف سنہ ۱۱۸۷ کے دول مین درباب جمع مقررہ
کے مصرح ہی چنانچہ کاغذ مذکورہ سے اول دفعہ شروع تقرر
جمع کا ظاہر ہوتا ہی ۔ جس سال بندوبست دہ سالہ بموجب
منشای قانون اول سنہ ۱۷۹۳ کے متاثر ہی وہ سنہ ۱۷۹۰ ؛
یا سنہ ۱۱۹۷ بنگلہ ہی مگر دلایل در پیشی سے رسپاند تنار
اِس مقدمہ کے ۱۰ برس ماقبل بندوبست ۱۰ سالہ کے وجہ
جمع مقررہ کا ہم حاکمان کے نزدیک ظاہر ہی حالانکہ حکم قانون یہ

ہی کہ ۱۲ برس ماقبل بندوبست ۱۰ سالہ کے وجود جمع مقررہ کا
ہونا چاہئے۔ یہ امر خود مانع صحت اُس مقام فیصلہ صدر امین
اعلی کے ہی جس مقام پر اپیلانتان بخصوصیت تمام مدار اپیل
کا اپنے کئے ہیں اور جس مقام میں یہ مذکور ہی کہ نیلام خریدار
بہ نسبت اراضیات مدعی بہا کے دعوی نہیں کر سکتا ہی یعنے اِس
سبب سے محروم کرنا اپیلانتان کو از دیاد جمع سے بحال کے مقصود
ہی۔ فیصلہ عدالت ماتحت صرف اِس وجہ سے لایق بحالی کے نہیں کیونکہ
جو کچھ دعوی مدعی علیہم بہ نسبت دخیلکاری در حالت عمل آنے نئی جمع
نشست کے ہو بہر صورت وے لوگ از روی اُن دلایل کے جو وے
پیش کئے ہیں بہ نسبت حقیت عامہ نیلام خریدار کے بالاستقلال
قابض نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوتا ہی کہ اِس مقدمہ میں
ماورای تجویز شرط مندرجہ پتہ یادول کے دلایل مذکورین بلحاظ
حد مدارک و تنقیح صدر امین اعلی بموجب وجوہات مستند لکے
اُنکے اسی طریق پر مثبت متصور ہی جیسا کہ اُن دلایل کو بمضرت
حقوق نیلام خریدار معتبر ٹھہرایا جاوے۔ صورت سے اُن دلایل
کے غیر اصلیت اُنکی ظاہر ہی۔ وکیل اپیلانٹ جو درباب زبانی
ثبوت اُن دو شخص گواہ ہونے جو لوگ حاضر ہو کر بہ بیان دیکھنے
دستخط پتہ اور عمل آنے تحریر اُسکی ۹۰ برس آگے بذریعہ

زمیندار ان کے بعد اوت مظہر ہین تقریر کرتا ہی از روی اُسکے دلایل مذکورین پر صرف نا اعتمادی پیدا ہوتی ہی کیونکہ ثبوت منظوری دلایل عرصہ مابین کے موجود نہین اور بربنیاد دلایل مذکورین کبھی گواہی نہین لیا گیا اور یہ کہ وہ سب دلایل تا تاریخ تنازع حال کے کبھی بر ملا داخل نہین ہوئے ؛ سالہاء واخلجات ابتدای سنہ ۱۱۸۷ لغایت سنہ ۱۱۹۸ کے جو بدلیل موافق حالات کے درپیش ہوئے بہ نسبت صداقت پتہ ردول کے معتبری ثبوت ہی بعید ہی ؛ اور علاحدہ نقول کاغذات جو باظہار لیا جانے سررشتہ کلکتری سے ضلع تپرہ کے داخل ہوئے ہین بہ نسبت اُن کاغذات کے تحقیقات عمل مین نہین آئی چنانچہ ہماری دانست مین وہ سب کاغذات بمضرت کل حقوق نیلام خریدار کے دلیل معتبر ملحوظ نہین درحالیکہ اصل پتہ اور ردول خواہ اُس وقت کہ جب کاغذات مذکورین داخل ہونا مشتہر ہی یا کسی مقدمہ تجویزی مین یا کسی تدارک مین ابتدای تاریخ مذکور تا زمان حال کے تصدیق ہونا ظاہر نہین ہوتا ہی ؛ بلحاظ از بسکہ نا اعتمادی اوبر وضع بنیاد ثبوت تحریری کے جو طرف سے مدعی علیہم کے گذرانے گئے یعنے پتہ اور ردول اور سالہاء واخلجات ابتدای سنہ ۱۱۸۷ لغایتہ سنہ ۱۱۹۸ بنگلہ اور بھی بلحاظ اُس اظہار کے

جو اِس بیان سے کیا گیا کہ مدعی کے مورث اصل زمیندار سنہ نیلامی کے تھے ہماری دانست میں یہ متصور ہی کہ نقول کاغذات جو سررشتۂ کلکٹری سے لیکر داخل کیے گئے اُن سب کاغذات کو بطور ایسے ثبوت کے تسلیم کیا چاہیے کہ وجود محال کا گو اُس تاریخ میں ہی جو ان میں مندرج ہو اگر صرف مابعد عمل آنے تحقیقات موادِ در مادۂ فی الواقع داخل دفتر ہونے اُسوقت میں جو مضمون سے اُن کاغذات کے ظاہر ہی مستنبط ہوتا ہی یا یہ کہ دلایل مذکورین نزدیک اہالیان مال کے بطور کاغذات مصدق ٹھہرے تھے ۔ کچھ ثبوت یا تدارک اِس امر کی عمل آنا یا گذرایا جانا ظاہر نہیں اور یہ امر نہایت ضرور ہی کہ جب کوئی فریق سررشتۂ کلکٹری سے ملاحظہ کاغذ جو دوسرا مشتبہ ثبوت تحریری کے موئد ہونا دیکھلایا جاے حاصل کرے جیسا کہ اِس مقدمہ میں عمل آیا ہی تو بہ نسبت صحت و صداقت اُس کاغذ کے ثبوت معتبر گذرانا چاہیے ۔ نقال استصیت یعنے حساب امدنی تحصیل زمینداری جو اِس مقدمہ میں پیش کیے گئے ہیں اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ بموجب مراد دفعہ ۴۸ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ کے بسنہ ۱۲۰۳ بنگالہ بسررشتۂ کلکٹری داخل ہونے تھے ۔ نقال قبولت بابت بندوبست کامل جو ساتھ زمینداروں کے عمل آیا تھا

جنکو مدعیان رسبانڈ نشان بھی داخل کئے ہین وہ مرقومہ سنہ ۱۲۰۹
بانگلہ کے ہی اسس سے ظاہر ہی کہ شرو ط بندوبست دہ سالہ
متجانب زمیندا ران تا سنہ مذکور داخیر کے قبول نہین کیاگیا تھا ۔ دفعہ
۴۸ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ ایین مذکور ہی کہ جسب کاغذات بموجب مراد
آئین مذکور زمیندارون سے طلب کیاگیا وہ سب بعد اختتام بندوبست
کے واپس دیاجاویگا ۔ ہمارے نزدیک بالفعل اصلا غیر مصرح رہتا
اسس امرکا ظاہر ہی کہ استعفیت کس طرح سے سنہ ۱۲۰۳ مین
داخل ہوا جبکہ زمیندار لوگونکا بندوبست مذکورہ مین راضی رہنا
ظاہر نہین ہوتا ہی ۔ یہہ اختلاف لایق بیان کے ہی مگر ہم واسطے
دیکھلانے ان مراتب کے استدلال کرتے ہین کہ ثبوت
درمادہ اسس محال کے کسقدر نامعتبر ہی جو محال کہ سررشتہ
کلکتری کے علاحدہ کاغذات کے نقول مین پایا جاسکتاہی اور
یہہ کہ کسقدر ضرور ہی درباب اسس امر کے جوسب اشخاص
نالشی رجوع کرین اُنکو چاہیئے کہ بہ تحقیقات قرار واقعی درمادہ
صداقت اصلی کاغذات کے ثبوت گذرائین ۔ جو حقیت کہ مدعی علیہم
رسبانڈ نشان ظاہر کئے ہین وہ موجود نہین ہی ۔ یہہ لحاظ کیا چاہیئے
کہ رعیت خود کاشت یاباہی کاشت کو فیمابین نیلام خریدار اور رعایا
کے متوسط ہونیکا اختیار ہی مگر تاکہ وے لوگ موافق قانون سربنیاد

دلیلیں معتبر در مادہ متوسط ہونے اور باز رکھنے نیلام خریدار کو یکسر تحصیلیں سے خزانہ کے حقیقت اپنی ثابت نکر سکین تبتک اُن لوگونکو بطور مذکور متوسط ہونیکا اختیار نہین ہی * معلوم ہوتا ہی کہ دخل رسپاندنتان بہ بنیاد ایسے دلیلونکے جو بالفعل پیش کئے گئے اور بربنیاد جن دلیلونکے وے لوگ اپنی حقیقت کو ظاہر کئے ہین بحال رکھا نہین جاسکتا ہی * بہ اور دول جو وے لوگ پیش کئے از روی اُسکے ہماری رای مین ایسی حقیقت جیسا کہ وے لوگ ظاہر کرتے ہین ثابت نہین ہوتی ہی حالانکہ بربنیاد اُن دلایل کے وے لوگ اپنی حقیقت کو ظاہر کئے اِس جانب کو بنا معتبری تمام تر بہ نسبت اصلیت پتہ اور دول کے یہہ مقصور ہی کہ مدعی علیہم رسپاندنتان بربنیاد ایسی ثبوت کے جیسا کہ وے لوگ گذرانے ہین بمضرت نیلام خرید اوز دعوی کسی حقیقت کی نہین کر سکتے ہین اور یہہ کہ فیصلہ صدر امین اعلی در مادہ خیانکاری کے بھی مسترد ہونا چاہیے *

۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * آید ورد الگزندر رسمویلس صاحب * دیودا نگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۴۷۹ سنه ۱۸۵۳

اپیل ضابطه اوپر فیصله علی صدر امین پٹنه مورخه ۵ ستمبر سنه ۱۸۵۳ کے

راجه مودنراین سنگه (مدعی علیه) اپیلانت

سماة امیرالنسابیگم وغیره (مدعیان) رسپانڈنتان

بابو رما پرشاد رای وبابو شمبهوناتهه پندت

ومستر الن وکلای اپیلانت

منشي امیرعلی وبابوکشن کشورگهوس وکلای رسپانڈنتان

نالش بتعداد ۱۸۵۳۲ روپیه ۵ آنه ۳ پائی کے

مدعیان اس مقدمه کے میرعبدالله متوفی کے قایم مقام هین اور متوفی مذکور کوٹهی وال معروف باشنده شهر پٹنه تها اور مدعی علیه راجه مودنراین سنگه موضع ڈکاری متعلقه ضلع بهار کا زمیندار هی*

یه مقدمه بابت اُس روپیه کے هی که جو حسب اسنادات مدعی علیه مدعی نے دیا تها*

عرضی نالش مین مذکور هی که مدعی علیه مذکور نے میرعبدالله سے یه التماس کیا تها که اُس کے لیئے کنهیالعل سے ایک عدد سر پیچ وکلغی مرصع الماس خرید کرے بموجب اُسکے میرعبدالله مذکور اجناس مذکورین کو خرید کرکے معرفت ۳ آدمی ملازم اپنے مدعی علیه کے نزدیک بهیجا تها مدعی علیه مذکور نے اجناس

مذکورین کو اپنے نزدیک رکھکر ۲۱ پوس سنہ ۱۲۵۱ فصلی کو قطعہ خط بنام میر عبداللہ اس مضمون سے لکھا کہ مبلغ ۴۰۰۰ روپیہ سکہ قیمت اجناس مذکورین کنہیا لعل کو دیوے اور خط مذکور مین یہ بھی مندرج تھا کہ بتاریخ ۳۰ بیساکھ سنہ ۱۲۵۱ فصلی مبلغ مذکور ادا کیا جاویگا در صورت عدم ادای مبلغ مذکور سود اسکا اسی دن سے روز وصول تک دیا جاویگا یہ بھی ظاہر کیا گیا ہی کہ میر عبداللہ مرحوم بموجب لکھنے مدعی علیہ کے مبلغ ۴۰۰۰ روپیہ سکہ بتاریخ ۲۴ پوس سنہ ۱۲۵۱ کنہیا لعل کو دیکر اپنی کھاتہ بہی مین بنام مدعی علیہ خرچ لکھا تھا اور کنہیا لعل کو روپیہ دیتے وقت اسی روپیہ سے سود اسکا از ابتدای ۲۴ پوس لغایت ۲۹ بیساکھ سنہ ۱۲۵۱ فصلی منہا کر لیا تھا یہ ظاہر کیا گیا ہی کہ مبلغ مذکور مدعی علیہ سے طلب کیا گیا تھا اور مدعی علیہ نے اسکو قبول کیا تھا لیکن چونکہ مدعی علیہ نے مبلغ مذکور کو ادا نکیا اسواسطے مدعی واسطے دلوا پانے اسکے مع سود سیکڑہ ۱۲ روپیہ کے حساب سے نالش بدارجوع کیا٭

مدعی علیہ کہتا ہی کہ بالکل اظہار جھوٹھ ہی اور سر پیچ اور شیخی خرید کرنے سے یا میر عبداللہ کو بذریعہ خط یا دوسری طرح قیمت اسکی دینے کی اجازت دینے سے منکر ہی ٭

صدر امین اعلی نے گواہی گواہان مدعی پر اعتماد کر کے اور خط مدعی علیہ مرقومہ ۲۱ پوس اور کہاتہ جو میں جمع ہونا زر مدعی بہا کا راست تصور کر کے مدعی کے حق ڈگری صادر کیا۔

۴ خط مذکور کے جس قدر مضمون پر مدعی دعوی اپنی مبنی کرتا ہی وہ حسب ذیل ہی —

"میر صاحب مشفق مہربان توجہ فرمای مخلصان زاد لطفہ

"بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات مبرہن ضمیر منیر باد چون یکصد و سی پیچ کاغذی مرصع الماس کہ حسب استدعای مخلص از مالک آن گرفتہ مہربانی فرمودہ بودند رسیدہ و پسند مخلص افتاد چنانچہ مخلص اراہ بقیمت مبلغ ۴۰۰۰ روپیہ کلدار خرید ساختم چشم آن دارم کہ مبلغ ۴۰۰۰ روپیہ زر قیمت مذکور بمالک مال مرقوم از طرف مخلص از کوٹھی خود مہربانی فرمایند مخلص بتاریخ ۳۰ بیساکھ سنہ ۱۲۵۱ فصلی مبلغ مذکور فرستادہ خواہم داد اگر بکدام سبب در فرستادن مبلغ مرقوم توقف رو خواہد داد در آن حالت مبلغ مذکور مع سودش از تاریخ مذکور تا تاریخ وصول نزد آن مشفق فرستادہ خواہم داد ——— تحریر فی التاریخ ۲۱ ماہ پوس سنہ ۱۲۵۱ فصلی" *

خط مذکور میں دستخط نہیں ہی لیکن اسپر ایک مہر ثبت

ہوئی ہی جو راجہ مودنرائن کی مہر کرکے مشتہر ہی مگر مہر ہذا
بذریعہ دریپشی دوسرے خطوط مہری مدعی علیہ یا از روی دوسری
کسی خارجی وستقال دلیل کے ثابت نہین کی گئی ہی ۞ اور نہ
اُنکا نسو کوا و ہر گواہی اُن گواہان کے جو یہہ کہتے ہین کروے سربمہر
اور کھائی کو تناری مین لے گئے تھے اور خط ہذا مدعی علیہ کے ہاتھہ سے
پاتے ہین اعتماد ہوسکتا ہی ۞ کیونکہ سوای ایک شخص کے وے
بالکل مدعی کے نوکران ہین اور وے لوگ جیسا کہ چاہیئے سو اُس
سے بھی زیادہ ثابت کیا چاہتے ہیںن چنانچہ راجہ کی ملاقات مین
جو کچھہ واقع ہوا تھا پیادہ لوگ بھی اُسکے جمیع مراتب سے
بخوبی واقف رہنا ظاہر کرتے ہین اور جس امر کو دوسرے
سب گواہان نے بیان کیا ہی سو صرف ایکہی امر کے ساتھہ متعلق
نہین ہی بلکہ یہہ قرض کے سب حال و امورات کو بتاتے ہین
اور حالات کو اُسکے بھی بعد انقضای ۱۰ برس کے اِس صورت
سے بیان کرتے ہین جیسا کہ کل گذرا ہی ۞

اگر مدعی کا اظہار اور اُسکے گواہون کی گواہی راست ہی
تب صاف ظاہر ہی کہ قبضہ مین اُسکے بہت سی دلیلین درخصوص
صداقت خط مذکور اور خرید زیورات کے موجود ہین اور اُسکو
دریپش کرنا اُسنے مناسب نہ سمجھا ۞ گواہون کی گواہی اور

عرضی نالش سے واضح ہی کہ درمادہ خرید سر پانچ کے فیمابین
فریقین ماقبل اسکے بھی خط کتابت ہوا تھا اور خط اول راجہ
مورخہ ۱۳ پوس کا ہونا ظاہر کیا گیا ہی اور یہہ بیان کیا گیا ہی کہ
مہر عبد اللہ نے ۱۶ پوس کو جواب اُسکا لکھا تھا؛ مدعی پر خط اول ۴
مدعی علیہ درپیش کروانایا کہ وجہ عدم ادخال اُسکی ثابت کرنا
اور بھی خطوط بہی سے جواب اُسکا جو کہ لکھا جانا ظاہر کیا گیا ہی
ثابت کرنا ضرور تھا؛ لیکن مدعی نے اِن مراتب کو ثابت نہین
کیا بنابران مراتب مذکور اوپر نامعتبری دعوای مدعی کے دال
ہی؛ اِسکو بھی خیال کرنا چاہئے کہ ۲۴ پوس کے خط مین پیشتر
کوئی خط وصول ہونیکا کچھ ذکر نہین ہی اور اُسی خط مین قیمت
کاغذی اور سر پانچ مبلغ ۴۰۰۰ روپیہ سکہ مندرج ہی لیکن کھاتا
بہی مین کہ حال اُسکا بعد ازین بالتخصیص بیان کیا جاویگا یون داخل
ہی کہ کنہیا لعل کو ۴۰۰۰ روپیہ مروجہ دیا گیا ہی اور اِنجانون کو
کوئی وجہ کافی اِس امر کی بھی کہ راجہ مودنراین سنگہ کو سود مبلغ
مذکور صرف ۳۰ بیساکھہ سے اور اُسکے پیشتر کا سود کنہیا
لعل کو کیون دینا ہوویگا دریافت نہین ہوتی ہی ؂

بر تقدیریکہ تسلیم کیا جانیکے بھی کہ لکھنا خط کا ثابت ہی اُس
سے صرف یہی ظاہر ہوویگا کہ روپیہ دینے کے واسطے قطعہ خط

لکھا گیا تھا مگر اس قسم کے مقدمہ میں دین ثابت کرنیکے لئے مدعی کو یہہ ثابت کرنا ضرور و لازم تھا کہ بموجب لکھنے مدعی علیہ کے روپیہ دیا گیا ہی مگر اس امر کو مدعی اصلا ثابت نہین کرسکا اور بیان سے وکیل مدعی کے ظاہر ہی کہ صدر امین اعلی خط مذکور کو تمسک تصور کر کے ثبوت دادستد روپیہ طلب نکرنیکے جہت سے مدعی مغالطہ مین گرا تھا لیکن صدر امین اعلی کے دوسرے ایشو سے صاف ظاہر ہی کہ موصوف نے اسبات کو خوب گرفت کر کے مدعی سے ثبوت اس امر کہ میر عبد اللہ نے قیمت سرپلیچ بایع کو دیا ہی طلب کیا تھا ۞ اور بموجب اسکے مدعی نے ثبوت بھی گذرانا تھا مگر وہ اصلا قابل اعتماد کے نہین تھا کیونکہ وہ صرف اظہار زبانی اُن لوگون کا ہی کہ جو لوگ حسب اظہار مدعی کنھیا لعل کے نزدیک ۲۴ پوس کو روپیہ لے گئے تھے مگر اس روپیہ کی کوئی رسید نہین ہی بنابرآن یہہ قابل اعتماد نہین ہی کہ اسقدر روپیہ نوکرون کے ہاتھہ بغیر طلب اور لیے رسید گیرندہ روپیہ کے بھیجا گیا ہی ۞ ماسوای اسکے کھاتہ بہی مین بھی تاریخ ۲۴ پوس مندرج نہین ہی ۞ اور کنھیا لعل متوفی کے قایم مقامون کو طلب کیا گیا ہی کہ وے کھاتہ بہی اپنی لاکر فروخت سرپلیچ و وصول روپیہ ثابت کرنے کے لئے حاضر آوین ۞

کھاتہ بہی کا صرف وہی ایک رقم ثابت ہی جوکہ تاریخ ۳۰ بیساکھ
سنہ ۱۲۵۱ کا لکھا ہوا ہی اور وہ حسب ذیل ہی — "بتاریخ ۱۵ سودی
ماہ بیساکھ خرچ راجہ سود نراین سنگہ مبلغ ۴۰۰۰ ہزار روپیہ
مروجہ بابت خرید کلغی و سرپیچ الماس جو آپ طلب کئے تھے
اور جو حسب طلب آپ کے کنہیا لعل مالک مال سے لیکر آپ ۴
کے نزدیک بھیجا گیا تھا اور جو آپ کو پہنچا ہی اور جسکی
قیمت مالک مال کو دینے کے لئے آپ نے ۲۱ بوس کو ہمکو یہہ
خط لکھا تھا کہ مبلغ مذکور مع سود سیکڑہ ۱ روپیہ ماہواری کے حساب
سے بتاریخ ۳۰ بیساکھ ہم کو بھیج دینگے سو بموجب اُس خط
کے قیمت اجناس مذکور بمعرفت ارجن داس ونجابت
علی کنہیا لعل کو دیا گیا" ۔ حسب تجربہ انجانون کے اسطرحکی
تحریر کھاتہ بہی مین خلاف معمول ہی اور بظاہر وہ خلاصہ عرضی
نالش معلوم ہوتا ہی ۔ عدالت ماتحت مین ایک شخص بہی دان
یعنی واقف کار کھاتہ بہی نے اسطرح کا نوشتہ خواندہ درست
ہونا ظاہر کیا ہی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ بہی دان مذکور صرف شخصے
محرر اور مہاجنی ناگری سے واقف تھا اور وہ کھاتہ بہی سمجھانے کے
لئے مامور ہوا تھا ۔ اور یہہ واضح نہین ہی کہ بہی دان مذکور نے یہہ
بیان کیا ہی کہ اس طرحکی تحریر معمولی ہی ۔ نام نویسندہ

تحریر مسند، جو کھاتہ گوکل داس ہونا ظاہر کیا گیا ہی لیکن وہ حاضر نہین کیا گیا ہی اور نہ کوئی مذکور کے کسی شریک کو واسطے تصدیق اُس تحریر کے حاضر کیا گیا ہی ؛ اور اسطرح کا نوشتہ اندر کھاتہ بہی کے دوسرے کسی مقام مین ہونا ثابت نہین ہی اور نہ اِسس امر کی کوئی دلیل تحریری داخل ہوئی ہی کہ بیچ مین مدعی اور مدعی علیہ کچھ کاروبار جاری تھا یا یہہ کہ مدعی کو مدعی علیہ نے اسیطرحکے کسی کام مین کبھی مامور کیا تھا یا کہ مدعی خواہ پیشتر یا مابعد اسکے مدعی علیہ کے اِسطرح کے خط پر بغیر طلب ضمانت خواہ بذریعہ تمسک یا رسید با ضابطہ یا دوسری طرح سے روپیہ دیا تھا ؛

علاوہ مبلغ مذکور کے مطالبہ کی کوئی شہادت بھی پائی نہین جاتی ہی پہلے دو شخص گواہ واسطے ثبوت مطالبہ کے نامزد کئے گئے تھے اور ثبوت اِس امر کی اُن گواہون نے دیا ہی جو دوسرے امور کی گواہی کے لئے طلب کئے گئے تھے ؛ مدعی کی طرف سے یہہ اظہار ہی کہ چونکہ مدعی علیہ خطوط مدعی کا جواب نہین دیا بنابران وہ مطالبہ کے باب مین کوئی دلیل تحریری نہین گذران سکتا ہی ؛ لیکن اِسس طرح کے خطوط مرقوم ہونیکی کچھ دلیل نہین ہی ؛ واسطے صداقت اِس امر کے نقل بہی کوئی داخل نہین کی گئی ہی ؛ اور یہہ محض بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی کہ مدعی علیہ جو

کہ بر تقدیر صداقت و صحت خط ۲۴ برس کے مدعی کے ساتھ
کمال دوستی رکھتا تھا ایک ہی سال کے بعد وقت مطالبہ اول
کے اُسکے خطوط کا جواب ندیا ہوا ور نہ یہ قرین قیاس معلوم ہوتا
ہی کہ اگر وہ اسطرح پر کیا ہوا ؤر حسب اظہار مدعی ابتدای سے
سود ندیا ہو تو اُس تقدیر مین مہاجن مذکور متنبہ ہو کر باسرو صول
روپیہ کی تدبیرات نکرتا ہ

انجانبون کی دانست مین نہ تو خرید سر پیچ اؤر نہ ادای
زر ثمن نزدیک کنہیا لعل اؤر نہ مدعی کی طرف سے مدعی علیہ پر
مطالبہ ہونا بخوبی ثابت ہی دونون فریق ایک دوسرے کے
گواہی پر راضی و قانع ہونے بتاتے ہین اؤر مدعی یہ ادعا کیا
ہی کہ اُسکی وجہ ثبوت مین حسب مذکور انجانبون کے جو نقص
ہی اُسکی تکمیل و درستی کے اجازت دی جاوے لیکن عدالت
سے درخصوص ثبوت دعوای مدعی تائید نہین ہو سکتی ہی چونکہ
مدعی کو تھی والہ اؤر مہاجنی کا بڑا کاروبار والہ ہی اؤر کاغذات
مداخلہ مقدمہ ہذا سے واضح ہی کہ وہ اکثر مقدمات مین متعلق رہتا
ہی بس اس طرح کے دعوی کے ثبوت کی واسطے کسقدر
وکس قسم کی دلیلیں چاہیئے اُس سے بیشک واقف تھا ہ
اؤر اگر اُسکے اختیار مین کوئی دلیل اِسکی رہتی تو اُسکو

عدالت ماتحت مین در پیش کرنا چاہئے تھا اب اُسکو اجازت نہین دی جا سکتی ہی کہ وہ اپنے دعوی کو ترمیم و درست کرے بنابران حکم ہوا کہ فیصلہ صدر امین اعلی مستردا اور اپیل مع خرچہ ڈگری ہووے ٭

۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ کٹننگ اڈیشنل جج ترہت ۲۰ جولائی ۱۸۵۵ بابت ترمیم فیصلہ اعلی صدر امین ۱۰ مي سنہ ۱۸۵۵ کے

دولار تھاکر وغیرہ	(مدعیان) اپیلانٹان
سرکار بہادر وغیرہ	(مدعی علیہم) رسپانڈنٹان
مستر الن	وکیل اپیلانٹان
بابو رما پرشاد راي	وکیل سرکار بہادر رسپانڈنٹ
منشي امیر علی ومولوي مرحمت حسین	وکلاي بابو راي بنیاد

راي ودھرم ناتھہ پانڈے ورام دھاري پانڈے

چہارکس از رسپانڈنٹان

سوال اپیل خاص اسمیں مقدمہ کا ۵ فبروري سنہ ۱۸۵۶ کو

اجلاس سے ڈک صاحب اور پاٹن صاحب حکام کے بذریعہ
سرٹیفکٹ ذیل منظور ہوا تھا*

"بلحاظ وجوہات مندرجہ ذیل کے حکم ہوا کہ سوال اپیل خاص بذا واسطے تجویز اس امر کے کہ آیا ازروی قانون مستدلہ اعنی دفعہ ۲۵ قانون ۱۱ سنہ ۱۸۴۲ کے فیصلہ صاحب جج کہ ازروی اُسکے نالش مدعیان نان سوٹ ہوئی ہی نادرست ہی یا نہین منظور ہووے؛ وجہ اول یہہ کہ چونکہ سوای ایک شخص کے بالکل مدعیان حسب ہدایت حضور مین اہالی مال کے تعذرات نیلام درپیش کئے ہین پس منشای آئین کی تعمیل ہوئی ہی؛ ۲ یہہ کہ مدعی جو حضور مین اہالی مال کے درخواست نہین کیا وہ حضور مین اُنکے حاضر ہو سکتا تھا یا نہین کیونکہ وہ محال مذکورہ کا شکمی دار ہی اور یہہ امر واسطے جبر نقصان اور درستی عدم پیروی اُسکے موجہ وکافی ہی یا نہین؛ ۳ وجہ چونکہ مومیٰ الیہ احتیاطا واسطے حفاظت حقوق اپنے بزمرہ مدعیان داخل ہوا تھا پس بغیر ضرر متقدمہ کے نام اُسکا خارج ہو سکتا تھا یا نہین"*

تجویز

عدالت سے ارشاد ہوتا ہی کہ بالکل مدعیان باستثنای ایک شخص کے بنا رضامندی نیلام صاحب کمشنر حال کے پاس

اپیل کئے تھے ۞ پس وی لوگ بالکل مستحق ارجاع نالش بعدالت دیوانی واسطے منسوخی نیلام مذکور بموجب دفعہ ۲۸ قانون ۱۱ سنہ ۱۸۴۲ کے ہین ۞ اور اگرچہ اُنہون نے ایک شریک غیر معتقد بہ کو (نکو دھیلکار شکمی کو) جو کہ مستحق الاستغاثہ عدالت دیوانی مین نہین ہی ۞ اِس نالش مین اپنا شریک گردانا ہی ۞ مگر عدالت ایسا نہین سمجھتی ہی کہ نظر بحالات مقدمہ ہذا ۞ جس مین حرف ایشو اوپر صحت یا عدم صحت نیلام جایداد کے قایم کیا گیا ہی شمول شخص مذکور ساتھہ مدعیان مستحق نالش کے ایسی غلطی سنگین متصور ہووے ۞ جس سے اُنکی نالش اکبارگی قابل نان سوٹ ٹھہرے ۞ بنابرین حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج منسوخ ہووے ۞ اور مثل اِس مقدمہ کا بابین حکم صاحب جج کے پاس واپس بھیجا جاوے ۞ کہ بیجالی نمبر سابق مقدمہ ہذا مدعیان کو اجازت اِس امر کی دیوین کہ بذریعہ درخواست نام مدعی غیر مستحق الاستغاثہ کو مثل مقدمہ سے خارج کروا دین ۞ اور بعد اُسکے صاحب جج سماعت اور تجویز ثانی اِس مقدمہ کی اوپر حالات کے عمل مین لاوین ۞

۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورد الگزنڈر سمویلس صاحب * دیود انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان * اپیلهای خاص اوپر فیصلہ اعلی صدر امین مشرق بردوان ۱۷ جون ۱۸۵۴ بابت بحالی فیصلہ صدر منصف ۱۰ دسمبر سنہ ۵۴ کے

نمبر ۱۳۴ سنہ ۱۸۵۶

کدم بیبی دیبہ (مدعیہ) اپیلانت

روپ چند رسبوانہ دار (مدعی علیہ) رسپاندنت

باہو جگل ا ننل مکهرجہ وکیل اپیلانت

نمبر ۱۳۵ سنہ ۱۸۵۶

کدم بیبی دیبہ (مدعیہ) اپیلانت

تینو ما نجهی (مدعی) وراد ها نا تهہ وغیرہ (مدعی علیهم) رسپاندنتان

باہو جگل ا ننل مکهرجہ وکیل اپیلانت

نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۸۵۶

کدم بیبی دیبہ (مدعیہ) اپیلانت

نبین باگدی (مدعی) وراد ها نا تهہ وغیرہ (مدعی علیهم) رسپاندنتان

باہو جگل ا ننل مکهرجہ وکیل اپیلانت

سوالات اپیل خاص ان مقدمات کے ۲۳ فبروری سنہ ۱۸۵۶

کو اجلاس سے دکھاوب اور تارنس صاحب حکام کے بذریعہ سرٹیفکٹ ذیل منظور ہوا تھا*

"سوال اپیل خاص ہذا اوپر اس عذر کے مبنی ہی کہ بحکم کلکٹری بموجب اکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۳۶ کے مقدمہ دایر ہونے کی حالت میں عدالت دیوانی میں اُسی امر کی نالش کرنا قانونا درست نہین ہی "*

"واضح ہوا کہ مدعیان کو دے بمقدمہ قرقی فصل دعایا منجانب مالکان کے اشخاص ثالث تھے روپیہ امانت کر کے بموجب اکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۹ کے کلکٹری میں نالش کیے تھے اور قبل انفصال نالش کلکٹری کے واسطے واپس پانے زر اماتی مذکور کے نالش حسب ضابطہ رجوع کیے ہین * پس حکم ہوا کہ سوال اپیل خاص ہذا واسطے تجویز اس امر کے کہ از روی دفعہ ۱۴ قانون ۸ کے سنہ ۱۸۳۱ کے اور بلحاظ فیصلہ سرسری عدالت صدر مورخہ ۸ اپریل سنہ ۱۸۵۲ کے فیصلہ پر وہ عدالت ماتحت نادرست ہی یا نہین منظور ہووے "*

"وکیل سایل نے ظاہر کیا کہ سوالات نمبر ۱۲۴۱ و نمبر ۱۲۴۲ مطابق اسکے ہین بنابران اپیل خاص مقدمات مذکورین بھی اسیوجہ کر کے منظور ہووے "*

تجویز

عدالت کی صریح رای یہ ہی کہ نظر بحالات مقدمہ ہذا
رسپانڈنٹ خاص پروا جب تہا کہ تا بحصول نتیجہ اُس نالش
کے جو اُسنے صاحب کلکٹر کے پاس حسب منشای ایکٹ ۱۰
سنہ۱۸۴۶ کے رجوع کی تھی توقف کرتا * اور اسلئے وہ نالش جو کہ
اُسنے عدالت دیوانی مین واسطے واپس پانے زر کے جو کہ
اُسنے بانتظار اُس نتیجہ کے امانت کیا تھا رجوع کی ہی قبل
از وقت واقع ہوئی ہی * علاوہ بر این اصل ایشو جو دونون
نالشون مین قایم کیے گئے ہین در حقیقت ایک اور متحد ہین
یعنے صحت انعال قرقی کنندہ * اسلئے عدالت یون سمجھتی ہی
کہ عدالت دیوانی باستماع نالش ہذا جبن دوران اُسی ایک
نالش صاحب کلکٹر کے پاس بلا نفاذ یعض مقدمہ بصاحب کلکٹر
موصوف برخلاف اُصول قانونی مصرحہ دفعہ ۱۴ قانون ۸ سنہ ۱۸۳۱
کے معمل ہوئی ہی * اسلئے حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت ماتحت مسترد
اور نالش مدعی معہ خرچہ نین موقوف ہووے *

چونکہ اپیل ہای نمبر ۱۳۵ و ۱۳۶ ہمقالب اِس مقدمہ کے
ہین اِسلئے اُن مین بھی یہی حکم صادر ہوا *

۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تربور صاحب * ایڈورڈ الکزنڈر سمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۴۲ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ ادیشنل اعلی صدر امین هوگلي ۱۱ ماه اگست سنہ ۱۸۵۵ مشعر استرداد فیصلہ منصف سرام پور ۲۰ جنوری ۱۸۵۵ کے

گوبند چند رسین	(مدعی) اپیلانت
کشن موہن چند	(مدعی) رسپانڈنت
بابو انودا پرشاد بنڈ وجه	وکیل اپیلانت
مستر ناریس	وکیل رسپانڈنت

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۲۵ فبروری سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے ... صاحب و ... صاحب حکام کے بذریعہ سرٹیفکٹ ذیل کے منظور ہوا تھا *

"عذر سایل یہ ہی کہ صدر امین اعلی نے مقدمہ ہذا کو برخلاف دستور کے کہ منصف نے بعد تدارک و تحقیق دستور مذکور کے برعایت اُسکے نالش کو ڈسمس کیا تھا انفصال کیا ہی صدر امین اعلی کے فیصلہ میں دستور اظہاری بعنی شے مرہونہ کے رسید دینے کا کہ منصف اُسی بنیاد پر مقدمہ کو انفصال کئے ہین

کچھ ذکر نہین ہی ""

"حکم ہوا کہ اپیل خاص بغرض اسطے تجویز اس امر کے کہ فیصلہ صدر امین اعلی بربنای عدم تدارک دستور معقول بادستہ رسید شئے مرہونہ کے کہ اسطرحکا دستور جاری رہنا مستحق ہوا ہی مسترد ہونا چاہیئے یا نہین منظور ہووے "*

تجویز

عدالت سے ارشاد ہوتا ہی کہ مدعی علیہ نے کوئی رسم خاص درپیش نہین کیا ہی * بلکہ صرف رواج عام در بارہ دینے رسید جاید ادمکفول کے بیان کیا ہی * افاں صدر امین ساتھہ قطع نظر اسبات کے کہ رسید دستخطی مدعی علیہ نہین ہی دعوی مدعیکو ثبوت دریشی سے بخوبی ثابت تصور کئیے ہین * بنابرین حکم ہوا کہ یہہ اپیل خاص معہ خرچہ ڈسمس ہووے *

۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر رسمویلس صاحب * ڈایود انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان

نمبر ۲۱۶ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ اکٹنگ ادیشنل جج ترہت ۲۱ ماہ اگست ۵۳ بابت استرداد فیصلہ منصف کویلی ۲۰ مي سنہ ۱۸۵۳ —

مہنت نو ارنی و غیرہ (مدعیان) اپیلانتان

صاحب مصر و غیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

بابو کشن کشور گھوس وکیل اپیلانتان

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۲۲ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے ریاس صاحب اور لیکانس صاحب حکام کے مدبعہ سرتیفکت ذیل منظور ہوا تھا ٭

"مقدمہ ہذا میں خود صاحب جج دربارہ تعداد نالش کی نسبت اُسکے منجانب متخاصمین کچھہ تکرار نہین تھا ایک ایشو مقرر کرکے نالش مدعی کو توجیہ نادرستی تعداد کے تین سو تھہ گئے ہین ٭ صاحب موصوف لکھتے ہین کہ مقدمہ ہذا بابت حقیت شفعہ واسطے ایسے اراضی کے خزانہ جسکا سرکار مین ادا ہوتا ہی نمر توکال محال اور نہ کوئی حصہ خاص اُسکا بہ تعین جمع مذکور ہوا ہی مبتنی ہی ٭ اور بنابران تعداد دعوی کی بحساب ۲۴ روپیہ یعنی ۴ سال کے خزانہ کے نہو کرکے قیمت فروخت کے لحاظ سے محسوب ہونا چاہیئے تھا ٭ صاحب موصوف تحقیق امر مذکور کی نکر کے ان رای دئے ہین کہ وہ تعداد مندرجہ نالش سے ۱۰ روپیہ سیکڑہ سے بیشی ہو ویگا ٭ اس مین کچھہ شک نہین ہی کہ صاحب جج جسطرح کے وجوہات پر رای کو اپنے مبتنی کئے ہین

اس سے بہتر رویداد پر مبنی ہونا چاہیے تھا * مگر قطع نظر اس سے امر مذکور اسطر دکھاتی ہی کہ صاحب ممدوح از روی اکت ۹ سنہ ۱۸۵۴ کے اُنکی تدارک نہین کر سکتے ہین * بنابران حکم نین سوتھہ نادرست متصور ہو کر حکم ہوا کہ یہہ مقدمہ حسب ضمن ۶ دفعہ ۸ اکت ۱۶ سنہ ۱۸۵۳ کے جلد تصفیہ ہونے کے لئیے اجلاس کامل مین پیش کیا جاے تاکہ مقدمہ واسطے تجویز بلحاظ حقیقت حالات کے واپس بھیجا جاوے ” *

تجویز

عدالت کی رای یہہ ہی کہ حسب منشای اکت ۹ سنہ ۱۸۵۴ صاحب جج کو اختیار قایم کرنے ایشو درمادہ تعداد مقدمہ اور نین سوتھہ کرنے نالش مدعی کے حاصل نہین تھا * بنابراین حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج مسترد ہووے * اور مثل اس مقدمہ کا بابن حکم صاحب جج کے پاس واپس بھیجا جاوے کروے بحالی بمبر سابق تجویز اُسکی اوپر حالات کے عمل مین لاوین *

۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریورصاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۶۲۴ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ اکٹنگ جج ضلع رنگپور ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۵۵
بابت استرداد فیصلہ اعلی صدر امین ۳۰ ماگست سنہ ۱۸۵۳ کے

کرونامئی دیبہ چودھراین وغیرہ (مدعی علیہم) اپیلانتان

کشن اندر رای چودھری (مدعی) و بشن ناتھ مویتر

یکے از (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

بابورما پرشادرای وکیل اپیلانتان

مسترالن وبابوکشن کشورگھوس وکلای مدعی رسپانڈنت

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے تریور صاحب و سمویلس صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکت ذیل منظور ہوا تھا*

"یہہ نالش واسطے دلاپانے زرخزانہ ایک جوت کے جوحسب اظہار مدعی دخلی مدعی علیہم عام سے بشن ناتھ مویتر کے ہی رجوع ہوئی ہی* مدعی خریدار نیلام اجرای دکری کا ہی* اور وہ بیان کرتا ہی کہ مدعی علیہم نے اسکو چند سال تک بذریعہ ہی دعاوی پرتزویر وفریب اراضی مذکورہ سے بیدخل رکھا تھا* مگر وے سنہ ۱۲۵۴ مین بادای بعضی زر باقی بابت خزانہ اراضی مذکورہ مدعی کو تفویض کیئے* اور یہہ کہ مدعی علیہم مذکورنے واسطے

لوا بابے مابقی وجہ خزانہ باقی نالش ہذا رجوع کیا ہی ٭ عدالت سے بہ تقابیان تعداد دعوی جو کہ ۶۲۹ روپیہ ۱۵ آنہ تھا فیصلہ ۴۹۹ روپیہ ۱۱ آنہ ۵ اکندہ کا بحق مدعی صادر ہوا" ٭

"عذرات دربیشی اپیل خاص حسب تفصیل ذیل کے ہی ٭

۱ یہہ کہ چونکہ مدعی تسلیم کرتا ہی کہ یہہ نالش واسطے خزانہ بابت زمان ماقبل اُسکے دخل پانے کے ہی ٭ بس وہ واسطے واصلات کے نالش کرسکتا ہی نہ واسطے خزانہ کے ٭

"۲ ٭ یہہ کہ چونکہ مالک سابق نے بموجب ایک صلحنامہ جو فیمابین اُسکے اور ورگانا تھہ اُسکے بیشتر کے مالک کے واقع ہوا تھا واصلات سے دست بردار ہوا ہی ٭ بس مدعی کو استحقاق مطالبہ واصلات مذکورہ سالہان سے نہین ہی ٭

"۳ یہہ کہ مدعی کو استحقاق تدارک پتہ بشونا تھہ کے نہین ہی کیونکہ نالش ہذا مبتنی اوپر اُس پتہ کے نہین ہی ٭ اور یہہ کہ چونکہ کوئی قبولیت موجود نہین ہی ٭ اسلیئے نالش خزانہ قایم نہین ہوسکتی ہی ٭

"۴ یہہ کہ صاحب جج اگرچہ مقدار دعوی مدعی کو گھٹا دیئے ہین باوجود اُسکے خرچہ کامل مدعی علیہم سے دلوائے ہین ٭

"عذر اول حالات مقدمہ سے پیدا نہین ہوتا ہی ٭ کیونکہ

مدعی جاید اد مذکورہ پر سنہ ۱۲۴۴ مین دخل پایا ہی ۔ اور وہ خزانہ ازابتدای سنہ ۱۲۴۵ اپیلانتان سے جو کہ اُسکے جوتدار ان ہین طلب کرتا ہی ۔ در مادہ عذر ۲ کے عدالت سے ارشاد ہوتا ہی کہ بحالات متدمہ در گاناتھہ کے افعال در باب چھوڑ دینے واصلات کے دعوی مدعی پر موثر متصور نہین ہوسکتے ہین ۔ کیونکہ وہ بندوبست درمیان درگاناتھہ اور دو جمعدار یعنے دو شہ بلک زمینداری کے تھا ۔ اور یہہ متنازعت فیمابین جمعدار اور اُسکے جوتدار کے ہی ۔ مگر عذر ۴ در خصوص تجویز نادرست صاحب جج در باب دلانے خرچہ کامل کے موجہ اور معتبر معلوم ہوتا ہی *

"اِسلیئے حکم ہوا کہ یہہ سوال اپیل خاص واسطے تجویز اسی عذر ۴ کے منظور ہو کر فہرست اپیان خاص منظوری مین منسلک ہووے اور فی الفور واسطے تجویز کے درپیش کیا جاوے" *

تجویز

حکم ہوا کہ حکم صاحب جج در مادہ خرچہ کے ترمیم ہووے ۔ اور خرچہ مطابق مقدار اُسقدر زر دعوی کے جسکی ڈکری صادر ہوئی ہی دلایا جاوے ۔ اور اپیلانت خاص کو اُسکا خرچہ ملے *

۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب ڈیوڈ انگلس منی صاحب* قایم مقام حاکمان*

نمبر ۱۷۴ سنہ ۱۸۵۴

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب ادیشنل جج ڈھاکہ ٦ دسمبر سنہ ۱۸۵۳
بابت استرداد فیصلہ اعلی صدر امین ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۵۰ کے

بالا خان سکدار و بابو سکدار بقایم مقامی

طریق اللہ سکدار متوفی و غیرہ (مدعیان اپیلانٹان

سروپ چندر رای وغیرہ (مدعی علیہم ارسپانڈنٹان

منشي امیر علی * وکیل اپیلانٹان

بابو شمبھو ناتھ پنڈت و مسترالن وکلای سروپ چندر رسپانڈنٹ

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۱۱ می سنہ ۱۸۵۴ کو اجلاس سے ڈکصاحب و کالوین صاحب حاکمان کے بذریعہ سرٹیفکٹ ذیل کے منظور ہوا تھا*

نوٹ ڈکصاحب* — ادیشنل جج نے ڈسمس کیاہی مدعیان سایلان کے دعوی کو در باب دلاپانے خزانہ کے جو دیا گیا تھا مدعی علیہ کو بہ بنیاد خرید حقیت مالکانہ زمین کے جو اسکے جوت مین رہنیکے سبب سے وہ اسپر قابض و متصرف تھا باین بنیاد

کو خرید اُسکی منسوخ ہوگئی ہی اور یہہ کہ بسبب اُسکے مو.می الیہ کو خزانہ دینا ضرور ہوا ہی اُس مالک کو جو سابق میں دخیلکار تھا ۔ صدر امین اعلی نے ڈگری دیا ہی مدعی کو باین بنیاد کہ مدعی علیہ کو خزانہ دیا جانا ثابت ہی ۔ صاحب ادیشنل جج کو وہ باب درستی ادای خزانہ کے کچھ شبہہ رہنا معلوم نہین ہوتا ہی مگر دعوی مدعی کو باین توجیہ نامنظور کیئے ہین کہ اظہار مدعی یہہ ہی کہ اُس سے جبرا خزانہ لیا گیا ہی حالانکہ بہت سے رسید وغیرہ سے ظاہر ہی کہ اُس پر کچھ تعدی نہین کی گئی ہی اِسواسطے ہم اموراپیل خاص کو واسطے تجویز اِس امر کے منظور کرتے ہین کہ آیا مدعی مستحق ڈگری کا ہی یا نہین اگر وہ ادا کرنا خزانہ کا ثابت کرے اگرچہ تعدی وقوع مین نہین آئی ہی کیونکہ اگر وہ خزانہ نہ دیتا اُس شخص کو جو قانونا دخیلکار ہوا ہی تو بہ نسبت اُسکے بوجہ باقی خزانہ کے قرق اور نالش سرسری ہو سکتی ہی ‘‘ ۔

نوٹ کالوین صاحب ۔ ’’ بدانست اِس جانب کے توجیہ صاحب ادیشنل جج واسطے نامنظوری دعوی سابل کے غیر (؟)ہی ۔ اگرچہ وہ درست ہووے لیکن بلحاظ دوسرے مراتب کے اُسکی درستی مین ہمکو شبہہ ہی ۔ کیونکہ خریدار کو ہنگام قرقی وقت اُسکے خزانہ پانیکا استحقاق تھا اور مدعیا کو

خزانہ ایام وبستے دخل کا مالک سابق کو دینا ضرور نہین تھا کر وہ بطور واصلات کے خریدار سے ملتا'' *

تجویز

مدعیان اپیلانتان رعایا ہین اور روے بخوف نالش مجبور ہو کر زر خزانہ مدعی علیہ کو در زمان وخیلکاری اُسکے اوپر جاید اد کے (جو دخیلکاری بعد از ان ثبوت کو پہنچی ہی) دیئے تھے * اور بعد اُسکے اُنکو بھر دہی خزانہ مالک بالاستحقاق جاید اد مذکورہ کو حین دخیابی اُسکے دوبارہ دینا پڑا تھا * اسلیئے وسے واسطے اُس خزانہ کے جو مدعی علیہ کو دیئے تھے بنام اُسکے مستغیث ہوئے ہین * اور اپنی عرضی دعوی مین بیان کئے ہین کہ خزانہ مذکورہ اُس سے جبرا لیا گیا تھا * صاحب جج ثبوت سے انعدام جبر تخویف زدوضرب وغیرہ صورت دریافت کرکے مقدمہ ہذا کو ڈسمس کئے ہین * مگر عدالت کا رای یہہ ہی کہ ایسے معاملہ مین البتہ یہہ سمجھنا ہوگا کہ عرض مدعیان کی جبر مذکور سے جبر معنوی اور قانون گوئی یعنی تخویف نالش وغیرہ تھی * جو کہ مالک غیر مستحق ہمیشہ بموجب قوانین مالی کے اپنے رعایا پر عمل مین لاسکتا ہی * اور اعلی صدر امین یہہ دریافت کئے ہین * کہ مدعیان بموجب جبر مذکور کے مدعی علیہ کو خزانہ دیئے ہین * اور صاحب جج اُسی دریافت اعلی صدر امین پر کوئی

تکرار وارد نہیں کرتے ہیں * بنابرین حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج مسترد اور اپیل اپیلانتان مع خرچہ ڈگری ہووے *

۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۵۶

جارلس بینی تریور صاحب * اندورد

الگزندر سمویلس صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۵۹۱ سنہ ۱۸۵۵

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج میمنسنگھ ۱۰ فبروری ۱۸۵۵ بابت بحالی فیصلہ صدر امین ۲۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۴ کے

خواجہ ابراہیم نیکاوس پوغس	(مدعی علیہ) اپیلانت
ستماہ نکری دیبہ وغیرہ	(مدعیان) رسپانڈنتان
مستر الن وبابو کشن کشور گھوس	وکلای اپیلانت
بابو رما پرشاد رای	وکیل رسپانڈنتان

مدعیان واسطے دخلپانے ایک ملکیت کے باظہار بیدخل ہونے انہونکو مدعی علیہ اپیلانت خاص اُس ملکیت سے بذریعہ ایک دوسرے بیع ڈگری کے یہ نالش دایر کیا * اظہار مدعی علیہ کا یہ ہی کہ اُسنے سنہ ۱۲۳۷ بنگلہ میں ایک حصہ اُسی ملکیت کا بذریعہ ایک بیع ڈگری کے خرید کرلیا اور اُسیطرح سے باقی حصہ وغیرہ اُسی ملکیت کا از ان حق و حصہ گنگا پرشاد گھوس کے

خزانہ ایام وبستے دخل کا مالک سابق کو دینا ضرور نہین تھا کر وہ
بطور واصلات کے خریدار سے ملتا'' *

تجویز

مدعیان اپیلانتان رعایا ہین اور روسے بخوف نالش مجبور
ہوکر زرخزانہ مدعی علیہ کو درزمان دخیلکاری اُسکے اوبرجامداد
کے (جو دخیلکاری بعد ازان ثبوت کو پہنچی ہی) دئے تھے؛ اور بعد
اُسکے اُنکو پھر وہی خزانہ مالک بالاستحقاق جاید اد مذکورہ کو حین
دخیابی اُسکے دوبارہ دینا پڑا تھا؛ اِسلئے وے واسطے اُس
خزانہ کے جو مدعی علیہ کو دئے تھے بنام اُسکے مستغیث ہوئے ہین؛
اور اپنی عرضی دعوی مین بیان کئے ہین کہ خزانہ مذکورہ اُس سے جبرا
لیا گیا تھا؛ صاحب جج ثبوت سے انعدام جبر تخویف زدوضرب
وغیرہ صورت دریافت کرکے مقدمہ ہذا کو ڈسمس کئے ہین؛ مگر عدالت
کارای یہہ ہی کہ ایسے معاملہ مین البتہ یہہ سمجھنا ہوگا کہ غرض مدعیان
کی جبر مذکور سے جبر معنوی اور قانون گوئی یعنی تخویف نالش
وغیرہ تھی ؛ جوکہ مالک غیر مستحق ہمیشہ بموجب قوانین مالی
کے اپنے رعایا پر عمل مین لاسکتا ہی؛ اور اعلی صدر امین یہہ دریافت
کئے ہین؛ کہ مدعیان بموجب جبر مذکور کے مدعی علیہ کو خزانہ دئے
ہین اور صاحب جج اِس دریافت اعلی صدر امین پر کوئی

تکرار وارد نہیں کرسکتے ہیں * بنابرین حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج
مستر د اور اپیل اپیلانٹان مع خرچہ ڈگری ہووے *

۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تربور صاحب * ایڈورڈ

الگزندر سمویلس صاحب * قایممقام حاکمان *

نمبر ۵۹۱ سنہ ۱۸۵۵

سوال اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج میمنسنگه ۱۰ فبروری ۱۸۵۵
دابت بحالی فیصلہ صدر امین ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۴ کے

خواجہ ابراہیم نیکاوس بوغس	(مدعی علیہ) اپیلانٹ
سہات نکری دیبہ وغیرہ	(مدعیان) رسپانڈنٹان
مستر الن وبابو کشن کشورگھوس	وکلای اپیلانٹ
بابو رما پرشاد رای	وکیل رسپانڈنٹان

مدعیان واسطے دخلپانے ایک ملکیت کے باظہار بیدخل
کرنے اُنہونکو مدعی علیہ اپیلانٹ خاص اُس ملکیت سے بذریعہ
ایک دوسرے بیع ڈگری کے یہ نالش دایر کیا * اظہار مدعی علیہ
کا یہ ہی کہ اُسنے سنہ ۱۲۳۷ بنگلہ میں ایک حصہ اُسی ملکیت
کا بذریعہ ایک بیع ڈگری کے خرید کرلیا اور اُسیطرح سے باقی
حصہ وغیرہ اُسی ملکیت کا ازان حق وحصہ گنگا پرشاد گھوس کے

سنہ ۱۲۴۸ بنگلہ مین خرید کیا۔ نالش ہذا سنہ ۱۲۶۰ سال مین
رجوع ہوا۔ صاحب جج نے بحق مدعی کے فیصلہ صادر کیا۔ اپیل خاص
ہذا اس وجوہات سے درپیش ہوتاہی کہ ہرچند اس مقدمہ
مین باعث خرید ہونے ایک حصہ اسی ملکیت کا در سنہ ۱۲۳۷
بانگلہ کے قانون تمادی موثر ہوتاہی اور بھی تعذرات اس امر
کا بالتصریح درپیش کیا گیا لیکن صاحب جج نے کوئی تصفیہ اور
تدارک بہ نسبت ثبوت تعذرات مذکورہ کے عمل مین نہین
لایاہی۔ اور سابق ایک نالش اسی بنیاد پر واسطے دخلیابی
اسی ملکیت کے منجانب سماۃ سنکری داسی زوجہ
رام نراین رای متوفی و سماۃ انندمئی دیبہ زوجہ نبکشور رای
متوفی وہر دو پسران کشن پرشاد رای کے (کہ جنہون کی طرف
سے مدعیان حال قایم مقام ہین) دایر ہوا تھا اور تاریخ ۲۱ دسمبر
سنہ ۱۸۴۳ کو وہ نالش اونکا ڈسمس ہوا۔ بنابر مقدمہ ہذا حسب
منشای دفعہ ۱۶ قانون ۳ سنہ ۱۷۹۳ کے دایر کیا گیا۔ بلحاظ امر اول
کے معلوم ہوتاہی کہ صاحب جج اپنی رای کے اخیر مین در بادہ
خریدگی سنہ ۱۲۳۷ کے صرف اتناہی لکھتےہین کہ اپیلانت خاص
(یعنے مدعی علیہ) اس امر مین کوئی ثبوت دے نہین سکتاہی کہ
وہ تاریخ سے خریدگی کے کسی حصہ پر ملکیت متنازعہ کے دخل

وقابض تھا یا نہیں۔ پس چونکہ خرید کرنا ثابت ہوتا ہی اور اپیلانٹ
خاص دخل و قبض اپنا سے متنازعہ پر لغایت تاریخ نالش کے اظہار
کرتا ہی اور مدعیان اُس سے صاف بیدخل کئے گئے ہین اس
حالت مین مدعیان کو دینا ثبوت اس امر کا لازم تھا کہ وے لوگ
قبل نالش کے ۱۲ برس تک قانوناً دخیل و قابض تھے۔ صاحب
جج کو لازم تھا کہ اِس امر مین اپنے طرف سے ایک ایشو
کر کے بنا دست اندازی حالات معاملہ پر اِس مقدمہ کو فیصل کرتے۔
بلحاظ امر ۲ کے واضح ہوتا ہی کہ صاحب جج منشای دفعہ ۱۶ قانون
۳ سنہ ۱۷۹۳ کو موثر نہین گردانتے ہین اسلئے کہ بیوگان مرقوم
الفوق کا اُس ملکیت مین کچھ حق و حصہ نہین تھا اور اُسوقت
اُن دونون کے متبنی بیٹے بھی حین حیات تھے اور یہہ بات دونون
تبنیت نامہ کی تاریخ سے ثابت ہوتی ہی۔ اور تبنیت نامہ
جسکو اصل قرار دیا گیا ہی اپیلانٹ خاص کو اُس سے انکار ہی۔
بہرکیف اُس تبنیت نامہ سے سوای ایک اجازت متبنی
بیٹے کے اوپر کچھ پایا نہین جاتا ہی اور تعمیل اُس اجازت کی بعد
انقضای عرصہ دراز کے ہو نہین سکتی ہی۔ اور اِس امر مین
کچھ تحقیقات کرنا صاحب جج کا واضح نہین ہوتا ہی کہ ہر دو مدعیان
جو مسمیان رام نراین رای اور نبکشور رای کے پسر متبنی ہونیکا

دعوی رکھتے ہین اُن دونون بیوہ نے آخو نکو نالش کی تاریخ تک متبنی کیاتھایانہین ٭

پس بلحاظہر دو مراتبات مذکورۂ بالا کے فیصلہ صاحب جج کاناقص وناتمام معلوم ہوتاہی اسواسطے ہم یہہ مقدمہ نزدیک صاحب جج کے اِس حکم سے واپس بھیجتے ہین کہ موصوف الیہ درباب آئین تمادی کے ایک ایشو کر کے مدعیان کو واسطے دینے ثبوت دخیلکاری ملکیت متنازعہ کے درمیان ایک میعاد معینہ کے طلب کرین اوٗر دوسرا اسبات کی بھی کما حقہ تحقیقات عمل مین لاوین کہ درحقیقت متبنی ہونا گوبند کشور اوٗر برج کشور کاقبل ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۴۳ تاریخ فیصلہ صدر امین اعلی کے واقع ہواتھایانہین اوٗر بعد تحقیقات مراتبات مذکور الصدر واسطے انفصال اِس مقدمہ کے ایک حکم مناسب صادر کرین ٭

نمبر ۹۲۴ سنہ ۱۸۵۵

سوال اپیل خاص اوپرفیصلہ صاحب جج میمنسنگہ ۱۹ ماہ اپریل ۱۸۵۵ بابت بحالی فیصلہ صدر امین ۲۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۴ کے

خواجہ ابراہیم نیکوس بوغس	(مدعی علیہ) اپیلانت
ایشان چندر سرماوغیرہ	(مدعیان) رسپاندنتان
مسترز الن وبابوکشنکشور گہوس	وکلای اپیلانت

بابو رما پرشاد رای وکیل رسپانڈنٹان

وجوہ منظوری اپیل خاص اس مقدمہ کا اور حکم اسعدالت کا حسب وجوہ مندرجہ اپیل خاص بالا نمبر ۵۹۱ سنہ ۱۸۵۵ کے ہی *

نمبر ۹۴۵ سنہ ۱۸۵۶

خواجہ ابراہیم نیکوس پوغس (مدعی علیہ) اپیلانٹ

گوکاک منی دیبہ وغیرہ (مدعیان) رسپانڈنٹان

مسترالن و بابو کشن کشور گھوس وکلای اپیلانٹ

بابو رما پرشاد رای وکیل رسپانڈنٹان

وجوہ منظوری اپیل خاص اس مقدمہ کا اور حکم اسعدالت کا حسب وجوہ مندرجہ اپیل خاص بالا نمبر ۵۹۱ سنہ ۱۸۵۵ کے ہی *

۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * دیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ اعلی صدر امین مشرق بردوان ۱۳ جون ۱۸۵۴ بابت بحالی فیصلہ منصف چوکی سلیم آباد ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ کے

اومیش چندر رای (مدعی علیہ) اپیلانٹ

گوپال داس جنگ (مدعی) و رام گوپال (مدعی علیہ) رسپانڈنٹان

بابوجگان اننل مکهرجه ؛ وکیل اپیلانت
بابوکشکشورگهوس وبابو ابهی چرن بوس وکلای رسپانڈنٹان

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۲۱ فبروری سنہ ۱۸۵۹ کو اجلاس سے اسکانس صاحب اور تریور صاحب حکام کے بذریعہ سرٹیفکٹ ذیل منظور ہوا تھا *

رای تریور صاحب * — "واضح ہی کہ منصف ممابری نے بتاریخ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ حسب قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ کے روبکاری طیار کر کے فریقین کو واسطے ادخال وجہ ثبوت کے ۱۰ دن کی مہلت دیا تھا مگر سایل بر وقت حاضر نہ آنیکے سبب سے منصف اسپر جرمانہ کر کے بتاریخ ۳۰ دسمبر مقدمہ کو یکطرفہ انفصال کیئے ؛ اپیلانٹ خاص کہتا ہی کہ از روی ضمن ۳ دفعہ ۱۲ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ کے قبل عمل آنے تجویز یکطرفہ کے جو تاریخ واسطے سماعت مقدمہ کے مقرر ہوئی تھی اسکی اسکو نالبانوٹیس دینا چاہیئے تھا ؛ پس حکم ہوا کہ اپیل خاص بڑا واسطے تجویز اس امر کے منظور ہووے کہ از روی ضمن ۳ دفعہ ۱۲ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ کے بعد طیاری روبکاری دفعہ ۱۰ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ کے قبل اسکے کہ تجویز یکطرفہ عمل آوے دو نوٹیس ضرور ہی یا نہیں " *

رای اسکانس صاحب * — "فیصلہ منصف سے واضح

ہی کہ بموجب دفعہ ۱۲ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ کے منصف نے بتاریخ ۸ دسمبر اول تاریخ سماعت مقدمہ سے فریقین کو اطلاع دیا تھا اور بتاریخ ۱۷ دسمبر بھی ثانیاً اطلاع دیا بس اِس جانب کی دانست مین منصف حسب قانون کاربند ہوئے ہین اور سوال اپیل خاص ہذا نامنظور ہونا چاہیے"*

تجویز

عدالت دریافت کرتی ہی کہ ۸ دسمبر کو منصف نے مطابق منشای دفعہ ۹ قانون ۴ سنہ ۱۷۹۳ اور ضمن ا دفعہ ۱۲ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ کے اپیلانٹ کو اطلاع اس بات کی دئے کہ اُسکے مقدمہ کی سماعت ۱۷ ماہ مذکور کو وقوع مین آویگی ۞ بموجب اس دفعۂ اخیر کے اپیلانٹ پر نہ صرف یہی لازم تھا کہ بروز معینہ واسطے بیان احوال ضروری اپنے مقدمہ کے جو صاحب جج کو واسطے تشخیص ایشو کے مطلوب ہووے امادہ رہتا بلکہ دریاب داخل کرنے اُسکی موجبات کے اور گذرانانے اسم نویسی گواہون کے مہیا رہتا مگر ظاہر ہوتا ہی کہ آسنے اپنا تونکی تعمیل سے قاصر ایا ہی ۞ اور اسلئے منصف نے ۱۹ ماہ مذکور کو آسپر ایکروپیہ جرمانہ کیا ہی ۞ ۱۷ ماہ مذکور بدریافت غفلت اپیلانٹ تعمیل مضمون اطلاع اول سے منصف نے ثانیاً موجبات مذکور درمیان مدت

۱۰ دن کے اُسس سے طلب کیا ؛ ۳۰ ماہ مذکور کو اپیلانت نے اُسکی تعمیل نہین کی اؤر منصف نے بسبب اختیار مصرح ضمن ۳ دفعہ ۱۲ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ مقدمہ کو یکطرفہ فیصلہ کیا ؛ منجانب اپیلانت خاص بہلے یہہ تقریر کی گئی ہی کہ قانونا جاری کرنا دو اطلاع کا بعد ازروی نکاری دفعہ ۱۰ کے اؤر قبل ازیکطرفہ فیصلہ کرنے مقدمہ کے ضرور ہی ؛ ثانیا یہہ کہ اگر یہہ امر مشخص ہووے کہ کال مین صرف دو اطلاع ضرور ہی ؛ بس دوسرا اطلاع جبتک واسطے عدم تعمیل اطلاع اول کے جرمانہ نکیا جاتا جاری نہین کیا جاسکتا تھا ؛ عدالت اِسس مطلب قانون کی کوئی شبہت اؤر وجہ معلوم نہین کرتی ہی ؛ اگرچہ نظر اول مین مطلب مذکور کو مضمون مبہم سے نوت مندرجہ اخیر سرکیولر ارڈر ۸ ماہ مئی سنہ ۱۸۵۰ سے کچھ تائید پہنچتی ہی ؛ مگر ضمن ۲ ی او ۲ دفعہ ۱۲ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ مین بیانٔ صرف ایک ہی اطلاع کا ہی ؛ اؤر ضمن ۳ مین ذکر اطلاع ثانی کا ہی ؛ اؤر عدم تعمیل اِس اطلاع ثانی کی . بجای عدم پیروی مقدمہ کے لکھا گیا ہی ؛ اؤر اِسس اطلاع کو بالتصریح اطلاع ثانی کہا گیا ہی ؛ اؤر کوئی ذکر اطلاع نالش کا قانون مین نہاین پایا جاتا ہی ؛ اؤر نہ کہ کسی طرح سے اطلاع ثانی کو موقوف اوپر اصدار حکم جرمانہ کے کیا گیا ہی ؛ بلکہ قانونا اجازت حکم

جرمانہ واسطے توہین اور تحقیر اطلاع اول کے ہی ٭ بس اگر حکم جرمانہ اصلا اور مطلقا صادر نہوا ہو تو بھی اطلاع ثانی ویسا ہی صحیح اور درست متصور ہو گی ٭ اور دستور اس طرح پر ہی کہ قبل از جرمانہ فریقین واسطے عدم تعمیل اطلاع اول کے اُنکو ایک میعاد مناسب واسطے ادخال ویسے کسی دستاویز کے دی جاتی ہی جسکی ضرورت ادخال قبل از تحریر ایشو اُن پر واضح نہوئی ہو ٭ اور مقدمہ حال مین منصف نے اس امر کی تعمیل* کی ہی ٭ اور اطلاع ثانی بھی اکثر بعد اصدار حکم جرمانہ اول کے (بجای اسکے کہ درحین تحریر . و بکاری دفعہ ۱۰ جاری کیا جاوے) جاری کیا جاتا ہی ٭ اور عدالت کی دانست مین بھی یہی دستور بہتر معلوم ہوتا ہی ٭ کیونکہ یہہ دستور منجہہ دو دستورن کے مشتمل اوپر رعایت کے ہی ٭ مگر از روی قانون کے بعد ظاہر ہونے عدم تعمیل اطلاع اول کے اجرای اطلاع ثانی مین ایک روز کی تاخیر کرنی بھی ضرور نہین ہی ٭ بس منصف نے جو کچھ عمل مین لایا ہی وہ نہایت مطابق قانون کے معلوم ہوتا ہی ٭ اسلیئے حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت ماتحت مع خرچہ بحال ہووے *

۳۰ دسمبر سنه ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * آید ورد ا لگرنڈ رسمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

اپیل هاي ضابطه اوپر فیصله صاحب جج هوگلی ۲۹ ماه اپریل ۱۸۵۳ کے

نمبر ۲۷۶ سنه ۱۸۵۳

گنگا پرشاد گوسائین منجمله (مدعی علیهم) اپیلانت

پاتمبر رای (مدعی) وغیره (مدعی علیهم) رسپاندنتان

بابو کشن کشور گهوس * وکیل اپیلانت

بابو رما پرشاد راي وکیل مدعي رسپاندنت

نمبر ۲۷۹ سنه ۱۸۵۳

ٹهاکر داس گوسائین منجمله (مدعی علیهم) اپیلانت

پاتمبر رای (مدعی) وغیره (مدعی علیهم) رسپاندنتان

بابو جگدانند مکهرجه * وکیل اپیلانت

بابو رما پرشاد راي وکیل مدعي رسپاندنت

تعداد نالش مبلغ ۸۴۴۲ روپیه

مشرح حالات اس مقدمه کا صاحب جج کے ۲۹ ماه اپریل سنه ۱۸۵۳ کے مطبوعه فیصله مین مندرج هی *

مدعی نے ۲۲ اساوه سنه ۱۲۴۴ بنگاله کو پرگنه چومه کے تالقات ناقی ساله

مین رای رادھاگوبندسنگہ زمیندار سے بثمن ۶۰۰۱ روپیہ سکہ کے
ایک پتنی تعلقہ خریدا تھا۔ ۹ بیساکھ سنہ ۱۲۵۲ بنگلہ کو لاٹ مذکور
ادای دین دکری مین جو بنام رادھاگوبندسنگہ کے تھی نیلام ہونے
سے تھاکرداس گوسائین نے اسکو خریدا۔ نیلام مذکور ۲۰ چیت
سنہ ۱۲۵۲ بنگلہ کو بحال رہا۔ بعد اسکے باقیداری سے تھاکرداس
گوسائین کے محال مذکور ۸ ساون سنہ ۱۲۵۳ کو واسطے بقایای
مالگذاری سرکار کے نیلام ہوا اور گنگاپرشاد گوسائین نے ۶۱۰۰
روپیہ کو خرید کیا ٭

مدعی نے بنام رادھاگوبندسنگہ تھاکرداس اور مسماۃ
گوپی داسی مادر رادھاگوبندسنگہ کے بدعوی خسارہ بتعداد
ثمن تعلقہ پتنی یعنے ۶۰۰۱ روپیہ کے نالش کیا تھا وہ نالش اسکی
۱۲ جون سنہ ۱۸۴۷ کو عدالت صدر امین اعلی سے ڈسمس ہوئی
تھی اور صیغہ اپیل مین اول می سنہ ۱۸۴۸ کو اس عدالت سے
فیصلہ صدر امین اعلی کا بحال رہا تھا۔ در مادہ اس اظہار مدعی کے جو
اسکی عرضی نالش اور اپیل دونون مین بدین مضمون سے
تھا کہ گنگاپرشاد خریدار اخیر برادرزادہ تھاکرداس کا ہی اور
یہ کہ نیلام سازشی اور فریبی ہی کیونکہ اصل مالک اسکا تھاکر
داس ہی ہی۔ اس عدالت سے یہ ہدایت ہوئی تھی کہ اس طرح کے

صورتون مین تدبیر داد خواہی دفعہ ۲۹ مین اکت ا سنہ ۱۸۴۵ کے مندرج ہی اور یہہ کہ مدعی نالش تسارہ کرکے طریق بیجا اختیار کیا ہی ٭

ﻻ سواسطے مدعی سے یہہ نالش تال مدعی علیہم واسطے ثابت کرنے حقیت کے اپنے بہ نسبت تعلقہ پاتنی کے بموجب منشای آئین سند لہ بالا کے اور مع واصلات دخل دلا پانیکے واسطے یہہ نالش رجوع کیا ہی ٭

اُسکا یہہ اظہار ہی کہ تہاکر واس بساز سش رادہا گوبند کے مالگذاری کو سنہ ۱۲۵۲ اور ماہ بیساکہ اور ماہ جیٹھہ سنہ ۱۲۵۳ بنگلہ کے باقی گرا کر لات ہاتی سال کو نیلام کروایا اور اُسکو اپنے روپیہ سے ۶۱۰۰۰ روپیہ کو بنام بھتیجہ اپنے گنگاپرشاد کے خرید کیا ہی ٭ اور یہہ کہ اُسنے زربیعانہ کاغذ کمپنی اپنے نام اور کمل لوچن گوسائین بدر درگاپرشاد کے نام کا دیا تھا۔۔ اور یہہ کہ اُسنے بعد اُسکے اُنہین ناموںکے کاغذ کمپنی کو بنک بنگال مین مرہون کرکے لوت لیکرا نہین لوتونکو بادای باقی زرثمن کلکتری مین داخل کیا تھا اور یہہ کہ سنہ ۱۲۵۳ سے مدعی کو اُسکے حق سے محروم اور بیدخل کر رکھا ہی ٭

مدعی علیہم لان اظہارات سے منکر ہوکر یہہ کہتے ہین کہ

گنگا پرشاد نے محال کو نیلام مین خود مول لیا ہی اور زر بیعانہ خود اُسنے امانت کیا تھا اور بعد اِسکے خود اُسنے کاغذات کمپنی کو اپنے بنک بنگال مین بمعرفت رام نیدھی لاہوری مختار اپنے مرہون کر کے لوٹ منگوا لیا تھا کہ جسکو اُسنے در وجہ باقی زر ثمن کلکٹری مین داخل کیا اور یہہ کہ گنگا پرشاد دخیل کار اُس محال کا ہی اور تحصیل خرانہ وادای مالگذاری سرکار کرتا ہی * گنگا پرشاد آشنائی سے ٹھاکرداس کے منکر ہی اور یہہ کہتا ہی کہ فیمابین اُسکے اور اُسکے چھوٹے بھائی گوپی کشن گوسائین کے یہہ کو ٹھاکرداس سے سازش ہی ناموافقت ہی حالانکہ ٹھاکرداس کہتا ہی کہ رادھا گوبند کو ساتھہ اُسکے عداوت ہی اور مدعی سے سازش *

صاحب جج مع خرچہ بحق مدعی ڈکری کیے ہین اور مدعی علیہم اوپر فیصلہ صاحب جج کے جداگانہ اپیل کیے ہین اما ٹھاکرداس نے صرف واسطے خرچہ کے اپیل کیا ہی *

ٹھاکرداس کے ہنگام بیع سلطانی کے مالک لاٹ ہاتی سالہ کے ہونے پر کچھہ تکرار نہین ہی * سو اسطے امر متنازعہ فیہ فیمابین متخاصمین کے تجویز جسکا کہ عدالت سے ہونا چاہئے یہہ ہی کہ آیا یہہ نیلام حقیقی ہی یا سازشی اور یہہ کہ آیا گنگا پرشاد نے حقیقت مین صرف اپنے لئے خریدا تھا یا یہہ کہ ٹھاکرداس نے بسازش

گنگاپرشاد محال مذکور کو نام سے اُسکے خرید کیا تھا۔ اگر نیلام حقیقی ہو تو از روی اکت اول سنہ ۱۸۴۵ کے حقیقت پتنی قابل فسخ کے ہی اور یہہ نالش باطل اور اگر سازشی ہو تو بموجب منشای دفعہ ۱۲۹ اکت مرقومہ بالا کے حقیقت مدعی بدست اندازی نہین ہو سکتی ہی بلکہ اُس حقیقت کو ثابت کرنے اور دخل دلاپانے کا مستحق ہوگا *

از جانب مدعی یہہ تقریر ہی کہ اگر مدعی علیہم صفائی اپنی دکھایا جاہتے ہین تو اُنکو نیلام کا حقیقی ہونا ثابت کرنا لازم ہی اور یہہ کہ مدعی کو صرف حسب ظاہراو بر مدعی علیہم کے دعوی اپنا ثابت کرنا لازم ہی کیونکہ اثبات سازش غیر ممکن ہی سو حسب ظاہر مدعی نے اپنی دعوی کو ثابت کر دیا ہی حالانکہ گنگا پرشاد زر ثمن خود اپنی طرف سے ادا کرنا ثابت نہین کر سکا ہی *

وکیل مدعی علیہم یہہ تقریر کرتے ہین کہ تھاکرداس کا حقوق ملکیت کو اپنے ترک کرنا اور گنگا پرشاد اُسکے قرابت دار کا اُسکو خرید کرنا دلیل خرید بینامی کا نہین ہو سکتا ہی و نہ خرید بینامی اس بات سے ثابت ہو سکتی ہی کہ گنگا پرشاد نے تھاکرداس سے کوئی لوت خرید کیا یا لیا تھا۔ اور یہہ کہ رام نیدھی لال ہوتی جسپر کہ مدعی نے تھاکرداس کے مختار ہونیکا اور بمعرفت

اُس کے لوت کے بناے مین واپس کر دینے کا اظہار کیا ہی ۴۰ برس سے سررشتہ مین اسینی سوپریم کورٹ کے کار خزانچی کا کرتا ہی اور بصورت مختار تھا کر داس کے کبھی کوئی کام نہین کیا ہی بلکہ وہ صرف گنگاپرشا اور گوپی کشن گوسائین دو بھائیو نکا مختار ہی * اور یہہ کہ گنگاپرشاد کو حاجت روپیہ کی نہین تھی اور یہہ کہ جن رعایا سے گنگاپرشاد نے خزانہ تحصیل کیا ہی وے کبھی بہ بنیاد خرید فرضی کے گنگاپرشاد کے تحصیل خزانہ کے استحقاق پر مخاصمہ نہین کئے ہین * منجملہ اقسام صورت ہای فریب قطعی کے اوپر فریق ثالث کے جو کہ عدالت مین پیش ہوتے ہین شاید کہ ثبوت کسی صورت کا زیادہ تر دقیق صورت سے اُس نیلام فرضی کے نہین ہی جس مین کہ خریدار بظاہر اپنے نام مین اور درحقیقت نام مین دوسرے کے جسکا کہ وہ مختار ہی خرید کرے *

اگرچہ بصورت قاعدۂ کلیہ کے از روی آئین فریب کا ثابت ہونا چاہیئے نہ مظنون ہونا ہنداالس قسم کے مقدمہ مین جو فی الحال عدالت مین دایر ہی اثبات فریب بہ ثبوت صریح اور قطعی کے غیر ممکن ہی * اور ثبوت بہتر جو ممکن ہی کہ مدعی بہ نسبت وضع اور تعلق متخاصمین کے اور بہ نسبت حالات ماقبل اور مابعد نیلام کے گذران سکے ایسا ہو کہ مجرد اُس سے عدالت کو

اشتباہ دو ہم حاصل نہووے بلکہ عدالت کے قریب اور سازش کے ظن غالب کرنے کا موجب ہووے * جس مقدمہ مین کہ ایسے ثبوت گذرے اُسمین مدعی علیہم کو نیلام کا حقیقی ہونا ثابت اور اندفاع اور تاویل اُن مراتب کی جو مدعی نے واسطے تردید صدق معاملہ نیلام کے پیش کیا ہی کرنا لازم ہی *

علاوہ اسکے عدالت سمجھتی ہی کہ اس مقدمہ مین قاعدہ عامہ ثبوت موثر ہی یعنے بار ثبوت کا اُس شخص پر ہی جو کہ تقویت اپنے مقدمہ کی ایسے حالات خاص سے کرتا ہی جو بالتخصیص زیادہ تر علم پر خود اُسکے موقوف ہی * اور اُس قاعدہ کے موثر گردانے مین ہم حکام اُس قید کو تسلیم کرتے ہین جو اس قاعدہ پر لگائی گئی ہی یعنے اُس قاعدہ سے اصلاح و اندفاع اُس نقص کا نہین ہوسکتا ہی جو بسبب پیش ہونے ضروری ثبوت صریحہ یا قیاسی بمخالفت مدعی علیہ کے پیدا ہووے * اما بعد گذرنے ویسے ثبوت کے تجویز کرنے مین معتبری اُس ثبوت کے خواہ وہ صریح ہو یا قیاسی جبکہ اُسکی تردید یا تضعیف نہووے کہ جو اُس تقدیر مین کہ ثبوت صریح یا قیاسی مذکورہ سے جس امر کو ثابت کیا گیا ہو وہ راست نہو مدعی علیہ کو کرنا مشکل نہین ہی قاعدہ مذکور کو موثر گردانا چاہیئے *

بلحاظ قاعدہ مرقومہ بالا ملاحظہ سے روبکاری صاحب جج مورخہ ۲۲ ما اپریل سنہ ۱۸۵۳ کے جوکہ شمول دوسری دستاویزات کے عدالت مین داخل ہوئی ہی اور بہ سببت جسکے بسبب استدعای وکیل مدعی کے توجہ عدالت کی منعطف ہوئی ہی دریافت ہوا کہ صاحب جج نے حساب کتاب معاملہ سے جوساتھ بنگال بنک کے عمل مین ایا تھا اور شہادت سے اہلکاران بنک کے جو بذریعہ کمیشن اسمال کارکورت کلکتہ مین لی گئی تھی ایک صورتحال ظیار کر دیا تھا *

اس صورتحال اور شہادت اہلکاران بنک سے صاف یہ ثابت ہوتا ہی کہ کاغذات کمپنی تھا کرداس گوسائین اور گنگا پرشاد وغیرہ کے نام کا واسطے حصول قرض مبلغ ۶۱۰۰۰ روپیہ کے جو کہ گنگا پرشاد نے لاٹ ہاتی سالہ کی قیمت نیلام میں بہاری تھی بطور ضمانت بنگال بنک مین امانت ہوئے تھے اور بعد ادای ۶۰۰۰ روپیہ بقایای مالگذاری سرکاری کے جو کہ باعث نیلام لاٹ مذکور کا تھا ۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ کو بعد بحالی نیلام کے تھا کرداس نے ۵۴۰۰۰ روپیہ زرمابقی بذریعہ لوٹ بنک بنگال کے صاحب کلکتر سے لیا تھا اور اُسکے دوسرے دن اُنہین لوتون مین سے ۵۰۰۰۰ روپیہ کے لوٹ معرفت رام نیدھی

لاہوری کے بنک مین داخل ہو کر کاغذات کمپنی جو سابقاامانت کیے گئے تھے خلاص کروالیے گئے تھے * یہ بھی ثابت کیا گیا ہی کہ تھاکہ داس کے گنگاپرشاد کے محال کو خرید کرنیکے بعد اسی صورت سے اؤر بھی روپیہ قرض ہو کر کلکٹری مین بابت مالگذاری محال کے گنگاپرشاد کے داخل ہوا ہی *

مدعی علیہ کوئی ثبوت واسطے تردید یا دفع ظن غالب کے جو کہ اس معاملہ سے بابت بینامی خرید تھاکرداس کے پیدا ہوتا ہی نہین گذرانے ہین * سارٹیفکٹ نیلام اؤر حساب کتاب تحصیل اؤر حالان ادای مالگذاری سے جو شامل ناتھی ہی صرف یہی معلوم ہوتا ہی کہ بہی کلکٹری مین نام گنگاپرشادکا بصیغہ خریدار اؤر بعد خرید کے بخانہ مالکیت ظاہرا اُسیکا نام مندرج ہی یہ ایک امر ہی جس سے کہ ادکار نہین کیا گیا ہی * بس تھاکرداس گو سائین کا وقت نیلام باقیدار ہوے اؤر اُسکے منگال بنک مین کچھ کاغذ کمپنی امانت کرنے اؤر واسطے ادای زرثمن کے اُس کاغذ پر روپیہ قرض لینے اؤر اُس کاغذ کمپنی کا سود با وقات مختلف تھاکرداس اؤر بھی بدر گنگاپرشاد لعل لوچن کو ملنے اؤر بنک مین واسطے رہائی کاغذ کمپنی مذکور کے اُنہین لوتونکے جو تھاکرداس سے بصورت زر فاضل نیلامی لاٹ ہائی سالہ کے کلکٹری سے پایا

تھا داخل اور رام نرسنگھ لاہوری کے جس کے ان معاملون مین مختار
ہونے سے مدعی علیہم انکار کیے ہین بصورت گواہ عدالت مین
از جانب مدعی علیہم طلب نہیے جانیکے لحاظ سے ہم حاکمان کی یہ
رای ہی کہ مدعی نے بتایید دعوی کے اپنے حتی الامکان ثبوت
بہتر گذرانی ہی اور چونکہ اُس ظن غالب کو جو ثبوت مذکور جانب مدعی
سے بہ نسبت سازش وفریب ہی ہوتے بلا کلام کے پیدا ہوتا ہی مدعی
علیہم بذریعہ ثبوت تردیدی کے جو اُن پر بنا لازم تھا دفع نہین کیے ہین
اِس سے ہم حاکمان سمجھتے ہین کہ مدعی مقدمہ کو اپنے ثابت
کیا ہی اور مستحق ڈگری کا ہی اسواسطے حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب
جج بحال اور اپیل ڈسمس ہووے اور خرچہ ذمہ رسپانڈنٹان *

۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس
صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۳۰۲ سنہ ۱۸۵۳

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدرامین ضلع سارن ۲۰ مي سنه ۱۸۵۳ کے

ویلیم دت پانڈے (مدعی) اپیلانت
بابو گنگاپرشاد سنگه عرف بابو کہابن سنگه
و گنگاپرشاد تیواری (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

مولوي افتاب الدين محمد وکیل اپیلانت

نالش بتعداد مبلغ ۱۸۰۲۱ روپیہ ۶ آنہ ۱۰ پائی ۱۶ کرانت کے دیبی دت مدعی واسطے داخل کرنے اپنا نام کلکتری بہی مین بجای گنگا پرشاد سنگہ کے اوٗر واسطے تقسیم کر لینے حصہ ایک محال کے جو مدعی نے اُسسے خرید کیا تھا گنگا پرشاد سنگہ عرف کہاین سنگہ و گنگا پرشاد پتواری وارثان پنڈت گنیش دت پر نالش کیا*

مدعی کا اظہار یہہ ہی کہ گنگا پرشاد سنگہ عرف کہنسا سنگہ نے واسطے ادا کرنے مبلغ ۱۹۹۹۹ روپیہ کے بتاریخ ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۴۹ مدعی اوٗر پنڈت گنیش دت کو ایک بیعنامہ لکھدیا اوٗر اُسپر اپنے دستخط اوٗر کئی شخص کی گواہی کر دی اشیا پر اُنکو قابض و دخیلکار کیا بعدہ پنڈت گنیش دت نے مدعی سے ۱۰۰۰۰ روپیہ لیکر بتاریخ ۲ مارچ سنہ ۱۸۵۲ اشیا مذکورہ مین سے اپنا حصہ کا بیعنامہ لکھدیا چنانچہ اشیا مذکوره ابتک مدعی کے دخل مین ہی * اوٗر یہہ کہ باین ہمہ کلکتری بہی مین مدعی کا نام بلفظ مالک حصہ گنگا پرشاد سنگہ داخل نہین ہوا ہرچند اُنہون نے گنگا پرشاد سے اکثر یہہ کہا کہ چلو دونون ملکر کلکتر کے پاس درخواست کرین * اوٗر چونکہ اشیای مذکوره منقسم نہین ہوا ہی اوٗر گنگا پرشاد

بہت لوگونکا قرضدار ہی لهذا مدعی خطرناک ہی کہ کہین ایسا نہو کہ اپنے شریک کے باقی خزانے کے لیئے اسکا اپنا حصہ بھی نیلام ہو جای یا گنگا پرشاد پر اجرای دگری ہونے مین کوئی دن مدعی کی حقیت بھی معرض بیع مین آوے چنانچہ تھوڑے دن ہوئے کہ مدعیکو بمشقت تمام ایسے ایک خطرہ سے نجات ہوئی ہی* نظر برامور مذکورہ مدعی نے نالش ہذا پیش کیا ہی*

گنگا پرشاد سنگہ مدعی علیہ کے سب اظہار ونکو تسلیم کرتا ہی اور بہ نسبت دعوی مرجوعہ کے کچھ عذر نہین رکھتا ہی مگر یہ کہتا ہی کہ اسکو مدعی سے خرچہ دلایا جاوے*

ایک دگریدار جسنے مدعی علیہم پر دگری حاصل کیا ہی یہہ درخواست کرتا ہی کہ نالش فیمابین مدعی و مدعی علیہ کے فریب اور سازش پر مبنی ہی اشیای مذکورہ از روی دفعہ ۷ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۵ ع کے اجرای دگری مین قرق ہوا ہی بس امید یہہ ہی کہ عدالت اس نالش کو ڈسمس کرے*

صدر امین اعلی کی رای یہہ ہی کہ بیعنامہ سازشی ہی اور واسطے ابطال حقیت دگریدار کے تیار کیا گیا تھا* صدر امین اعلی مدعی کے اظہاری بیعنامہ کے بےاصل پر وجوہات ذیل لکھتے ہین* اشیہہ کہ دستاویز مذکورہ پر نہ تو قاضی کی رجستری ہی اور نہ

رجسٹری کی ۲ یہ کہ دستاویز مذکورہ دو فرد اسٹامپ پر
لکھا گیا ہی ایک قطعہ خریدا ہوا ضلع بٹنہ کا ہی اور دوسرا قطعہ
ضلع شاہ آباد کا ۳ یہ کہ اظہاری زرثمن کا مقدار استطاعت ادای
مدعا سے زاید ہی ۴ یہ کہ ازروی تنواجو براج سنگہ پدر مہاجن
مذکور کے جسکا میعاد ایک بہت باقی ہی کل محال باندر پرگنہ بیگمر
(جس مین مواضع مبیعہ بھی شامل ہی استمراری کوٹھ کے دخل
مین ہی باوجود اسکے مدعیان نالش ہذا اقرار کرتے ہین بابن
اظہار کروے اشیای مبیعہ کے دخیلکار ہین ۵ یہ کہ مضمون
بیعنامہ مین اسقدر عموم ہی کہ اُس سے ظاہر نہین ہوتا ہی
کہ کسی شے کے فروخت کا اظہار ہی ۶ یہ کہ ایک اقرار
نامہ بیع بالوفا بہ نسبت بعض مواضع مندرجہ بیعنامہ مدعیکے جوگنگا پرشاد
سنگہ نے بتاریخ ۱ مئی سنہ ۱۸۵۰ اور کسی فریق کو لکھدیا تھا
در پیش کیا گیا پس ہر چند اِس اقرارنامہ کی تاریخ مدعی
کے اظہاری بیعنامہ سے موخر ہی مگر چونکہ ذکر اُسکا اور اور
دستاویز مین بشہادت شاہدین بالتصریح مندرج ہی اور اُسمین
رجسٹری کی علامت بھی موجود ہی لہذا ازروی دفعہ ۲ اکٹ
۱۹ سنہ ۱۸۴۳ کے اظہاری بیعنامہ سے مرجح تر ہی ۷ یہ
کہ وقت تحریر بیع نامہ کے گنگا پرشاد پر کئی اجرای ڈگری ہونیوالا تھا

اور از روی قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ کے جمیع املاک قرق ہو چکا تھا ایسی حالت مین اعتماد نہین ہوتا ہی کہ ایک ادنی جایداد کے لئے کوئی شخص مبلغ سنگین ۱۹۹۹۹ روپیہ دیوے * علاوہ برین دستاویز بیعنامہ اسیطرحپر بہ بنیاد سازش ٹھہرنے کے نامنظور ہو چکا ہی اور وہ حکم عدالت صدر مین بھی بحال رہا *

بنابر ان صدر امین اعلی نے باین تصور کہ واسطے فریب دینے داین ڈگری گنگاپرشاد کے مدعی و مدعی علیہ نے سازش سے یہ نالش دریپش کیا ہی مدعی کے دعوی کو مع خرچہ ڈسمس کیا ہی *

تجویز

مدعی نے عدالت ماتحت مین فیصلہ صدر امین اعلی پر اپیل کیا ہی اظہار اسکا یہہ ہی کہ چونکہ مدعی علیہ اپنی نالش مین مقر رہی کہ انہون نے مدعی کے ہاتھ بیع کیا ہی * پس بہ بنیاد اقرار مذکورہ کے مدعی نالش ہذا کرتا ہی * عدالت ماتحت کو لازم تھا کہ بالالحاظ اُس عذر کے جو باضابطہ وہان پیش نہین ہوا تھا حسب اقرار مدعی علیہ کے مدعی کو ڈگری دیتے *

رای انجابون کی یہہ ہی کہ حسب ضابطہ یہی مناسب تھا کہ جسوقت فریق ثانی نے بہ نسبت نالش مرجوعہ کے عذر دریپش کیا صدر امین اعلی مدعیکو فرصت دیتے کہ بذریعہ تتمہ

عرضی کے اُسکو بھی مدعی علیہم گردانتا مگر ایسا نہین ہوا کیونکہ
صدر امین اعلی نے بلحاظ کاغذات پیش کردہ فریق ثالث کے
اور اُسی کاغذات کے روسے اقرارنامہ مدعی علیہ اور دستاویزات
مبتنی علیہ نالش مرجوعہ کو اچھی طرح تحقیق کرکے یہ تجویز کیا ہی
کرواسطے فریب دینے دامن دکری مدعی علیہ کے مدعی اور
گنگا پرشاد سنگہ نے سازش سے یہ نالش رجوع کیا ہی *

واضح ہوا ہی کہ نظر بر حالات مقدمہ حق بجانب صدر امین
اعلی کے ہی اِس امور مین کہ اُنہون نے دستاویز پیش
کردہ فریق ثالث کو اپنے تجویز کا ذریعہ گردانا اور نالش ہذا کے
متخاصمین نے جو دستاویزات پیش کیا تھا اُنکو خوب طرح
تحقیق کیا تاکہ اُنکی عدالت متخاصمین فریب باز کے غرض نکالنے کا
وسیلہ نہ ٹھہرے اِسی نظر سے ہم حاکمان نامنظور کرتے ہین
اِس اصل کو کہ جس فریق کی حقیت محال خطر مین ہو وہ اگر مدعی
و مدعی علیہ کو سازش کی تہمت دے مگر عذر مذکور حسب ضابطہ
عدالت مین در پیش نہو تو اِس صورت مین عدالت کو اختیار
نہین کہ دستور معمولی سے زیادہ خوض کرین بلکہ معاملہ کو اصلی
اور ٹھیک تصور کرکے اُسکی تجویز مین مصروف ہون *

بلحاظ حالات مقدمہ کے اِنجانبونکی رای مطابق ہی ساتھہ رای

صدر امین اعلی کے * کیونکہ تحریر بیعنامہ کی ثبوت معقول نہ پہنچی اور نہ یہہ ثابت ہوا کہ مدعی نے زر ثمن ادا کیاہی * اور اظہاری بیعنامہ کے وقت مدعی پر جو جو اردات ہوئی تھی اُسپر نظر کر کے درخصوص اِسکے کہ اظہاری بیع فیمابین مدعی و مدعی علیہ کے ایک سازشی معاملہ ہی جو واسطے فریب دینے داین دلری کو گنگا پرشاد سنگ مدعی علیہ کے پیش کیا گیاہی ہم حاکمونکی رای ساتھہ صدر امین اعلی کے متفق ہو کر حکم ہوا کہ اپیل بمزامع خرچہ ڈسمس ہووے *

---

۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

یعنی جیمس کالو بن صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۱۴۲ سنہ ۱۸۵۶

سوال تجویز ثانی اوپر فیصلہ عدالت مورخہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۸۵۶ بمقدمہ نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۵۵ کے

چودھری رام پرشاد سنگہ ایک (رسپانڈنت) سایلان

خواجہ گوہر علی خان (اپیلانت) طرفثانی

منشی امیر علی و بابو بنگسی بدن متر و بابو رما پرشاد رای وکلای سایل

بابو کشن کشور گھوس و مولوی مرحمت حسین وکلای طرفثانی

یہہ سوال تجویز ثانی اُس فیصلہ پرہی جو ۱۷ نومبر گذشتہ کو بمقدمہ نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۵۵ صادر ہوا تھا*

اُسپر ہنگام بین حین انفصال اِس مقدمہ کے عدالت سے یہہ نیلام اجرای ڈگری باین وجہ مسترد ہوئی تھی کہ نیلام متنازعہ واسطے اُس مبلغ و اصالات کے عمل الٔی تھی جسپر کہ مدعی مدیون ڈگری قبل نیلام دین واجبی سے اپنے کہ مقدمہ زر فاضل کی نسبت مین اعتراض کیا تھا اُس مبلغ و اصالات مین بعد نیلام صیغہ اپیل مین اِس عدالت کے جو اپیل کہ قبل نیلام کے رجوع ہوا تھا بابت تخفیف راہ پائی تھی * اؤر باین وجہ کہ مدعیکے لئے دین واجبی سے اپنے کے آگاہ ہونیکا تا کہ قبل نیلام کے دینے پر اُسکے آمادہ ہو سکے کوئی طریق نہ تھا * فیمابین اِس مقدمہ اؤر مسماۃ شرنو کے مندرجہ صفحہ ۵۲ کتاب نظایر صدر سنہ ۱۸۵۲ کے اسی حالات کو وجہ مماثلت کا متصور کیا گیا تھا صدر امین اعلی بھاگلپور ۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۴ کو واسطے ڈسمس دعوی مدعی کے اِس مقدمہ کو نظیر گردانا تھا*

تائید مین اِس سوال تجویز ثانی کے یہہ تقریر ہوئی ہے نیلام مذکور واسطے واصلات اؤر سود اُسکے اؤر خرچونکے عمل ایا تھا اؤر یہہ کہ مبلغ واصلات بالاخر اِس عدالت سے اُسہ

مبلغ پر منفسخ ہوئی تھی جو اُسنے عرضی نالش مین مندرج کیا تھا جس سے کہ مدعی اِس مقدمہ کو علم تھا اور یہہ کہ وہ اُس مبلغ اور خرچہ کو جس سے وہ بوجہ احسن واقف تھا امانت کرسکتا تھا؛ یہہ بھی تقریر ہی کہ حکم مورخہ ۱۷ ماہ نومبر مین کوئی بات درمادہ واپسی زر ثمن کے اندرون کسی ایام مخصوص کے نہین ہی اور یہہ کہ فیصلہ سنہ ۱۸۵۴ کا جو کہ نقض برمحال ہی یہہ منشا نہین ہی کہ مدیون صرف اوپر نیلام کے اعتراض کرے بلکہ اُسکو لا اقل من ذالک اُس قدر روپیہ کے جو اُسکی رای مین واجب ہونی دینے پر آمادہ ہونا چاہیے اور اِس مقدمہ مین مدعی مبلغ مندرجہ عرضی نالش سے واقف تھا یا جسکی شرح کرکہ اُسنے خود تحصیل اُسکو کیا تھا اُس مبلغ کو بصورت واصلات واپس کردینا تھا؛ فیصلہ ۱۷ ماہ نومبر بھی بعلت ہونے اُسکے خلاف قاعدہ صحیح کے باطل ہی کیونکہ اگر نیلام مین فیصلہ اپیل کے صادر ہونے تک موقوف رکھے جاوین تو انجام اجرای ڈکری کا ہو سکتا ہی اور اگر پروی کونسل کو اجرای ڈکری سے اپیل کے سماعت کرنیکا اختیار ہو تو یہہ بھی بحث کی جاسکتی کہ جو نیلام کہ قبل اجرای فیصلہ کونسل مذکور کے ہوئے خلاف قانون ہی؛ اُسوقت پر یہہ بھی ثابت کیاگیا تھا کہ زر ثمن کو صرف تنہا ڈکریدار نے نہین لیا

تھا جو کہ ہمکی اُسکا ۱۰۰۹۰۵ روپیہ تھا اور اسلیئے کہ وہ خریدار تھا کہ
اُسنے ۲۳۰۱۸ روپیہ ۱۳ آنہ حق سماۃ حکیم بی بی حق دکریدار
ثانی کو جو کہ نالش نیلام اغاز کر چکی تھی نقد دیا تھا اور بعوض باقی
۳۵۹۲۴ روپیہ ۲ آنہ کے اُسنے رسیدونکو اپنے داخل کیا تھا *
منجملہ اِس مبلغ اخیر کے عدالت صدر سے واصلات مین تخفیف
راہ پانے سے اُسنے ۱۴۴۱۶ روپیہ واپس کر دیا ہی اما سماۃ
حکیم بی بی نے حصہ زر نیلامی کو اپنے واپس نہین کیا ہی اور
اِسواسطے نیلام مذکور کو یا کہ واسطے دین دکریدار و حکیم بی بی
ہر دو شخصون کے عمل مین ایا تھا اور در صورت استرداد
دکریدار حکیم بی بی سے روپیہ اپنا کیونکر پا سکتا ہی اِسواسطے
ہر ضرور تھا کہ کچھ حکم اسباب مین کہ مدعی اِس قدر عرصہ مین
زر ثمن کو واپس کر دیوے اُس فیصلہ مین صادر ہو تا ساعل
اُس روپیہ کے سود کا بھی جو اُسنے بصورت زر ثمن کے دیا تھا
مستحق تھا *

بتائید اُس دکری کے کہ جسکے مسترد کرنیکا درخواست
ہی یہہ تقریر ہی یعنے وکلای فریق ثانی کی یہہ تقریر ہی کہ مقدمہ
سماۃ شرنو نظیر اِس مقدمہ کا نہین ہو سکتا ہی کیونکہ اُس
مین تکرار صرف بہ نسبت سود کے تھا اور اصل مبلغ ازروی

ڈگری کے منقسم ہو گیا تھا: اما اِس مقدمہ مین اگر مدعی اُس قدر روپیہ کو جو اخرش منقسم ہوا تھا بصورت واصلات دینے چاہتا تو صدر اعلی قابل ہونیکے خیال سے لینے سے اُسکے انکار کر سکتے: بھی مدعی کے زر خرچہ پیش کرنے پر نیلام ملتوی نہین رہتا: نیلام کی انفصال اپیل تک ملتوی رکھوانے کو درخواست دی گئی تھی اماوہ درخواست اُسکی داخل کیا جانے کے تین ہفتہ بعد نیلام کے پانچ روز باقی رہتے نامنظور ہوئی پس عرصہ قلیل مین حکم التوای نیلام کا عدالت صدر سے حاصل کرنا غیر ممکن تھا اور اگرچہ حکم بی بی بھی حصہ زر ثمن پائی تھی اما نیلام بعلت دین اُسکے عمل مین نہین ایا تھا: نیلام بنظر ایذا کے تھا: تکرار واپسی زر ثمن یا سود کا اس مقدمہ کا شامل نہ تھا ونہ ازروی ضمن ۴ دفعہ ۵ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۵ کے سود دلوایا جا سکتا تھا*

تجویز

اس مقدمہ مین فیصلہ سابق سے عدول کرنیکا کوئی وجہ نہین ہی* سچ ہی کہ ازجانب مدعی مبلغ مساوی اُس قدر روپیہ کا جو اخرش اُسپر واجب ٹھہرا تھا ادا نہین کیا تھا؟ اس مقدمہ مین بہ نسبت مبلغ متنازعہ کے کچھ ڈگری نتھی جیسا کہ مقدمہ مین مسماۃ شرفو کے: پس فیمابین اس مقدمہ اور مقدمہ شرفو کے

(سوال تجویز ثانی)

۳۰ دسمبر

کچھ مضائقت نہین ہی حکم عدالت کا اُس مقدمہ مین بجنسہ یون
تھا کہ وجوہات ایسے ہو سکتے ہین کہ جسکے روسے وہ بیع
جو بطریق ناروا بلحاظ دین مدیون دکری کے عمل ایا ہو
مسترد ہووے *

اس مقدمہ مین دکریدار کے مشتری ہو نے بعوض نقد رسید
داخل کرلے سبب حالت حکم واپسی زرثمن کی نہ تھی رسد
اُسکا منسوخ اور دعوی اُسکا اوپر مدعی اپیلانت کے برحال باقی
مقصور ہوگا اور زرثمن کو حکیم بی بی کو دینا موجب بحالی نیلام کا نہین
ہو سکتا ہی ۞ اگر کوئی نیلام از اصل ناجایز ہووے تو تصرف
زرنیلامی موجب بحالی کا اُسکے نہین ہو سکتا ہی ۞ واسطے
وصول اُس مبلغ کے تدبیر بذریعہ آئین کرنا چاہیے ۞ علی ہذا القیاس
درمادہ سود کوئی حکم جاری نہین ہو سکتا ہی ۞ و نیز کوئی حکم درمادہ
مبلغ رسید خریدار کے صادر ہو سکتا ہی کیونکہ خریدار نے زر نقد
نہین دیا تھا ۞ اور بہ نسبت ۱۴۴۱۶ روپیہ واپس دادہ کے یہہ
معلوم ہوتا ہی کہ خزانہ مین عدالت صاحب جج کے ہی مدعی کو
واسطے سود کے اُسکے جواب وہ نہین ٹھہرایا جاسکتا ہی کیونکہ وہ
مبلغ ہی جو عدالت نے ازراہ غلطی حسب استدعای دکریدار
مدعی پر واجب ٹھہرایا تھا ۞

ثانیا عدالت سے وہی حکم ہوتا ہی کہ نیلام مسترد ہ کے عمل اسکے بن عجلت غیرواجبی ہوئی تھی * اسواسطے حکم ہوا کہ یہہ سوال تجویز ثانی مع خرچہ نامنظور ہووے *

۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلد اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۱۶۷ سنہ ۱۸۵۶

اپیل ضابطه اوپر فیصله الهی صدرامین ضلع مارن ۳۰ مارچ سنه ۱۸۵۵ کے

راجه شیونندن سنگه وغیره (مدعی علیهم) اپیلانتان

بابو رام کشن سنگه (مدعی) رسپاندنت

مسماة مهتاب کنور (شخص ثالث) سایل

بابو کشن کشور گهوس وبابو شمبهوناتهه پندت

ومستر الن وکلای اپیلانتان

منشی امیرعلی وبابو رما پرشاد رای وکلای رسپاندنت

دعوی منقوله بتعداد مبلغ ۴۹۱۰۸ روپیه ۱۲ آنه ۱ پائی

اظهار مدعی کا یہہ ہی کہ بابو راج کمار راد هاموہن سنگه یکی از ۴ پسران راجه سری کشن سنگه جد فاسد مدعی مذکور کا تها * اور اُسنے ۵ بوس سنه ۱۲۵۸ فصلی کو وفات کیا تها * مگر چونکه

مدعی مذکور در حین وفات راو ھاموہن سنگہ متوفی اُنکے مکان مین نہین تھا ؛ اِسلیئے صرف ۲۳ ماہ مذکور مین اُسکو خبر وفات اُسکی جد فاسد متوفی کی پہنچی ؛ اور جب اُسنے چاہا کہ اوپر جایداد متروکہ متوفی مذکور کے دخیلکار ہووے راجہ رگھونندن سنگہ بسر راجہ دوست دمن سنگہ برادر متوفی مذکور نے اُسکو مزاحمت پہنچاکر ایک ویل مورخہ ۵ آسن سنہ ۱۲۵۷ فصلی مطابق ۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۹ درپیش کیا ؛ بایں اظہار کہ وہ لکھدیا ہوا متوفی مذکور کا مشتمل اوپر اِس بات کے ہی کہ راج کمار رو بابو دیو نندن سنگہ نبیرہ نابالغ راجہ دوست دمن سنگہ بوصایت راجہ رگھونندن سنگہ اُسکا وارث ہی *

مقدمہ ہذا بصیغہ اکت ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ صاحب جج ضلع کے پاس رجوع ہوا تھا ؛ اور روے راجہ دوست دمن سنگہ کو اوپر بالکل اشیای غیر منقولہ اور منقولہ متوفی مذکور منجانب نابالغ مسطور دخیلکار رکھے تھے ؛ مدعیکو دربارے رجوع کرنے نالش باضابطہ واسطے استرداد ویل مذکور کے حکم دئے ہی ؛ مدعی مذکور نے نالش مذکورہ بنام راجہ شیو نندن جانشین راجہ رگھونندن بصورت گارجن نابالغ مذکور کے ؛ اور بنام نابالغ مذکور بصورت اصالہ مدعی علیہ کے ؛ اور بنام دوسرے اشخاص بصورت مدعی علیہم

حسب ضابطہ کے رجوع کیا ٭

مدعی بامن توجیہ ویل مذکور پر اعتراض کرتا ہی کہ اُسکی تحریر حسب بیان مدعی علیہم ہرگز وقوع مین نہین آئی ہی ٭ اور اگر مرقوم ہوا بھی ہووے تو بھی وہ از روی شاستر ہنود ناجایز واقع ہوا ہی ٭ اسلیئے وہ محال اُسکی حقیقت کا ہی اور کیونکہ وہ وارث شاستری متوفی مذکور کا بسبب انعدام اور کسی اولاد اُسکے کے ہی ٭ اور اسلیئے کہ ویل مذکور مین دیونندن کو اُسکا وارث قرار دیا گیا ہی جو کہ از روی شاستر بمقابلہ اشیا غیر منقولہ منقسمہ موروثہ وارث نہین ہو سکتا ہی *

مدعی علیہ شیونندن سنگہ اپنے جواب مین اظہار کرتا ہی کہ چونکہ صاحب جج ضلع نے نابالغ مذکور کو اوپر اشیای غیر منقولہ اور منقولہ متوفی مذکور از روی ویل مذکورہ کے دخل دلایا ہی ٭ اور مدعی مذکور بالفعل صرف واسطے اشیای غیر منقولہ کے نالش رجوع کیا ہی ٭ پس اِس سے تسلیم صحت ویل مذکورہ متحقق ہوتی ہی ٭ اور اُسنے دوسری وجوہات بھی در خصوص نامنظوری دعوی مدعی ۰ پیش کیا ہی ٭ یعنے یہہ کہا ہی کہ مدعی مذکور ذات سے باہر ہو گیا ہی ٭ حتی کہ اُسکا جد فاسد ہرگز اُسکے ساتھہ کھانا نہین کھایا ہی ٭ اور یہہ کہ وہ سپند متوفی مذکور

کا نہین ہی ٭ اور اسلئے اُسکی جایداد کا وارث نہین ہو سکتا
ہی ٭ مدعی علیہ نے اور بھی یہہ بیان کیا ہی کہ بعد از وفات راجہ
سری کشن اُسکے پسر کلان راجہ گنگاپرشاد کے وقت مین جایداد
اجمالی واسطے بقایای خزانہ اور ادای زر ڈگری ہای عدالت کے
پاس تمنای چند مواضع بابت جمع ۷۰۰۰ روپیہ کے نیلام ہو گئی تھی ٭
بعد ازان راجہ دوست دمن سنگہ نے بنایدر راجہ بنارس جو اُسکا
اور رادھاموہن سنگہ کا برادر نسبتی ہی ٭ دوسرے جایداد ون
کو خرید کیا ٭ اور روے اُسپر بصورت اجمالی دخیلکار رہے ٭ اور
جب کہ راجہ دوست دمن سنگہ کا وفات ہوا تب اُسکے دو بیٹے
دکھوندن اور جدوندن بشرکت رادھاموہن سنگہ کے اشیای
موروثی اور خریدہ کے دخیل کار رہے ٭ بعد اُسکے رادھاموہن
مذکور نے ویل بحق دیوندن تحریر کی ٭ اور اُسنے حسب ضابطہ
اطلاع ویل مذکور کا بالکل رعایا کو دیکر دیوندن مذکور نو ابتدا
سنہ ۱۲۵۷ دخیل کار کر دیا ٭ اور صحت ویل مذکور پر باین طور اعتراض
کیا گیا ہی کہ رادھاموہن نے ۲۸ کاتک سنہ ۱۲۵۸ کو بسبب
واقع ہونے ایک تنازع کے صاحب جنت مجسٹریت کے پاس
اپنے حین حیات مین بابیح ایک نالش کے جو اُسپر رجوع کی گئی
تھی ویل مذکور کو تسلیم کیا ہی ٭ اور بموجب اُسی ویل کے

نابالغ مذکور سے جواب لیا گیا ہی * اور دوسرے اسباب وقراین بھی درمادہ صحت شاستری وثیل مذکور کے درپیش کئے گئے ہین * اور یہہ اظہار کیا گیا ہی کہ جب رادھا موہن اور روپنہ دوست دمن کی جایداد اجمالی اور غیر منقسمہ تھی * تب وثیل مذکور جو حسب رضای رگھو نندن بحق دیو نندن مرقوم ہوا ہی * بدرستی تمام موافق شاستر متصور ہی * کیونکہ سوای وارثان دوست دمن کے جن مین دیو نندن بھی داخل ہی کوئی دوسرا شخص پانیوالا حصہ رادھا موہن کا مالیت اجمالی سے خواہ کسو بہ خاص ہو یا موروثی * نہین ہوسکتا ہی * خلاصہ یہہ کہ وثیل مذکور سے جایداد مذکورہ سلسلہ راست ودرست وراثت سے باہر نجاکر اُسی مین قایم وبرقرار رہتی ہی اور مدعی نے یہہ بھی دیکھا نہین سکتا ہی کہ اُسکا جد فاسد اُسکی جدہ فاسدہ اور مادر کو چھوڑکر وفات کیا نصف صرف جسصورت * وہ اپنا دعوی درپیش کرسکتا ہی *

جو لوگ کہ صرف حسب ضابطہ بزمرہ مدعی علیہم لائے گئے ہین اُنکے جوابوں کی تفصیل کا لکھنا ضرور نہین ہی *

ملخص فیصلہ اعلی صدر امین جنہون نے بحق مدعی رسپانڈنت ڈکری دی ہی اسطرح پر ہی * کہ اُنہون نے اپنا شبہہ درخصوص اصلیت وثیل مذکور کے قایم بند کیا ہی * مگر اُس امر کی تجویز

شکل مین لانی ضرور نہین سمجھتا ہی ۞ کیونکہ وے اُسکو از روی قانون کے ناجایز ٹھہراتے ہین ۞ بایں توجہہ کہ راداموہن اپنے بھائیون سے ہر طرح سے الگ اوٗر علیحدہ رہتا تھا ۞ اوٗر اُسکے الگ حقوق اوٗر مرافق بیچ جاںداد مدعی بھا کے تھے ۞ اوٗر اس وجہ سے مدعی جو کہ اُسکی بیٹی کا بیٹا ہی اُسکا وارث حقدار بموجب شاستر ہنود مندرجہ بیوستہ مداخلہ کے متصور ہی ۞ اوٗر ایسائی وہان مذکورہ جو کہ اُسکی مضرت مین موثر ہی قایم نہین رہ سکتا ہی ۞ اوٗر اعلی صدر امین سے یہہ تجویز کی ہی کہ عذر مدعی علیہ در باب خارج از مذہب ہوے مدعی کے حسب منشای اکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ ممنوع السماعت ہی ۞

اصلی ایشو جو بنار ضامندی اس فیصلہ کے درپیش کیا گیا ہی اُسپر منجانب اپیلانت یہہ تقریر ہوئی ہی ۞ کہ جایداد مداخلہ رادا موہن سنگہ متوفی بالکل جایداد موروثہ نہین تھی ۞ اوٗر وہ اُسپر اس حیثیت سے دخیلکار نہین تھا جسکی روسے بموجب شاستر ہنود اُسکو جاںداد علیحدہ اوٗر غیر مشترک کہا جا سکتا ہو ۞ اوٗر یہہ ایشو ضمنا مشمل اوپر دو الگ الگ ایشو کے ہی ۞ — اپیلانت جیسا کہ اپنے پہلے جواب مین اظہار کیا تھا آب بھی اظہار کرتا ہی کہ جایداد مداخلہ برادران دوست دمن سنگہ

اور رادہا موہن سنگہ بالکل موروثی نہین تھی اور یہہ کہ جہت سے مواضع کو جن مین رادہا موہن کی شرکت تہی دوست موہن سنگہ نے یا اپنے نام سے یا اپنے بھائیون کے نام سے یا اپنے لواحقین کے نام سے خرید کیا تھا اور اسکا یہہ مطلب ہی کہ وہ مواضع جن پر رادہا موہن سنگہ اسطرح سے دخلکار تھا از قسم جایداد مکسوبہ خاص اُسکے متصور ہون اور یہہ کہ رادہا موہن سنگہ بہ نسبت ان مواضع کے ایسے انتقال کرنیکا مستحق متصور ہی جو خارج از سلسلہ وراثت شاستری ہووے اعلی صدر امین نے اس تخصیص پر مطلق غور نہین کیا ہی اور عدالت کوئی رای مشخص درخصوص کسی تکرار متعلق حالات یا قانون کے اپنی طرف سے نہین دی ہی بلکہ عدالت بہی دیکھتی ہی کہ حالات مذکورہ ایسی تفصیل اور تصریح کے ساتھہ پائی نہین گئی ہین جسپر استعمال قانون عملمین ایا ہوتا اعلی صدر امین نے صرف یہی تجویز کی ہی کہ رادہا موہن اہالی خاندان مذکورہ سے علیحدہ تھا اور یہہ کہ مدعی بسبب اس علیحدگی کے اُسکا وارث شاستری متصور ہی اور اُسکو اُسکی جایداد مین ایک حقیت غیر منفک حاصل ہی مگر اگر کوئی حصہ اس جایداد کا مکسوبہ خاص تھا اور بسبب مکسوبہ خاص ہونے اُسکے رادہا موہن مذکور اُس

متعدارکو ماسیوای وارث نسبتی اور خاندانی کے کسی دوسرے کو دے سکتا تھا۔ تب ایشو اس مقدمہ کا اسماده مین نہ صرف اوپر امر عاسجدگی اور غیر عاسجدگی راجع ہوگا بلکہ اوپر صحت ہبہ اظہاری کے بھی راجع ہوگا ٭

ترجمہ کولبروک صاحب کے صفحہ ۲۷۹ مین مرقوم ہی کہ اگرپدر کو حقیت غالب اُسکی کسی مالیت مکسوبہ خاص مین ہووے پس بسرکو البتہ اُسکے انتقال پر راضی ہونے ہوگا۔ اور پھر یہ لکھا ہی کہ اگر باپ اُس مالیت کو ثانیا حاصل کرے جو مکسوبہ کسی مورث کا تھا اور اُسکو کسی غیر نے لے لیا تھا۔ اور دادا نے اُسکو دوبارہ بازیافت نہین کر سکا تھا۔ پس اُسکو نہین چاہئے کہ بلااتفاق ساتھ اپنے پسرونکے اُسکی بتوارہ اور تقسیم عمل مین لاوے۔ پس اس سے بموجب شاستر مجاریہ بہار تب بروکیاں مدعی رسپاندنت بابو رامپرشاد رای اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہین اختیار انتقال اشیای مکسوبۂ خاص مسلم ہوتا ہی۔ اور عدالت کو معلوم ہوتا ہی کہ تجویز اس امر کی البتہ ضرور ہی کہ ایا کوئی متعدار مالیت مدعی بہا کا مکسوبہ خاص رادہا موہن مذکور کا تھا یا نہین اور اگر تھا تو وہ کون سا متعدار تھا۔ خصوصا تمیز اور تفریق اُس متعدار کا شے موروثی سے نہایت ضرور ہی۔ اسلئے حکم ہوا کہ

مثل اس مقدمہ کا باین حکم عدالت ماتحت مین واپس بھیجا جاوے
کہ اعلی صدر امین کو سمجھنا چاہیے کہ عدالت ہذا اُنکے فیصلہ کو بحال نہین
رکھہ سکتی ہی ٭ کیونکہ وے بھلے بہہ دریافت کر چکے ہین کہ رادہا
موہن اپنے بھائیون سے یا اپنے بھتیجون سے علیحدہ ہوا تھا ٭
اگر اعلی صدر امین موصوف کی اب بھی یہی رای ہووے ٭ پس
اُنکو یہہ تجویز کرنی چاہیے کہ آیا رادہاموہن مذکور ازروی شاستر
انتقال کرسکتا تھا یا نہین ٭ اور کسی ایسی مالیت کو اُسنے انتقال
کیا ہی ٭ نہین جسکو اعلی صدر امین مالیت کسوبہ خاص اُسکی ٹھہرا
ستے ہین ٭ اور اگر اُنکی رای یہہ ہووے کہ رادھاموہن مذکور کا
کسی قیاس سے اور بلحاظ کسی مالیت کے اپنے جایدادون سے
علیحدہ ہونا مفہوم نہین ہوتا ہی ٭ تب اُنکو یہہ تجویز کرنی چاہیے کہ
اِس صورت مین بھی رادھاموہن مذکور کو ازروی شاستر حق
انتقال خاص ہی یا نہین ٭

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب ٭ آیدورد الگرنڈ رسمویلس
صاحب ٭ ڈیوڈ انگلس منی صاحب ٭ قایم مقام حاکمان ٭

نمبر ۴۶۱ سنہ ۱۸۵۳

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدر امین جسر ۵ سپتمبر سنه ۱۸۵۳ کے

رام رتن رای وغیره (مدعی علیہم) اپیلانٹان
پرتاب چندر سنگھ وغیره (مدعیان) وبرسے ناتھ
(مدعی علیہ) رسپاندنٹان

منشی امیر علی وبابو بنگسی دہن متر وبابو شمبھو ناتھ پنڈت
ومسٹر الن وکلای اپیلانٹان
بابو رما پرشاد رای وبابو کشن کشور گھوس
وبابو گوبند چندر مکھرجہ وکلای مدعیان رسپاندنٹان

نالش بتعداد مبلغ ۳۸۹۲۷ روپیہ بدعوی دخیابی زمین اظہاری موضع دیدرکھول پرگنہ نندی مع واصلات اور واسطے تردید حکم صاحب مجسٹریت حسب قانون ۱۵ سنہ ۱۸۲۴ کے رجوع ہوئی تھی *

مقدمہ ہذا ابنارافی فیصلہ صدر امین اعلی اس عدالت میں پہلے بصیغہ اپیل دریش ہوکر اس عدالت سے بتاریخ ۸ جون سنہ ۱۸۵۲ بذریعہ فیصلہ مندرجہ ذیل واسطے تدارک زاید کے نزدیک صدر امین اعلی واپس بھیجا گیا تھا ۔

دیجہ منجملہ اس قسم مقدمات تکرار سیوانہ بندی کے ہی کہ جن میں اس عدالت کو اوپر فیصلہ عدالت ماتحت کے دست اندازی کرنا نہیں چاہیے بشرطیکہ دگری عدالت ماتحت

مین ثبوت اسباب کی مندرج ہے کہ وہان کل ثبوت مادہ
تکراری کی تجویز ہوئی ہی اور بعد تدارک و تحقیقات کامل کے
اُسمین بطور نتیجہ کے ثبوت اُن مراتب سب کی ہوئی
ہو جو واسطے بحالی رای عدالت ماتحت کے کافی ہووے ؛ مگر
اِس مقدمہ مین صاحب مجسٹریت نے اگر فی الواقع بذریعہ
ایسے تدارک کے نہین کہ جو بہت عمیق اور بہت ٹھیک
تدارک خود صاحب مجسٹریت کا معلوم ہوا بذریعہ اپنی روبکاری
۱۴ مارچ سنہ ۱۸۳۷ کے جو ۲۰ مئی سنہ ۱۸۳۷ کو از حضور صاحب
کمشنر دایرہ و سایر کے بحال رہی ہی اُسوقت دخل مدعی علیہ کو
ثابت جانا تھا ؛ تب مدعیان نے ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ کو نالش
دیوانی واسطے تجویز حقیت زمین کے رجوع کیا ؛ اصل تکرار
ازروی جواب دعوی کے یہ پیدا ہوتی ہی کہ مدعیان اصلا کبھی
دخیلکار نہین تھے اور صاحب مجسٹریت اور صاحب کمشنر دایرہ
وسایر نے صرف اُسی دخل کو بحال رکھا ہی جو اُسوقت
مدعی علیہم کا تھا ؛ عدالت ماتحت نے بلا تصریح اسباب کے
کہ درخصوص دخل سابق مدعیان کے کسوقت مین کون کون مراتب
ثبوت کو پہنچے ہین حقیت زمین کی بحق مدعیان صرف اسوجہ
سے کہ سنہ ۱۲۳۱ کے بعض چٹھہ کاکتری سے ظاہر ہی کہ جب

زمینداری مدعیان جین رہنے اُسکے تحت علاقہ کورٹ افوارڈس
کے بابہ نالش ہوئی تھی تب تین چاک تنجملہ چکھای متنازعہ کے بشمول
و بطور جزو زمینداری مدعیان کے جریب ہوا تھا دکری کیا ہی ٭
اور جو تھا چاک کا ذکر نہ ہونا چتھون مین عدالت ماتحت کی دانست
مین بسبب کہنگی و بوسیدگی حال چتھون کے ہی ٭ لو فرضا اگر
چتھون کو بہمہ وجوہ صحیح ٹھہرایا جای تاہم زمین متنازعہ یا کسی جزو
کا اُسکے کسی وقت مین بذریعہ جریب امین جانب کورٹ
افوارڈس کے بشمول کسی زمینداری خاص کے پیمایش ہونا
دلیل قطعی و ثبوت وافی اسبات کی نہین ہی کہ وہ از راہ
حق یعنے در حقیقت بھی از آن اُسی زمینداری کا ہو ٭ مدعیان
کو ثابت کرنا اپنے اظہار کا وے اُسوقت تک کہ جب مدعی علیہم
نے اُنکو بابہانہ حکم صاحب مجسٹریٹ مذکور الصدر کے بیدخل کر دیا
ہی دخیلکار تھے لازم تھا ٭ ہرگاہ مدعی علیہم نے یہہ عذر کیا کہ مدعیان
ابھی دخیلکار نہین تھے تو اِس سے یہہ لازم آتا ہی کہ تا وقتیکہ
مدعیان قبل اِس نالش کے ۱۲ برس کے اندر اپنا دخل و بیدخلی
ثابت نکرین تبتک اُنکی دعوی در اصل جسطرح کہ ہو بلحاظ تمادی
جایز و مسموع نہین ہو سکتی ہی ٭ دخل کے مادہ مین کچھ شہادت
عدالت ماتحت مین لی گئی ہی گو اُس مادہ مین کوئی رای صریح

بطور نتیجہ اُس شہادت کے فیصلہ عدالت ماتحت مین نہین دی گئی ہی ۞ اکثر شہادت اُس مادہ مین خلاف ضابطہ نزدیک امین اور ایک شخص پیشکار کے کہ جن دو کے کسیکو گواہی لینے کا اختیار نہین تھا گذری ہی ۞ ہوتا گمان کی رای مین عدالت ماتحت کو طرفین سے گواہان درمادہ دخل و بیدخلی کے خود عدالت مین طلب کرنا چاہیے تھا اور اُنکی شہادت پر غور کر کے تب اُس تکرار پر فیصلہ کرنا لازم تھا ۞ اگر دخل مدعیان درمیان میعاد حد سماعت کے ثابت ہوتا تو اُس صورت مین قراین حقیت پر جواز روی جتھون کے یا اور کسی دستاویز متعلقہ مثل کے پیدا ہو غور کرنا مناسب ہو سکتا ۞ پس بوجوہات مرقوم الصدر کے تحقیقات و تجویز اِس مقدمہ کی ہم حاکمان کی دانست مین ناقص متصور ہو کر حکم ہوا کہ مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے اِس حکم سے نزدیک صدر امین اعلی کے واپس جای کر بحالی نمبر سابق و سے حسب ہدایت مذکور الصدر کے تحقیقات ثانی عمل مین لاوین اور بلحاظ خصوصیت حال مقدمہ اور مخالفت چکھای متنازعہ کے صدر امین اعلی کو چاہیے کہ بذات خود سموزمین پر جاوین اور مدارک درستی نقشہ و غیرہ کاغذات جس سے جزئیات احوال اراضی متنازعہ کی معلوم ہو کر کے فیصلہ جدید اِس مقدمہ

مین صادر کرین "*

راي تریورصاحب وٖمنی صاحب * ــ صدر امین اعلی بحق مدعیان بصدر ڈگری دے ہین اور اپیل ہذا مجانب مدعی علیہم اِسس عدالت مین نالیا ہوئی ہی *

مدعیان یہہ دعوی کرتے ہین کہ زمین مدعی بہا چار چک ہی اور موازی ۲۰ کہارہ ۱۳ پاکہی کو مشتمل ہے *

یعنی ۱ چک مادھب دانگا	۱۲ کہارہ	۱۲ پاکہی	
۲ چک مسور دوب	۳ کہارہ	۶ پاکہی	
۳ چک کریما دانگا	۴ کہارہ	—	
۴ چک چتودوب	—	۴ پاکہی	
ہمگی	۲۰ کہارہ	۱۳ پاکہی	

وی یہہ اظہار کرتے ہین کہ اِسس سے اُنکو مدعی علیہم نے سنہ ۱۲۴۰ بنگالہ مین بیدخل کیا ہی *

مدعی علیہم یہہ دعوی کرتے ہین کہ زمین مدعی بہا طرف ماول کے موضع صادوکہالی مین واقع ہی اور وی مقرری جوت جمع اُسکا کہتے ہین اور مدعیان کبہی زمین مدعا بہا پر دخیل و قابض نہین تھے *

امور تجویزی اِسس مقدمہ مین یہہ ہین کہ آیا زمین مدعی

بھاشا مال حید رکے ہولرساد وکھالی کا ہی اور اظہار مدعیان ثابت دخیلکاری قبل سنہ ۱۸۳۷ ثابت ہی یا نہیں *

اب اس پر غور کرنا چاہیئے کہ قبل واپسی اس معاملہ کے کیا کیا حالات مقدمہ ثابت ہو چکے تھے اور صدر امین اعلی بذات خود سر زمین پر واسطے تدارک حالات کے جاسکتے تھے کہ اس امر کی تحقیق و تدارک احتیاط کے ساتھہ کرنیکے لئے مقدمہ واپس ہوا تھا نتیجہ اسکا کیا ہوا ہی *

قبل واپسی مقدمہ کے کوئی دلیل بابت تاویز قابل اعتماد در پیش نہیں ہوئی تھی ؛ اور ثبوت زبانی بر کسی فریق کے کچھ اعتماد نہیں کیا گیا تھا ؛ کئی شخص امین یکی بعد دیگری واسطے تدارک حدود اظہاری ہر یک فریق اور جہت تحقیق و تدارک اس امر کے کہ فریقین زمین متنازعہ کو جو اپنے محال متعلق قرار دئے ہیں سو اسکے کس محال کا متعلق ہی اور بھی جہت دریافت و تحقیق ثبوت دخیلکاری ہر یک فریق سر زمین پر متعین ہوئے تھے مگر رپورٹ انکی یکی بعد دیگری نامنظور ہوئی تھی ؛ تیلک چندر نے بتائید مدعیان رپورٹ داخل کیا تھا ؛ اور پیشکار صدر امین اعلی واسطے امتحان نقشہ میان جان اور اپنے ہاتھہ سے موافق داغہای مندرجہ عرضی اور جب جنتہای سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ دوسرا

ایک نقشہ طیار کرنیکے لئیے سر زمین پر بھیجا گیا تھا؛ موعی الیہ زمین مدعی بہا کو شامل موضع سادوکھالی یعنے از آن مدعی ہونا ظاہر کیا *

بعد واپسی اِس معاملہ کے حسب حکم اِس عدالت بذاتہ صدر امین اعلی سر زمین پر جا کر تکرار متنازعہ فیہ کو تدارک کئیے ہین اور اُنکی تحقیقات کی کیفیت سے واضح ہی کہ وہی نقشہ پیشکار کو تدارک و مقابلہ کر کے مقامات مندرجہ نقشہ مذکورہ کو داغہای عرضی اور چتھہ ہای سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ کا موافق پایٔے جو البتہ اُنکو کرنا تھا کیونکہ پیشکار نے بتخصیص برعایت و لحاظ اُن داغون کے نقشہ طیار کیا تھا؛ اور ماسوای مراتب متحققہ سابق اُنکے نزدیک چند علامت سرحد و درخت و مکان رعایا ظاہر ہوا اور ایک کو اس مقام اور دوسرے کو دوسرے مقام پر رکھکروی اُس سے یون استدلال کرتے ہین (جو کہ انجانبو نکے نزدیک محض غیر موجہ معلوم ہوتا ہی) کہ زمین مدعی بہا از آن مدعیان اور وی اُسکے دخلیابیکے مستحق ہین *

بعد تدارک و تحقیق علاحدہ داغونکے نتیجہ تدارک و تحقیقات صدر امین اعلی در اصل یون ہین؛ صدر امین اعلی کے نزدیک یہ متحقق ہوا کہ بمقابلہ داغ نمبر ۱۴۶ اور نمبر ۱۶۰ بابت چتھہ ہای سنہ ۱۲۳۱ بنگلہ کریمیا واقع ہی؛ اور بمقابلہ داغ نمبر ۱۷۹ سو

اور بمقابلہ نمبر ۱۲۳ ماو ھہب؛ الگا واقع ہی؛ اور وے یون لکھتے ہین کہ یہہ سب داغ حسب مندرجہ عرضی متحقق ہوئے اور زمین ہای مذکورۂ نقشہ پیشکار اُسیطرح کے ہین؛ اور بہ نسبت داغ ہای نمبر ۱۸۶ اور نمبر ۱۸۸ کے وے یون لکھتے ہین کہ حدود مندرجہ نقشہ خلاف مندرجہ عرضی کے موافق ہین؛ اور اُس امرکو (کہ انجانبو نکے دادست مین اُس سے کچھ دغابازی باحقیقت ثابت نہین ہوتی ہی) وے یون بیان کرتے ہین کہ وہ چار چاک داغ ہای نمبر ۱ و ۲ و ۳ کو اوپر اُسی مقامات کے رکھنے و تطبیق دیکھنے سے حاصل ہوتا ہی *

چاک نمبر ۴ یعنے چتو دوب کا کچھ ٹھیکانہ نہین ملا؛ اور اُسکا نرہنا تسلیم کیا گیا ہی؛ صدر امین اعلی لکھتے ہین کہ چتھہ مین کوئی نشان نہین ہی کہ اُس سے وہ چاک دریافت و متحقق ہووے؛ ماسوای اِسکے وے یہہ تسلیم کرتے ہین کہ بسبب کرم خوردہ و ناقص ہوے چتھون کے زمین مدعی بہاکو حسب داغونکے متحقق کرنا غیر ممکن ہی؛ مگر وے یہہ رای دئے ہین کہ چتو دوب بھی بیشک اُسکے درمیان نہین ہی اور اگر چتھونکا یہہ حال نہوتا تو وہ بھی متحقق ہوتا ۰

مراتب مذکورہ سے وے یون استدلال و استنباط کرتے

ہین کہ از روی چتھہ ای مذکورہ مدعیان یہ ثابت کئے ہین کہ مسور دوسب بگی از ۴ چاک اۋر شامل موضع حیدر کھولہ ہی *

یہ سب وجوہات انجانبون کے نزدیک محض غیر موجہ اۋر سنہ ۱۲۳۱ کے چیتھہ کانکشری مین جو اراضی متعلقہ حیدر کھولہ کرکے مندرج ہی ساتھہ اُسکے تطبیق و مشخص ہونے کے لئیے اصلا کافی نہین ہین * علاوہ خواہ دربارہ دلیان تحریری یا زبانی یا مراتب تحقیق کردہ صدر امین اعلی یا اوپر حالات متعدمہ کے لحاظ کرنیے سے دربارہ ثبوت دخل اُنکی بابت ماقبل سنہ ۱۸۳۷ کے جسکا مدعیان اظہار کئے ہین یا در خصوص مابعد سنہ ۱۸۳۱ جیساکہ واسطے استحقاق دکری کے اُنکو ثابت کرنا ضرور تھا کچھ بھی پایا نہین جاتا ہی *

اوپر دستاویزات گذرانیدہ مدعیان کے انجانبونکو رای مندرج کرنا ضرور نہین ہی کیونکہ دستاویزات مذکورین خواہ قابل اشتباہ کے ہین یا اُس سے جو امر ثابت کرنا مقصود ہی سو ثابت نہین ہوتا ہی *

احکام صاحب مجستریت بحالی صاحب کمشنر قریب ۲۰ برس سے جاری و قایم ہی * اۋر اُس مدت تک مدعی علیہم از روی احکام مذکورہ اراضی مذکورہ کے دخل پر قایم رہے ہین اۋر مقرریداران یعنے گولک چندر بوس و برج رام مترکہ وے نوسال

و بلشت بناہی مدعیان تنازع و فسادات سر زمین کے بانی و مبانی ہوے تھے کہ وہ بذریعہ احکام مذکورہ باز رکھا گیا تھا ٭ واسطے منسوخی احکام مذکورہ کوئی تدبیر نہین کئے ٭ جبکہ ۶ برس منقضی ہو گیا اور مکانیت اراضی اور سابق حیثیت و احوال فریقین دریافت کرنا زیادہ تر مشکل ہوا تب مدعیان تنازع و فساد ہای بیجا شروع کئے ٭ انجانبو نکی دانست مین بمقدمہ درپیشی پریوی کونسل یعنے بمقدمہ رام رتن رای بنام فرخ النسا بیگم مطبوعہ صفحہ ۲۳۳ جلد ۴ رسالہ مولفہ مورس اندین اپیلس جو اصول مقرر رہوا ہی از روی اُسکے مدعیان کو پہلے حقیت اپنی ثابت کرنا ضرور تھا کیونکہ مدعی علیہم دخیلکار تھے اور چونکہ وے کوئی وجہ موجہ و معقول واسطے دست اندازی او پر اُس تصفیہ تنازع کے جو از روی احکام صاحب مجسٹریٹ عمل آچکا تھا ثابت نہین کر سکے بنابراین حکم ہوا کہ اپیل ڈگری اور حکم صدر امین اعلی مع خرچہ مسترد ہووے ٭

رای سمویلس صاحب ٭ — یہ مقدمہ ویسے مقدمون سے بابت تنازع سرحد کے ہی کہ جس مین عدالت اپیل کو محض بی فایدہ محنت کرنا ہوتا ہی اور جس مین اسبجانب کی دانست مین عدالت متصل کے فیصلہ پر بغیر ثبوت صریح غلطی

اُنجانبونکو درست اندازی ہونا نہین پہنچتا ہی ۔ اسجانب کو
اس مقدمہ مین اُس قسم کی غلطی نہین معلوم ہوتی ہی ۔
اپیلانت نے کسی طرحکی حقیت اپنی ثابت نہین کیا ہی کہ بلحاظ
اُسکے مقدمہ مدعی پر کچھہ شبہہ ہوسکے ۔ چتھہ ہای جریب
بابت ۱۲۳۱ گذرانیدہ مدعی اگرچہ بلحاظ صورت اُسکے بہت
مشتبہ ہین مگر عدالت متصل مین اُسپر کچھہ اعتراض نہین
ہوئی ہی ۔ بنابران اُسکو درست اور صحیح تصور کرنا چاہیئے ۔
اُس سے واضح ہی کہ زیادہ ترحصہ زمین متنازعہ کو صاحب کلکٹر
نے سنہ ۱۲۳۱ مین بشمول موضع حیدر رکھولر جوازآن مدعی
ہی جریب کیا تھا ۔ اور صدر امین علی بذات خود سر زمین کی
تدارک اور چتھہ ہای مذکورہ ساتھہ نقشہ طیاری پیشکار اُنکے مقابلہ
کرکے بہ ٹھہراتے ہین کہ اراضی مذکورہ شامل موضع مذکور نہین
تھی ۔ اور دوران اثناء مباحثہ اسطرحکا کوئی امر مسموع نہین ہوا کہ
اُس سے درپارہ درستی رای صدر امین اعلی شبہہ ہوسکے ۔ رپورت
امین نیلک چند رمعین اور چتھہ جریب بابت سنہ ۱۲۳۴ اور
قبولیت ہای مداخلہ مدعی جسکو صدر امین اعلی باور کیئے ہین بھی
موید رای مذکورہ بالا ہی ۔ صدر امین اعلی کو جو جو مراتب سر زمین
پر دریافت وملحوظ ہوئے اُس سے وی امرمذکور ثابت تصور

کرتے ہین یعنے کہ رعایای مدعی علیہم صرف صاحب مجسٹریت کے سنہ ۱۸۳۷ کے فیصلہ کی تاریخ سے دخیلکار ہین اور بنابران صدر امین اعلی گواہی پر اُنہین گواہونکے اعتماد کرتے ہین جو دربارہ دخل مدعی بابت پیشتر سنہ مذکور کے اظہار دئے ہین * فیصلہ صاحب مجسٹریت محض غیر موجہ ہی اور اوروی اُسکے تاریخ صدور فیصلہ مین مدعی علیہم کا دخل رہنا مستنبط نہین ہی * صاحب موصوف گواہی پر گواہان کسی فریق کے اعتماد کئے نہین ہین اور اوپر دستاویزات گذرانیدہ کے لحاظ نکر کے بموجب رپورٹ داروغہ کے کہ اُسکو وے بداطواری کے لئے سزا بھی دیے مقدمہ کو انفصال کئے ہین * اِسجانب کی دانست مین اس مقدمہ مین ایکہی تدارک معتبروہ ہی جو کہ صدر امین اعلی لیے سرزمین پر جا کر کیا ہی * اور مدعیان کا سنہ ۱۸۳۷ مین یعنے ہنگام صدخلی اُنکے نابالغ رہنا فی الفور نالش نکرنیکی وجہ کافی ہی * بنابران صدر امین اعلی کے فیصلہ کی درستی پر شبہہ کرنیکی کوئی وجہ ملحوظ نہین ہی * اور اِسجانب کی رای یہہ ہی کہ فیصلہ مذکور کو مع خرچہ بحال رکھنا چاہئے *

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب * جاکمان ہ جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۳۵۵ سنہ ۱۸۵۴

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدر ا مین بہار ہ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۴ کے

ہنسراج سنگہ مختار جمیع امورات بابو مودنرا بن سنگہ (مدعی) بعدہ خود بابو مودنراین سنگہ اپیلانت

لاله دیانت رای وغیره (مدعاعلیہم) رسپانڈنٹان

بابو رماپرشاد رای وبابو شمبھوناتھه پنڈت ومسترالن وکلای اپیلانت

منشی امیر علی وکیل رسپانڈنٹان

مقدمہ بدعوی مبلغ ۴۹۹۲۳ روپیہ کمپنی

معلوم ہوا کہ اپیلانت اپنے کو قایم مقام زمیندار پرگنہ پیناور وغیرہ کے قرار دیکر کے بدعوی مداخلت موضع توکی ودیگر مواضع کہ بالفعل دخل مین رسپانڈنٹان یعنے ستاہ مان کنور زوجہ ہنومان دت وغیرہ وارثان برتی سنگہ متوفیٰ کے ہی نالش رجوع لایا یہہ بحث ہوئی کہ برتی سنگہ زمیندار کہ پدر متوفی راجہ مترجیت سنگہ کے ۰ بوان تھا اور سنہ ۱۲۰۴ فصلی مین تہہ مقرری صرف تاحیات بنام اپنے بڑے بیٹے ہنومان دت کے حاصل کیا

اور موہن لال بعین حیات اپنے باپ کے اسکی زمینداری میں سے تھوڑا سا زمین بصورت ٹھیکہ پٹہ کے لیا اور مواضع متنازعہ فیہ اسکی پٹہ میں داخل ہی اور وہ اسی تصور پر کہ رسپانڈنٹان کے پٹہ ازروی اُن کاغذات کے جو پرتی سے نکلا اور اسکے قایم مقام لالرنجیت لعل سے ملاہی اور جسمین پٹہ موروثی ہونا مندرج ہی خزانہ رسپانڈنٹان سے لیتا تھا لیکن بعد فوت اپنے والد کے سنہ ۱۲۴۷ فصلی اسادہ مہینے میں دسب نالش واسطے وصول باقی خزانہ اور تردید پٹہ مذکور بہ بنیاد عدم ادای خزانہ کے رجوع لایا تب رسپانڈنٹان لاچار ہوکر کے اصل پٹہ کو پیش کیا اور عبارت تغلب اور حروف محکوک کر کے مضمون اجارہ تاحیات موہن لال دت کے بدل کر کے یہہ لکھاہی کہ پٹہ مذکور موہن لال دت کو معہ اُسکے بھائیونکے باستحقاق وراثت انفرادا نسلا بعد نسل عطا ہوا تھا جس زمان میں کہ مقدمہ واسطے وصول خزانہ اور استرداد پٹہ کے محکمہ میں صدر امین کے رجوع تھا اُسوقت صدر امین مذکور تحقیق کر کے یہہ تنقیح کیا کہ جو جو فریب کہ بہ نسبت پٹہ کے ہوا ہی وہ اُنکی عدالت میں داخل ہونیکے بعد ہوا ہی اور رسپانڈنٹان کو بالکل جوابدہی سے بری کئے لیکن اپیلانٹ کا یہہ گفتگو ہی کہ چونکہ ازروی عبارت تغلبی کے کہ جسپر رسپانڈنٹان

بتکب ہوئے ہین بالکل مضمون دستاویز کا تبدیل ہو گیا ہی
سواسطے بالفعل نالش رجوع لا کر کے امیدوار ہی کہ مطابق اصل
مضمون دستاویز کے کہ تا تجیات ہنومان دت کے ہی استرداد
ہ اور مداخلت اور مزاحمین کے دلایا جای ٭ جواب رسپانڈنتان کا
یہ ہی کہ جو مضمون پٹہ کا کہ بالفعل الفاظ سے معلوم ہوتا ہی اصل
مین وہی مندرج تھا لیکن بعد داخل ہونے پٹہ مذکور محکمہ صدر امینی
مین ایپلانت نے عملہ سے سازش کر کے اُن الفاظ کو کہ جس
سے حق وراثت ثابت ہوتا ہی خراش کر دیا ہی تاکہ وہ الفاظ
سے عبارت تعلقی معلوم ہووے سوای اِسکے ایپلانت نے
وارثون سے پرتی سنگھ کے نزانہ پاکر کے جور سید لکھدیا ہی
اُس مین اقبال اسبات کا کیا ہی کہ یہ اجارہ موروثی ہی
اور علی ہذا القیاس اپنے تھیکہ پٹہ اور تقسیم نامہ مین کہ جسکے رو سے
سنہ ۱۲۴۸ فصلی مین ریونیو کمشنر صاحب کے ثالثی سے زمینداری
درمیان ایپلانت اور اُسکے بھائی کے تقسیم پایا تھا بصورت اجارہ
موروثی کے درج و محسوب کیا گیا ہی ٭

صدر امین اعلی بموجب روبکاری صدر امین مورخہ ۳۰ مارچ
سنہ ۱۸۴۲ جسکے رو سے رسپانڈنتان کو بالکل جو ادعا ہی سے
بری کیے اور یہ لکھے ہین کہ جب اُنکے پاس پٹہ مذکورہ داخل ہوا

انب کوئی بات اُس مین تبدیل نہین تھا دعوی مدعی کو دعمس
ئے شا اور صدر امین اعلی یہہ بھی لکھتے ہین کہ چونکہ دستاویز مین
بر صیغہ جمع کا استعمال کیا گیا ہی اسواسطے اُنکی دانست
ی پتہ مذکور اصل مین ہنومان دت اور اُسکے بھائیون کو عطا
اتھا اور نہ صرف اُسیکو جیسا کہ اپیلانٹ کے بیان ہی *

حکام اِس عدالت سے یہہ ارشاد ہوا کہ وکلای طرفین مباحثہ
پر ان امور کے کرین کہ جو وجوہات کہ صدر امین نے بعد تحقیقات
سنہ ۱۸۴۲ کے لکھا ہی وہ جایز ہی یا نہین و فریب صریح جو دستاویز
لور میں نمایان ہی اُسکو رسپاندنتان خود کیے ہین یا نہین یا اُنہو نکی
ایک سے ہوا ہی اور یہہ بھی کہ صدر امین اعلی کو حین تجویز اس
مہ کے اِسقدر مدار کرنا اوپر اُس تحقیق اور بیان صدر
ن کے لازم تھا یا نہین اور عدالت ماتحت کی جو غرض ہی
سکا خلاف کوئی وجہ ہی یا نہین یعنی یہہ بات کہ پتہ مذکور اصل
ی صرف نام پر ہنومان دت کے تھا یا نہین اور صریح محکوک
راش کارسازی سے رسپاندنت کے بغرض تبدیل کرنے اجارہ
عیات کو طرف اجارہ موروثی کے ہی یا نہین ـــــ وکلای اپیلانٹ
بروی اِس عدالت کے خصوصا اسبات کا عرض کرتے ہین
پتہ مذکور شام کو ۹ فبروری سنہ ۱۸۴۲ کے حضور بین صدر امین

کے پیش کیا گیا تھا اُس وقت حسب مقبولہ رسپانڈنٹان ایک قطعہ نقل کہ جسکو وے سب بیان کرتے ہین قاضی رجسٹری کیاہی شامل تھا اور اُس رسید مین جو مضمون کہ بالفعل دستاویز کاہی وہی مندرج تھا اسپر یہ عذر ہی کہ در صورتیکہ اصل دستاویز صاف و صحیح ہوتا تو کیا ضرور تھا کہ قاضی رجسٹری سے یک قطعہ نقل اُسی مضمون کا کہ جسپر اشتباہ ناشی ہوتا ہی پیش کیا گیاہی * اور یہ بحث ہوئی کہ جب رسپانڈنٹان مجبور ہوکر کے اُس پتہ کو داخل کئے تب ہر طرح سے تدبیر اس امر کا کئے کہ اجارہ مقرری استمراری کو جو اصل نوشتہ پتہ کے تھا طرف مقرری موروثی کے تبدیل کرین کیونکہ یہ بات اسعدالت سے اکثر طی ہوچکاہی اور چنانچہ مقدمہ میں راجہ دیدار حسین کے سنہ ۱۸۴۵ مین یہ تصفیہ ہوچکاہی کہ پتہ مقرری استمراری کہ اُسمین شرط خاص درباب وراثت وارثونکے نہین ہی وہ قابل تنسیخ کے ہی *

وکیل رسپانڈنٹان یہ بحث کرتاہی کہ یہ ظاہر کیا گیاہی کہ پتہ مذکور کو صرف قاضی نے رجسٹری نہین کیاہی بلکہ رجسٹر صاحب نے بھی مزین برجسٹری کیاہی اور جب درخواست رجسٹر صاحب کے پاس واسطے نقل اُسکے دیا گیا تب معلوم ہوا کہ وہ معدوم ہی اور چونکہ اپیلانٹ شخص ذی اختیار ہی تو ایسے

معذوم ہونے سے خود اپیلانٹ کے واسطے بہتر نہیں معلوم ہوتا ہی بلکہ یہہ احتمال بھی ہوسکتا ہی کہ دستاویز میں اُسی کی کارسازی ہی *

تجویز

چونکہ طرفین کو اقبال اِس بات سے ہی کہ خراش تراش دستاویز پر ہوا ہی اِسواسطے ہم حاکمان کو تجویز کرنا اِسبات کا ضرور نہیں * یہہ اظہار کیا گیا کہ دستاویز مذکور تا تاریخ ۹ فبروری سنہ ۱۸۴۴ یعنے جس تاریخ کو صدر امین کے پاس پیش کیا گیا تھا اُس تاریخ تک دستاویز مذکور رسپانڈنٹان کے پاس تھا اور بقول رسپانڈنٹان کے اگر کسی امر کا تبدیل نہ مجرد خراش تراش الفاظ کا ہوتا تو جیسا بحث کہ مسٹر الن منجانب اپیلانٹ کرتے ہیں رسپانڈنٹان کو ثابت کرنا یہہ بات کا لازم تھا کہ ایسے امر اُنہون کی تحریک سے نہیں ہوا ہی * بعد غور روبکار اور روبکاری صدر مصدرہ سنہ ۱۸۴۴ ہم حاکمان کو معلوم ہوا کہ اُس روبکاری سے کوئی بات ایسا نہیں پایا جاتا ہی اور نہ خیال میں بھی آتا ہی کہ یہہ کارسازی جو ستادینا حروف کہ جس سے موافق مطلب اپیلانٹ کا تکرار ہذا میں برآوے معلوم ہوتا ہی اور نہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی مضرت اور صاف تبدیل مضمون دستاویز کی

ہوا ہی کہ جسے استحقاق اجارہ کا اِس حیثیت سے فوت
ہو گیا ہو کہ جسے مفید دعوی رسپانڈنتان کا ہووے؛ اور یاد رہے
کہ رسپانڈنتان اپیلانت کو مجرد اِسبات کا اتہام دیتے ہین
کہ جس مقام پر دستاویز کے بیان حقیقت موروثی کی ہی اُس
مقام پر صحیح حروف فارسی پر تحریک سے اپیلانت یا نوکران
اُسکے معدرامین کے عملو نکی سازش سے داغ لگا دیا ہی یا کہ یہہ
بات معلوم ہووے کہ الفاظ اور حروف تبدیل کیا گیا ہی حالانکہ جو
سابق مین تھا سو بالفعل بھی ہی؛ اور در باب الفاظ اور مضمون
دستاویز کے ہم حاکمان کی دانست مین ماہیت دستاویز کی
ہوتی ہی اور ایسے بیان رسپانڈنتان کا درست نہین ہو سکتا
ہی؛ اولا ہم حاکمان یہہ لحاظ کرتے ہین کہ ہمیشہ سرنامہ مین اِس
قسم پٹہ کے نام و ساکن اور مولد گیرندہ پٹہ کے مندرج رہتا ہی
لیکن اِس پٹہ مین بعد نام ہنومان دت کے برا شراارتی سے
محکوک اور عبارت تغلیبی معلوم ہوتا ہی حالانکہ قبل کسی طرح
سے دستاویز کے الفاظ خراشا ہوا نہ تھا اور بعد اِس فریب کے پٹہ
کا مضمون یہہ ہو گیا کہ پٹہ ہنومان دت کو ""و معہ برادران حقیقی نسلا
بعد نسل و بطنا بعد بطن"" عطا ہوا تھا اور حرف عطف جو واسطے خوبی
عبارت کے استعمال کیا گیا ہی اُسکا کچھ ضرورت نہ تھا سوای سبات

کہ کر یہ حروف جو مشکل و سیا نما ہی واسطے عبارت
تغابی ضرور تھا کہ شرایط اجارہ کا اِس مقام پر درج کیا جاے
اور یہ اُسی طرح کا اِس صورت خاص ہی جیسا کہ نہ لکھنا ساکن
مقرر یدار کا ہی؛ اور درج کرنا مستاجر کے بھائیو نکا نام بالکل خلاف
معمول کے ہی؛ اندراج الفاظ فارسی کا صاف دلیل اِس بات
پر ہی کہ دستاویز بین فی الحقیقت تبدیلات ہوا تھا؛ ثانیاً یہ
بات قابل لحاظ کے ہی کہ رسپانڈنٹان کے طرف سے کوئی گفتگو
اِس امر کا نہیں ہوا کہ سوای اِس مقام کے اور اِسکے نیچے
اُس مقام پر کہ جہان الفاظ نسلاً بعد نسل مندرج ہی اور کوئی
دوسری جگہ دستاویز مذکور کے الفاظ غراشا ہوا ہی لیکن جب
دستاویز کو بغور تمام ملاحظہ گیا گیا تو برعکس رای صدر امین اعلی
ہم حاکمان کو معلوم ہوتا ہی کہ صیغہ واحد کے فعل و ضمیر کو برتے
بدذاتی سے تبدیل کر کے صیغہ جمع بنا دیا ہی تاکہ مبتدا ساتھ الفاظ
''معہ برادران حقیقی'' کے تطابق کرے یعنے یہ عبارت کو ہنومان
دت کو معہ برادران اُسکے پٹہ عطای کیا گیا بجای اِس عبارت
کے کہ ہنومان دت کو صرف تا حیات اُسکے عطای کیا گیا لکھا ہی؛
چنانچہ لفظ خود را جو اول سے اخر تک دستاویز کے استعمال کیا
گیا ہی اور اُس سے یہ غرض ہی کہ شرایط مجرد ایک

مفرید ار خود انجام کرے اُسکو جمع کا صیغہ بنا کر کے لفظ "خودہار" لکھ دیا ہی اور علی ہذا القیاس جو فعل کہ اُس سے یہ بات معلوم ہوتا ہی کہ کون امور مفرریدار کو کرنا چاہیے اور کس کس بات کا اُسکا ذمہ جوابدہی ہی اور زمینداری مین کیا کیا کام کرنا چاہیے اور رعایا سے کسطرح سے پیش آنا چاہیے ویسے فعل کو اول سے اخر تک بد ذاتی سے صیغہ واحد سے جمع بنا دیا ہی . پس حسب تصریح مندرج بالا ہم حاکمان کو کسطرح سے دستاویز کا مضمون حقیقت مین تبدیل ہونے مین اشتباہ نہین ہی اور اپیلانٹ نے صرف یہی خراش اوپر دستاویز مذکور کے نہین کیا ہی اور ایسی تبدیل کرنا حق مین رسپانڈنٹان کے مضر متصور ہو کر کے حکم ہوا کہ فیصلہ عدالت ماتحت مسترد اور ڈگری مداخلت مع واصلات از تاریخ ارجاع نالش معہ خرچہ عدالت حق مین اپیلانٹ کے صادر کیا جاوے *

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * آرچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکمان * جان سمویلس تارنس * قایم مقام حاکم *

نمبر ۲۵۱ سنہ ۱۸۵۵

اپیل ضابطہ اوپر فیصلہ اعلی صدر امین سارن ۹ جون سنہ ۱۸۵۵ کے

جانکی سرن رام وغیره (مدعیان) اپیلانتان

دولت کنور وغیره (مدعی علیهم) رسپانڈنتان

منشی امیر علی وکیل اپیلانتان

بابو کشن کشور گهوس وکیل کشن پرشاد ها ور دهیا نڈنت

دعوی مقدمه بتعداد مبلغ ۹۹۶۶۴ روپیه ۸ آنه سارت سے ۱۰ بائی کمپنی کے واضح ہوا که نالش ہذا ۱۵ جون سنه ۱۸۵۴ کو واسطے استرداد نیلام اجرای ڈگری ۹ جون سنه ۱۸۴۷ کو به نسبت نصف محال کهگهر ۱ پرگنه گهمر کے واقع ہو اتها رجوع ہوئی ہی؛ تعداد نالش ۵۰۰۰۰ روپیه ہی اور مبلغ واصلات به تعیر ۴۹۶۶۴ روپیه ۸ آنه علاوه اوپر اُسکے ہی *

اعلی صدر امین دعوی مدعی کو ڈسمس کئے ہین؛ اور اسلئے یہه اپیل دایر کیا گیا ہی *

اعتراضات جو اوپر نیلام کے وارد کئے گئے ہین یہه ہین که قرقی جایداد مذکوره جیسا که بموجب قانون ۷ سنه ۱۸۲۵ کے ضرور ہی عمل مین نہین آئی ہی؛ اور یہه که رجستری مشتمل اوپر تفصیل جایداد نیلامی مصدره ۱ اکتوبر ۴ سنه ۱۸۴۶ کے ناقص تهی *

به نسبت وجه اول کے وکیل اپیلانتان سے اوپر فیصله سرسری اجلاس کامل مصدوره ۱ اگست سنه ۱۸۵۰ بمقدمه برج لعل او بدهیا

سایاں مطبوعہ صفحہ ۱۸۳ کے حوالہ کیا ہی ٭ جس مین یہہ تجویز ہوئی ہی کہ اجرای قرقی نامجات خاص اوپر سر زمین کے ٭ اور اجرای اشتہار نیلام واسطے صحت نیلام صیغہ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۵ اور نیلام اجرای ڈکری کی عدالت دیوانی حسب اکٹ ۴ سنہ ۱۸۴۶ کے ضروری اور لابدی ہی ٭

اور یہہ تکرار کی گئی ہی کہ کوئی قرقی نامہ متعلقہ حال مین جاری نہین کیا گیا ہی ٭ یہہ تسلیم کی گئی ہی کہ بعد از صدور ڈکری عدالت مرافعہ اولی بتاریخ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۴۳ع ۶ اگست ایضاً کو قرقی نامہ واسطے امتناع انتقال بموجب دفعہ ۷ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۵ کے جاری ہوا تھا ٭ مگر یہہ عذر کیا گیا ہی کہ وقوع مین آنا اِس قرقی کا امر واجب التقدیم حکم نیلام کا متصور نہین ہو سکتا ہی بلکہ اُسکے لئے کافی متصور ہی ٭

تجویز

عدالت کی رای یہہ ہی کہ لحاظ کرنا اوپر نظایر مذکورہ بالا کے نہایت غیرضروری ہی ٭ کیونکہ عدالت دریافت کرتی ہی کہ ۳ مئی سنہ ۱۸۴۷ کو بشن سہای اصل مدیون ڈکری نے ایسے وقت مین جب نیلام وقوع مین آنے والا تھا ٭ نہ یہہ کہ صرف یہی اعتراض نہین کیا تھا کہ بالکل امور متعلقہ ضوابط کی تعمیل نہین ہوئی

ہی بلکہ اُسنے واسطے موقوفی نیلام بہ تعین مدت ایک ہفتہ واسطے بندوبست ادای زر دعوی باین اقرار درخواست کی تھی کہ اگر میعاد مذکور منظور ہووے تو بعد انقضا اُسکے اگر وہ ادای زر دعوی مذکور سے قاصر اووے تو اُسکو کوئی اعتراض اور مزاحمت بہ نسبت نیلام کے نہین رہیگی مگر چونکہ اُسنے زر مذکور کو ادا نہین کر سکا لہذا بعد اُسکے نیلام مذکور ۹ جون اندہ کو وقوع مین آیا اور بشن سہای مذکور تا حین حیات اپنے کوئی شکایت نیلام مذکور کی نہین کی تھی جس نیلام کو اُسکا نبیرہ اب منسوخ کروایا چاہتاہی پس عدالت کی دانست مین اُسکا عذر بمقابلہ صریح تسلیم اُسکے جد کے باین طور کہ اگر وہ زر دعوی ادا نکر سکے تو نیلام وقوع مین آویگا منظور اور مسلم نہین ہو سکتاہی *

عذر ثانی اپیلانٹ بھی درباب اس امر کے کہ تفصیل ضروری جایداد نیلامی نقل رجستری مداخلہ ڈگری دار مین جو کہ واسطے طیاری فہرست نیلام کے داخل کیا گیا تھا مندرج نہین تھی بحضور عدالت نامنظور ٹھہرا کیونکہ عند الملاحظہ معلوم ہوا کہ نقل رجستری مذکور مین بالکل امور ضروری مندرج ہین بنابران حکم ہوا کہ اپیل ہذا مع خرچہ ڈسمس ہووے *

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب
* حاکمان * جان سمویل تارنس صاحب * قایم مقام حاکم *

نمبر ۲۸۸ سنہ ۱۸۵۵

اپیل ضابطه اوپر فیصله اعلی صدر امین ضلع دهاکه ۲۸ مئی سنه ۱۸۵۵ کے

سید ضیاء الدین چودهری (مدعی علیه) اپیلانت

شیخ لطف علی وغیره (مدعیان) رسپاندنتان

منشی امیر علی و مولوی مرحمت حسین وکلاء اپیلانت

بابو کشن کشور گهوس وکیل رسپاندنتان

دعوی بتعداد مبلغ ۷۴۶۶ روپیه ساڑھے سات پائی کمپنی

رای اسکانس صاحب وتارنس صاحب * — واضح هوا که یه نالش منجانب لطف علی مدعی واسطے دلواپانے اُسکا حصه منجمله زر دین مهر اُسکی علاتی بهن عصمت النسا متوفی کے جو اُسکے شوهر ضیاء الدین پر اُسکا پانا تها اور بهی واسطے دلواپانے حصه اُسکی بهن نجیب النسا کا منجمله اُسی زر دین مهر کے جو بسبب وفات اُسکے بذریعه وراثت یا بذریعه خرید اُسکے شوهر احمد خان سے اُسکو پهنچا هی رجوع هوئی هی * عدالت ماتحت سے ڈگری مهر موجل کی بحق مدعی صادر هوئی هی *

اور بنا رضامندی ڈگری مذکور اپیل منجانب ضیاء الدین شوہر عصمت النسا اوپر تین الگ الگ وجوہات کے رجوع ہوا ہی ۔ اول یہ کہ یہ امر معرض ثبوت کو نہین پہنچا ہی ۔ کہ عصمت النسا بہن مدعیکی تھی ۔ اور اِس امر کا اظہار نہین کیا گیا ہی کہ مدعی لطف علی بیٹا تصدق علی کا بطن سے اُسکی زوجہ مانک بی بی کے ہی ۔ مگر یہ کہا گیا ہی کہ عصمت النسا کا بطن سے مانک بی بی مذکورہ کے پیدا ہونا بعد از عرصہ شش ماہ از تاریخ نکاح مانک بی بی مذکورہ ساتھہ تصدق علی مذکور کے ثابت نہین ہوا ہی ۔ اور چونکہ اِس سے مستنبط ہوتا ہی کہ عصمت النسا مذکورہ درمیان چھہ مہینے از تاریخ نکاح مذکور کے متولد ہوئی تھی ۔ اِسلیئے وہ دختر صحیح النسب تصدق علی کی متصور نہین ہو سکتی ہی ۔ مگر اِس امر مین اپیلانت کوئی ثبوت قابل درپیشی سیوای زبان بندی گواہان کے نہین رکھتا ہی ۔ اور اُنکا وکیل دریپش کرنا اُن زبان بندیونکا بحضور عدالت غیر ضروری سمجھتا ہی ۔ بجانب دیگر ازانجا کہ بھی وثیقہ کابین نامہ نوشتہ ادنٔے خود اپیلانت مین وہ اقرار کرتا ہی کہ اُسکی زوجہ بیٹی تصدق علی کی ہی ۔ اور بھی ایک درخواست مین جو مانک بی بی مذکورہ نے بعد از وفات اُسکے شوہر تصدق علی کے بہت دن پیچھے یعنے ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۲۳

کو گذرانی تھی۔ وہی امر بغیر کسی مزاحمت منجانب اہالی خاندان مذکورہ کے جن لوگونکو ویسی مزاحمت مین فاید متصور تھا مندرج کیا گیا تھا۔ اسلیئے عدالت کوئی وجہ اعتراض اوپر شایستگی تجویز عدالت ماتحت بابت امر مذکورۂ بالا کے نہین دیکھتی ہی۔ اور سچ ہی کہ حالات مذکورۃ الذیل سے بھی وہی نتیجہ سابق الذکر منتج ہوتا ہی۔ یعنے حین تجویز ویسی ایک نالش مرجوعہ برادر مدعی حال کے مدعی علیہ اپیلانٹ یہہ عذر نہین در پیش کیا تھا کہ اُسکی زوجہ عصمت النسا دختر صحیح النسب تصدق علی کی نہین تھی*

ثانیاً یہہ عذر کیا گیا ہی کہ ازانجا کہ مدعی اہل سنت و جماعت مین سے ہی۔ اسلیئے وہ مالیت متروکہ عصمت النسا کا وارث نہین ہو سکتا ہی جو بسبب کتخدا ہونے ساتھہ مدعی علیہ مذکور کے شیعہ بن گئی تھی۔ اعلی صدر امین نے یہہ تجویز کی ہی کہ شیعہ ہونا عصمت النسا کا ثابت نہین ہوا ہی۔ اور دربابِ اثبات امر مذکور کے اپیلانٹ صرف یہی کہہ سکتا ہی کہ وہ خود شیعہ ہی۔ اور اسلیئے بالضرور اُسکی زوجہ بھی شیعہ ہوئی ہو گئی۔ مگر عدالت کو ساتھہ رای اعلی صدر امین کے اس مادہ مین اتفاق ہی۔ کہ صرف اظہار مدعی علیہ واسطے اثبات ایسے ایک امر اہم الشو کے غیر کافی ہی۔ بلکہ علاوہ اوپر اسکے عدالت سے یہہ بھی ارشاد

ہوتا ہی کہ حسب منشای اکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ یہہ عذر قایم نہین جا سکتا
ہی کیونکہ بذریعہ اکٹ مذکور اُسی قدر بہہ ایک قانون کا جس
سے کسی شخص کے حقوق یا مالیت باز یافت ہو جاے یعنے یہہ
کہ جس سے کسی حقیت وراثت مین بدلیاں خارج ہونے
شخص مذکور کے سامنے سے کسی مذہب کے نقصان اور زبان
پہنچے غیر نافذ متحقق ہو چکا ہی ۞ اسلیئے اگر عدالت یہہ بھی
سمجھے کہ عصمت النسا شیعہ ہو گئی تھی ۞ اور یہہ کہ بذریعہ احکام
شرع کوئی سنی کسی شیعہ کا مالیت کی مستحق نہین ہو
ہو سکتی ہی ۞ پھر بھی عدالت پر ظاہر ہوتا ہی کہ اکٹ مذکور
اُسی قانون قدیم پر غالب ہی ۞ یہہ کہ وہ قانون اب جاری نہین
ہو سکتا ہی ۞ صریح مطلب اکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ کا یہہ ہی کہ
اجرای قوانین مجاریہ دیوانی بابت وراثت بہ نسبت خارج
مذہب ہو نیکے موقوف نہین رہیگا اور یہہ کہ کوئی قانون مجاریہ
سابق باعث موقوفی قانون وراثت بدلیاں تغیر و تبدیل مذہب
مطلقا جاری اور نافذ متصور نہین ہوگا ۞

نالشا اپیلانٹ یہہ دعوی کرتا ہی کہ اُسکا حصہ بابت متروکہ عصمت النسا
متوفی جو دخل مین رسپانڈنٹ کے ہی اُسکو وجہ دعوی رسپانڈنٹ
مذکور سے منہا دینا چاہیئے ۞ مگر اس دعوی سے ایک دوسرے

قسم کا ایشو پیدا ہوتا ہی * جو کہ مادہ تنازع حال سے نہایت الگ اور علحدہ ہی * اور جس کی تجویز اس مباحثہ پر نہین ہو سکتی ہی *
نظر بوجوہات بالا حکم ہوا کہ اپیل اپیلانت مع خرچہ ڈسمس ہووے *

رای کالوین صاحب * اس جانب کو حکم مرقومہ بالا مین اتفاق ہی * مگر اس جانب کی دانست مین ایراد وجوہات پر بنیاد اکت ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ بلحاظ اسباب کے کہ شبہ ہو جانا مسماۃ عصمت النسا کا ثابت نہین ہوا ہی * غیر ضروری ہی * اسلئے اس جانب کو اتفاق کرنے سے بیچ رای کے بعلاقہ اکت مذکور کے احتراز اور اجتناب کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی *

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۷۰۳ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج شہرپٹنہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۵۵ کے بابت ترمیم فیصلہ اعلی صدر امین ۸ مارچ سنہ ۱۸۵۴ کے

بھولاناتھ عرف موہن لعل (مدعی) اپیلانت

رسول گراین وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنٹان

منشي امیر علی * وکیل اپیلانت

مولوي مرحمت حسین وکیل رسپانڈنٹان

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا بتاریخ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۶
کو اجلاس سے تربور صاحب و سمویلس صاحب حاکمان کے بذریعہ
سارٹیفکٹ ذیل کے منظور ہوا تھا *

"مدعی اپیلانٹ واسطے دلاپانے کسی قدر زر اصل مع
سود کے نالش رجوع کر کے عدالتین ماتحت سے ڈکری حاصل
کیا صاحب جج ضلع نے عدالت ماتحت کے فیصلہ مین سے صرف
اسیقدر مسترد کیا کہ مدعی بعوض ماہ آسن کے پوس مہینے
سے سود پانے کا مستحق ہی اور بسبب صحت اس امر کے
بالکل اخراجات ذمہ اپیلانٹ کے عاید کیا ہم لوگون کی رای یہہ
ہی کہ حسب انصاف وضابطہ عدالت کے کل اخراجات کو مقدار
ہر ہر فریق کے ذمہ کرنا لازم تھا مانے ہم اس اپیل خاص کو واسطے تجویز
اس امر کے کہ آیا فیصلہ صاحب جج ہی یا نہین بلحاظ اسکے صحیح منظور
کرتے ہین * اور چونکہ وکیل رسپانڈنٹ خاص واسطے اجرای
اشتہار نامہ حسب ضابطہ کے نہین چاہتاہی اسلئے حکم ہوا کہ
مقدمہ اپیل خاص ہذا داخل نمبر اس عدالت کے ہووے اور
اور فورا واسطے تجویز کے درپیش کیا جاوے" *

تجویز

رای ہم حاکمون کی یہ ہی کہ چونکہ صاحب جج نے صرف ۴ مہینے کے سود کے سوای بالکل دعوی مدعی اپیلانٹ خاص کا بحال رکھا ہی۔ اِس صورت میں کل اخراجات کو مدعی بربار کرنا ہرانہ برخلاف قانون و ضابطہ عدالت کے ہی۔ اسلئے حکم ہوا کہ فیصلہ صاحب جج کا مسترد ہووے اور خرچہ ہر ہر فریق کا ذمہ ہر ایک فریق کے کیا جاوے۔ اور اخراجات اپیلانٹ بابت اِس عدالت ذمہ رسپانڈنٹ خاص کے کیا جاوے۔

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب۔ ایڈورڈ الکزنڈر سمویلس صاحب۔ ڈیوڈ انگلس منی صاحب۔ قایم مقام حاکمان۔

نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶۔

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج شہر پٹنہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۵۴ بابت بحالی فیصلہ اعلی صدر امین دوم ۳ جنوری ۱۸۵۳ کے

ریوا سنگہ وغیرہ (مدعی علیہم) اپیلانٹان۔

شیوا کنک لعل وغیرہ (مدعیان) رسپانڈنٹان

بابو رما پرشاد رای : وکیل اپیلانٹان

منشی امیر علی : وکیل رسپانڈنٹان

سوال اپیل خاص اِسس مقدمہ کا ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے تارنس صاحب اور تربور صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکٹ ذیل منظور ہوا تھا*

"سایلان مدعی علیہم یہہ عذر کرتے ہین کہ مدعی نے عدالت مرافعہ اولی مین دعوی زمین متنازعہ باظہار بیدخل ہونے اسس سے رجوع کیا؛ مدعی علیہم یہہ عذر کئے کہ زمین متنازعہ جزو حصہ پٹگنا تعلقہ بندوبستی دہ سالہ کے انکے ہی اور اُسس زمین پر ہمیشہ سے وہ لوگ دخیلکار ہین؛ صدر امین اعلی کے نزدیک یہہ متحقق ہوا کہ مدعیان زمین متنازعہ پر لغایتہ سنہ ۱۲۵۴ دخیلکار تھے اور زمین متنازعہ جزو حصہ برلادپور تعلقہ انکے ہی؛ مدعی علیہم صاحب جج کے محکمہ مین اپیل کر کے عذر تمادی درپیش کیا؛ صاحب جج یہہ تجویز کئے کہ عذر تمادی درپیشی سایلان اوپر امر اظہاری متضمن ہونے زمین متنازعہ جزو حصہ پٹگنہ تعلقہ بندوبستی سنہ ۱۷۹۳ کے منحصر ہی؛ سایلان یہہ عذر کرتے ہین کہ صاحب جج نے نسبت تمادی کے غلط تجویز کئے ہین کیونکہ درباب ہونے زمین متنازعہ شامل پٹگنا کے عذر تمادی کا منحصر ہونا نہین چاہیئے بلکہ اوپر ثبوت اظہار مدعی بابت بیدخلی اسکے منحصر ہونا چاہیئے بنابران حکم ہوا کہ سوال اپیل خاص ہذا واسطے تجویز اسس بات کے کہ آیا صاحب جج

سب حالات مرقومہ بالا تجویز عذر تمادی کی درست کئے ہین
انہین منظور ہووے" *

تجویز۔

عدالت کی رای یہہ ہی کہ صاحب جج عذر تمادی دربیش
پیلانت خاص کی تجویز بصراحت شایستہ عمل مین نہین لائے
ہین * مدعیان واسطے مداخلت بعضی اراضی جس سے وے
سنہ ۱۲۵۵ بنگلہ مین بیدخل کئے گئے تھے مستغیث ہوئے تھے * اور
مدعی علیہم عذر درپیش کئے تھے * کہ مدعیان کبھی دخیلکار اُن
اراضی کے جسکے وے دعویدار ہوئے ہین نہین تھے * اور یہہ کہ
اراضی مذکورہ شامل پنجوا جایداد بندوبستی ۱۰ سالہ ازان مدعی علیہم
کے ہی * اور مدعی علیہم مذکورین کبھی اُس سے بیدخل
نہین ہوئے ہین *

اعلی صدر امین یہہ دریافت کئے کہ اراضی متنازعہ لغایت
سنہ ۱۲۵۴ دخل مین مدعیان کے تھی * اور یہہ کہ اراضی مذکورہ
اخل بندوبست موضع پھلادپور جو مدعیان کے ساتھ ہوئی تھی *
صاحب جج مرافعہ اپیل مین یہہ تحریر کئے ہین کہ ــ "عذر مدعی علیہم
اپیلانتان درمادۂ تمادی مبنی اوپر اُس اظہاری کے ہی * کہ
اراضی متنازعہ ایک جزو اُنکے جایداد پنجوا بندوبستی سنہ ۱۷۹۳

کاہی * مگر چونکہ بندوبست سنہ ۱۸۴۲ اور جریب سنہ ۱۸۴۸ اور نقشہ امین مرتب سنہ ۱۸۵۲ سے جو حسب الحکم عدالت طیار کیا گیا تھا * بلاشبہہ و شک ثابت ہوتاہی کہ اراضی متعلق الذکر مشمول پھلاد پور ہی * اسلئے عذر تمادی کا اعتبار کرنا ہرگز ضرور نہین ہی" * اغلب ہی کہ صاحب جج کی مراد بہی ہو گی کہ دخیلکاری مدعیان اوپر اراضی متنازعہ کے اُسکے بندوبست بہ شمول موضع پھلاد پور سے مستنبط ہوسکتی ہی * مگر کاغذات موجودہ مثل سے عدالت سمجھتی ہی * کہ اُس قسم کے استنباط سے تشخیص کامل عذر تمادی کی نہین ہو سکتی ہی * اور اِس امر مین فیصلہ صاحب جج کا ناقص متصور ہی *

اسلئے حکم ہوا کہ مثل اِس مقدمہ کا بابن ہدایت صاحب جج پتنہ کے پاس واپس بھیجا جاوے کہ وے بہ بحالی نمبر سابق مقدمہ ہذا عذر تمادی دریپش مدعی علیہم اپیلانت کی تجویز بلحاظ بیدخلی مدعیان جیسا کہ عرضی دعوی مین اظہار کیا گیاہی * نہ بلحاظ ہونے اراضی مذکورہ مشمول بنجوا حسب اظہار اپیلانتان خاص کے عمل مین لاوین * اور بعد تجویز اور تصفیہ اِس عذر کے جسطرح کا فیصلہ بر طبق حالات مقدمہ کے ضرور ہووے صادر کرین *

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب • ایڈورڈ الگزنڈر رسمویلس صاحب • ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ اعلی صدر امین شہر پتنہ ۵ جولائي سنه ۱۸۵۵ بابت استرداد فیصلہ صدر امین ۱۹ نومبر سنه ۱۸۵۳ کے

چونی مہتون وغیرہ (مدعی علیہم) اپیلانتان

نیم چند ساہو وگوری سنار ساہو (مدعیان) رسپاندنتان

منشي امیر علی وکیل پیلانتان

بابو رما پرشاد راي وکیل رسپاندنتان

سوال اپیل خاص اِس مقدمہ کا ۶ فبروری سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے ڈک صاحب اور پاتن صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکات ذیل منظور ہوا تھا *

"عذر اول واسطے منظوری اِس سوال کے یہ ہی کہ ازروی نظیر اِس عدالت بابت ۱۴ جون سنہ ۱۸۵۲ مطبوعہ صفحہ ۵۰۸ کے اس مقدمہ مین سود دلانا نہیں چاہئے تھا: عذر دوم یہ ہی کہ عدالت ماتحت ایک دستاویز کے معنی سمجھنے مین خطا کرکے اوپر اسی معنی غلط کے فیصلہ کو اپنے مبنی کئے ہین *

چونکہ دونون عذر مذکورہ بالا قابل سماعت ہی اور کاغذات مثل در پیشی سے درست معلوم ہوتا ہی بنابران حکم ہوا کہ اپیل خاص ہذا واسطے تجویز ان دونون امرونکے منظور ہووے" ۔

تجویز

واضح ہوا کہ مدعیان نے جو اجارہ دار ہین نالش ہذا مدعی علیہم پر جو رعایا ہین سنہ ۱۲۶۰ مین واسطے خزانہ بابت سنہ ۱۲۴۸ کے بتعداد دعوی ۷|۶ روپیہ ۱ آنہ جسکا نصف اصل ہی اور نصف سود رجوع کیا ہی ۔ وے اظہار کرتے ہین کہ مدعی علیہم خزانہ مذکور کے ادا کرنے سے ہمیشہ انکار کئے ہین ۔ اور انکو قبولیت یا دوسرا کوئی اقرار نامہ نہین لکھدئے ہین *

مدعی علیہم کہتے ہین کہ مدعیان مذکورین قبل اسکے واسطے خزانہ سنہ ۱۲۴۵ اور سنہ ۱۲۴۶ کے انکے نام پر مستغیث ہوئے تھے ۔ اور یہہ کہ انکی نالش کو صاحب جج ضلع نے ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۴۱ کو ڈسمس کئے تھے ۔ اور یہہ کہ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۲ مطابق ۱۱ چیت سنہ ۱۲۴۹ فصلی کو ایک بندوبست درمیان فریقین کے وقوع مین ایا تھا ۔ اور بایفای شرایط بندوبست مذکورہ مدعیان نے ایک رسید کامل بابت باکل دعاوی لغایت اسوقت تک کے مدعی علیہم کو لکھدئے تھے ۔ اور مدعی علیہم مذکورین

منجانب اپنے ڈگری سنہ ۱۸۴۱ مدعیان کو دیکر بالکل دعاوی سے
جو وے بموجب ڈگری مذکورہ اُن پر کرتے تھے دست بردار
ہوئے تھے ٭ صدر امین نے رسید مدعیان کو ثابت اور اُنکے ثبوت
مداخلہ کو نامعتبر تصور کرکے دعوی مدعیان کو ڈسمس کئے ٭

اعلی صدر امین یہہ تحریر کرتے ہین کہ گواہان رسید مذکور
بالکل یہہ اظہار کرتے ہین کہ حین دستخط رسید مذکورہ مدعی علیہم
نے فیصلہ سنہ ۱۸۴۱ مدعیان کو دے دیا تھا ٭ ایک درخواست
گذرانیدہ مدعی علیہم بحضور صاحب کلکٹر مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۵۱
سے جس مین وے ذکر فیصلہ مذکور کا مندرج کئے ہین صریح ظاہر
ہوتا ہی کہ اُسوقت فیصلہ مذکورہ اُنکے قبضہ مین تھا ٭ اور اسی سے
اعلی صدر امین استدلال کرتے ہین کہ زبان بندی گواہان درباب
لکھدینے جانے رسید مذکور کے قابل اعتبار نہین ہی ٭ نظر برین
اعلی صدر امین فیصلہ صدر امین کہ مسترد اور ڈگری بحق مدعیان
صادر کئے ہین ٭

بملاحظہ درخواست گذرانیدہ مدعی علیہم بحضور صاحب کلکٹر
مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۵۱ کے عدالت کو معلوم ہوا کہ وے اُسمین
ذکر فیصلہ صاحب جج صدر ورہ سنہ ۱۸۴۱ کا واسطے تائید اور
تصدیق ایک دوسرے بیان کے جسکو معاملہ حال سے کچھہ علاقہ

نہین ہی کئے ہین ۔ اور یہ الفاظ لکھے ہین کہ فیصلہ مذکورہ بالا موجود نہ تھا۔ مگر عبارت سے اُس درخواست کے صریح معلوم ہوتا ہی کہ اُنکی غرض استعمال الفاظ مذکورہ سے یہ نہین تھی ۔ فیصلہ مذکورہ اُنکے پاس موجود ہی ۔ بلکہ صرف یہی غرض تھی کہ اُسکا وجود ہوا تھا اور اُس سے درخصوص اثبات صداقت اُنکے اُن اظہارات کے استدلال کیا جا سکتا ۔ اعلیٰ صدر امین درخواست مذکورہ کی اُسقدر عبارت کے معنی جس سے وے استدلال کئے ہین بالکل خلاف واقع اور غلط سمجھے ہین ۔ اور چونکہ اُنکا عدم اعتماد اوپر ثبوت لکھدینے جانے رسید کے ۔ بنا خود اُنکا فیصلہ بالکل اوپر بنیاد اسی غلط فہمی کے مبتنی ہی ۔ اسلیے حکم ہوا کہ مثل اِس مقدمہ کا باین ہدایت اعلیٰ صدر امین کے پاس واپس بھیجا جاوے ۔ کہ وے بہ بحالی نمبر سابق اوپر اُن حالات کے انفصال اِس مقدمہ کا عمل مین لاوین جو بعد از ارتفاع مانع مسموعیت ثبوت مسطورہ اُن پر ظاہر ہووے ۔ اعلیٰ صدر امین درمادہ سود کے کچھ تحریر نہین کئے ہین ۔ اور بغیر کسی تفصیل کے کل دعوی مدعیان کی ڈگری صادر کئے ہین اگرچہ دعوی مذکور مشتمل اوپر سود از ابتدای سنہ ۱۲۴۸ کے ہی ۔ اِس مقدمہ مین اگر فیصلہ بمنفعت مدعیان صادر ہووے تو دلانا سود کا بابت کسی زمان

ماقبل ارجاع نالش کے مناسب نہین ہی * اس باب مین اعلی صدر امین کو برطبق فیصلہ عدالت ہذا بمقدمہ میوالعلی منفصلہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۵۶ کے عمل ہونا چاہیئے *

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر سمویلس صاحب * دیود انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۰۸ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج ضلع سارن ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۵۵ بابت بحالی فیصلہ اعلی صدر امین ۳۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۴ کے

مسماۃ لہوب کنور و مادھب ساوہ (مدعی علیہما) اپیلانتان

پھول باس کنور وغیرہ (مدعیان) رسپاندنتان

منشي اميرعلي وکیل اپیلانتان

بابو رما پرشاد راي وکیل رسپاندنتان

سوال اپیل خاص اس مقدمہ کا ۱۸ فبروری سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے د صاحب و پاٹن صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکت ذیل کے منظور ہوا تھا —

"وکیل سایل نے واسطے منظوری اس سوال کے دو عذر پیش کیاہی * اول یہ کہ میعاد نالش کی سنہ ۱۸۳۲ سے

یعنے جبکہ دعوی مدعی بمقدمہ اجرای ڈگری سونات سنگہ کے نامنظور ہو گئی تھی محسوب ہونا چاہیئے تھا ؛ ۲ یہہ کہ جو شئے واسطے ادای زر ڈگری سونات سنگہ کے نیلام ہوا ہی وہ نزدیک اُسکے مرہون تھا اور تا ادای دعوی اُسکے بیع بالوفا مین مدعیکا خرید کرنا درست و معتبر نہین ہو سکتا ہی ؛ لیکن تعدادات مذکورہ بالا مین سے کوئی عذر بھی موجہ نہین ہی ؛ جسوقت کہ شئے متنازعہ سنہ ۱۲۴۰ مین فروخت ہوا تب حسب تسلیم ورثہ سونات کے مدعیان اُسپر دخیلکار رہے ؛ اور یہہ تصفیہ پایا ہی کہ اُنکو خریداران اپنے سایلان سنہ ۱۲۴۹ مین بیدخل کیا تھا بنابران میعاد نالش اُنکی اُسی تاریخ سے محسوب ہونا چاہیئے *

"سونات کے نزدیک جو رہن عمل اماتھا از روی اُسکے اُسکو شئے متنازعہ پر صرف نیلے ایک عقد حاصل ہوا تھا ؛ لیکن وہ شئے متنازعہ کے انتقال کا مانع نہین تھا مگر ملاحظہ سے فیصلہ صاحب جج اور صدر امین اعلی کے واضح ہی کہ صاحب موصوف اور بھی صدر امین اعلی عذر مدعی علیہ سایلی جو درخصوص درستی بیع بالوفا یعنے بانیاد نالش مقدمہ ہذا کے باب مین تھا اُسکے سمجھنے مین خطا کیئے ہین ؛ عذر مذکور یہہ تھا کہ اجرای ڈگری مین سونات نے بتاریخ ۲ جنوری سنہ ۱۸۴۶ سند ہای موقوفی انتقال جایداد متنازعہ

نادادی زر دگری اُسکے کیاتھا اور حسب ضابطہ اشتہار نامجات
جاری ہوئے تھے ؛ باوجود اسکے بماہ جولائی سنہ ۱۸۴۶ شے متنازعہ
مدعی کے نزدیک فروخت ہوا دونوں عدالت ماتحت نے بہ بنیاد
جاری نہونے اشتہارنامہ بموجب قانون ۴ سنہ ۱۸۰۶ کے حالانکہ
نالش سونات زیر تجویز تھی عذر مذکور کو نامنظور کیا؛ چونکہ یہہ غلطی
معتبر کاغذات مثل سے واضح ہی بنابران حکم ہوا کہ اپیل خاص
ہذا واسطے تجویز اس امر کے کہ آیا باوجودیکہ عدالت سے در
ہنگام اجرای ایک دگری کے جسکے روپیہ کے لئیے شے متنازعہ
مرہون تھا اور بھی نیلام ہونیوالا تھا درخصوص ممانعت انتقال
شے متنازعہ کے اشتہار نامجات جاری ہوئے تھے ہذا بیع الوفا مین
منتقل ہونا اُسکا درست تھا یا نہین منظور ہووے ؛ صدر امین اعلی
لکھتے ہین کہ اشتہار نامجات جاری ہوئے تھے مگر اشتہار نامجات
مذکورین قانون ۴ سنہ ۱۸۰۶ کے موافق نہین تھے صاحب جج
ہین کہ اس نالش مین کوئی اشتہار جاری نہین ہوا
بھی لکھتے ہین کہ حکم صدور اشتہار کا صادر ہوا تھا مگر
جاری نہین ہوا ؛ پس عذر مذکور پر یہہ تکرار برپا ہوئی
اسطرحکے حکم اور اشتہار نامجات دربارہ امتناع انتقال
ازروی اُسکے وہ انتقال جو بعد ازان مدعی کے

ہی ناجایز و نادرست متصور ہووے ۔ دور ہنگام اجرای دکری کے جاری ہوبے تھے یانہین ۔ لیکن کسی عدالت مین اِس امر کا تصفیہ نہین ہوا" ۔

تجویز

مطابق منشائی دفعہ ۷ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۵ کے معلوم ہوتا ہی کہ ہرگاہ حین دوران مقدمہ گواہی سے گواہان معتبر کے یہہ ثابت و متیقن ہووے کہ مدیون دکری یا کوئی اُسکا نائب مستعد انتقال شئے دکری کا ہی اُسوقت عدالت کو اختیار ہی کہ بموجب دفعہ ۵ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ کے اولاً اُس سے ضامن معتبر طلب کرین اور بعدم دینے ضمانت کے شئے دکری کو قرق کرین ۔ اگرچہ قرقی اِس مقدمہ کا حین دوران مقدمہ ہذا کے نہین ہوا ہی بلکہ ... اجرای دکری کے عمل مین آیا ہی مگر جو ضوابط کہ واسطے تعمیل ... نون صورتون کے چاہئیے وہ سب ایکہی ہی ۔ اور جو ... ات کہ مطابق منشای دفعہ ۵ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ کے ہی ... ثبوت ... نالش بین مقدمہ کے بہت ضرور ہی ۔ صاحب جج تصور ... ہین کہ اِس مقدمہ مین مراتبات مندرجہ بالا حسب ضابطہ ... عمل نہین ہوا ہی کیونکہ حسب منشای قانون کے اجرای ... عمل مین نہین ایا اور جو احکام کہ درباب تفویض کے

ہوا تھا اُس سے کچھ ضرر مدعیکا متصور نہیں ہی کہ جس مدعیکے مقدمہ کا بنیاد صرف اوپر ایک بیع بالوفا کے ہی اور اُس بیع کا کامل ہونا اور نوشتجات ہونا درمیان میعاد اُسی احکام کے ہی *

پس بلحاظ مراتب مندرجہ بالا کے حکم ہوا کہ یہہ مقدمہ اپیل خاص کا معہ خرچہ ڈسمس ہووے *

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایڈورڈ الگزنڈر رسمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۶۱ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج ضلع چاٹگام ۱۴ فبروری سنہ ۱۸۵۴ بابت استرداد فیصلہ منصف چوکی زورا ورگنج ۲۲ جولای سنہ ۱۸۵۳ کے

شمبھورام (مدعی) اپیلانت

بدیع الرحمن وغیرہ (مدعی علیہم) رسپانڈنتان

مولوي مرحمت حسین ومولوي افتاب الدین محمد وکلاي اپیلانت

منشي امیرعلی وبابو جگدانند مکھرجی وکلاي رسپاندنتان

سوال اپیل خاص اِس مقدمہ کا بتاریخ ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے اسکانس صاحب و تارنس صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکت ذیل کے منظور ہوا تھا *

"سوال اپیل خاص ہذا جس فیصلہ کی ناراضی سے رجوع ہوئی ہی وہ صفحہ ۵۰ مین فیصلہ ہہ، چاٹگام بابت ماہ فبروری سنہ ۱۸۵۴ کے مندرج ہی ؛ مدعی نے واسطے دخل زمین مع واصلات کے نالش کیا تھا دعوی اُسکی صرف واسطے خزانہ کے نہین ہی چنانچہ فیصلہ سے منصف کے جو دخل اور محاصل کی ڈکری دیے واضح ہو ویگا ؛ صاحب جج تصفیہ مین اپیل کے صرف تکرار خزانہ کی تدارک کیے اور باوجودیکہ صاحب موصوف دعوی خزانہ کو بہ بنیاد عدم توضیح چوحدی اور موقع زمین کے ڈسمس کر دیے معہذا بہ نسبت دخل کے فیصلہ منصف کو بحال رکھے ہین ؛ پس حکم ہوا کہ اپیل خاص ہذا واسطے تجویز اِس امر کے کہ بلحاظ بالا فیصلہ صاحب جج اُنکی توجیہ کا مطابق و موافق نہونیکے سبب سے ناقص ہی یا نہین منظور ہو وے" *

تجویز

مدعی اِس مقدمہ کا واسطے دخیابی زمین مع واصلات کے نالش رجوع کر کے محکمہ سے منصف کے ڈکری حاصل کیا عند الاپیل مدعی علیہ صاحب جج نے صرف بہ ثبوت ادای خزانہ اور بلا لحاظ طرف واصلات کے اپیل مدعی علیہ کی ڈکری اور فیصلہ منصف کا صرف اُسیقدر جو مبنی اوپر دلا پانے خزانہ کے

ماترمیم کیا اور مادہ ڈگری منصف کے بابت دخل کا ہی غور نہین کیا ہی * صاحب جج نے اِس مقدمہ مین اصلا غور و التفات نہین کیا ہی * اسلیئے ہم حاکمان فیصلہ صاحب جج کا مسترد کر کے مقدمہ نزدیک اُنکے اِس حکم سے واپس بھیجتے ہین کہ صاحب جج بلحاظ دعوی دخل اور واصلات مدعی کے کما حقہ تجویز عمل مین لا کر بہ نسبت اِس مقدمہ کے فیصلہ جدید صادر کرین *

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

چارلس بینی تریور صاحب * ایدورڈ الکزندر سمویلس صاحب * ڈیوڈ انگلس منی صاحب * قایم مقام حاکمان *

نمبر ۱۸۷ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص اوپر فیصلہ صاحب جج راجشاہی ۱۲ جون سنہ ۱۸۵۴ کے مشعر تردید فیصلہ اعلی صدر امین ۳۱ مارچ ۱۸۵۳

مسترجیمس فریمن (مدعی) اپیلانت

رانی سرن مئی دیبہ وغیرہ (مدعی علیہم) رسپاندنتان

بابورماپرشادرای وکیل اپیلانٹ *

سوال اپیل خاص اِس مقدمہ کا بتاریخ ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے تارنسن صاحب و تریور صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکت ذیل منظور ہوا تھا *

"مدعی واسطے دلاپانے باقی خزانہ بابت اجارہ متعلقہ کورٹ افوارڈس کے باظہار رہنے مادر نابالغ جسکو بزمرہ مدعی علیہ لایا گیا مستغیث ہوا۔ مدعی علیہ دخیلکار رہنا قبول کر کے یہ عذر کیا کہ بابت ایک جزارہ ضیات کے خزانہ دینی نہین ہی اور بابت دوسرے جز کے خزانہ مدعیکو ادا کرنا ظاہر کر کے واسطے ثبوت اُس امر کے داخلات دریپش کیا۔ صدر امین اعلی داخلجات کو نامنظور کر کے ڈگری خزانہ بمقدار معین کے کئے۔ عند الاپیل مدعی علیہ کے صاحب جج اپنے فیصلہ مین ذکر فیصلہ اسعدالت بابت ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۵۴ کا جو حسب اپیل گوپی ناتھہ شاہ کے صادر ہوا تھا اور جس مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ ہرگاہ نہ قبولیت نہ ثبوت ادای خزانہ بابت بسنین ماضیہ موجود ہوا اور نہ ازروی نوٹیس معینہ قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ کے خزانہ مقرر ہوا ہو تو ایسے حالت مین دعوی باقی خزانہ رجوع نہین ہوگا۔ بتوجیہ نامنظوری دعوی مدعی کے درج کر کے کل دعوی خزانہ کو ڈسمس کئے۔ سوال اپیل خاص مبنی اوپر اس عذر کے ہی کہ ہرگاہ مدعی علیہ دخیلکار اپنا اراضی پر اور بموجب داخلجات مداخلہ اپنے بسنین ماضیہ مین ادا کرنا خزانہ کا تسلیم کیا تو ایسے حالت مین نظیر مسندلہ صاحب جج موثر نہین ہی اور نامنظور کرنا اس دعوی کو بتوجیہ

نہین ادا ہو نے خزانہ سنین ماضیہ مین برخلاف اقرار خود مدعی ها
کے ہی * حکم ہوا کہ سوال اپیل خاص ہذا واسطے تجویز ا مبا
کے کہ ایا صاحب جج کا موثر سمجھنا نظیر مذکورہ بالا بجاہی یا نہین
اور ایا یہ مقدمہ واسطے تجویز ثانی واپس بھیجنا چاہیے یا نہ
منظور ہووے "*

تجویز

حسب مندرجہ سر تنقیحات بالا کے معلوم ہوتاہی کہ صاحب
جج نظیر مستدلہ فیصلہ کے اپنے بیجا تصور کئے ہین * اسلئے
حاکمان فیصلہ صاحب جج کا مسترد کر کے مقدمہ نزدیک ا
امر حکم سے واپس بھیجتے ہین کہ صاحب جج بلحاظ بنای مقد
ہذا اور بلحاظ دا خلجات و ثبوت مدعی علیہ کے اس مقدمہ
فیصل کرین *

مقدمات سرسری

منفصله ماه دسمبر سنه ۱۸۵٦

---

۲ دسمبر سنه ۱۸۵٦

هنري طامس ریکس صاحب * بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکمان *

نمبر ۷۰ سنه ۱۸۵٦

اپیل خاص سرسري اوپر حکم صاحب جج پٹنه ۳۱ دسمبر سنه ۱۸۵۵ بابت ترمیم حکم اعلی صدر امین ۲٦ نومبر سنه ۱۸۵۵ کے

بھوکن لعل	سایل
ہنومان پرشاد.	طرفثاني
منشي امیر علی	وکیل سایل

بابو رما پرشاد راي وبابو کشمکشور گھوس وکلاي طرفثاني

سوال اپیل خاص سرسري اس مقدمه کا ۷ مي سنه ۱۸۵٦ کو اجلاس سے ریکس صاحب و کالوین صاحب وکام کے بذریعه سرتیفکات ذیل منظور ہوا تھا *

"واضح ہوا که ایک مقدمه نمبري عند الاپیل بذریعه صاحب جج ضلع واسطے تجویز ثاني کے واپس بھیجا گیا تھا. اعلی صدر امین

نے اسبابئے کہ طرفین مین سے کوئی اُنکی عدالت مین واسطے پیروی مقدمہ مذکور کے حاضر نہین آیا بعد اجرای اطلاعنامہ بموجب سرکولرارڈر نمبر ۴۸ مصدورہ ۱۰ جون سنہ ۱۸۵۴ مقدمہ مذکور کو حسب ایکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ خارج نمبر کئے ٭ عند الاپیل منجانب مدعی صاحب جج بانوجہ کہ واسطے تجویز اُس امر خاص کے جسکے لئے مقدمہ واپس بھیجا گیا تھا متخاصمین سے اور کچھ پیروی کی حاجت نتھی حکم بحالی نمبر مقدمہ مذکور صادر کئے ٭ ظاہرا صاحب جج اس امر پر نظر نہین کئے ہین کہ متخاصمین اصلا حاضر بھی نہین ہوئے تھے ٭ مدعی علیہ آپ عذر کرتا ہی کہ چونکہ کوئی مقدمہ کی تجویز بغیر مدعی یا اُسکے وکیل کے عمل مین نہین آسکتی ہی اسلئے حکم صاحب جج کا غلط ہی ٭ حکم ہوا کہ یہہ سوال اپیل خاص واسطے استرداد حکم صاحب جج اور بحالی حکم سرکولرارڈر مذکور کے منظور ہووے ٭

"یہہ مقدمہ اور مقدمہ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۵۶ جو ۳ جون سنہ حال کو منظور ہوا ہی بموجب ضمن ۷ دفعہ ۸ قانون ۱۶ سنہ ۱۸۵۳ کے داخل نمبر مبحث اپیل خاص منظوری کے ہووے" ٭

تجویز

باتفاق رای ساتھہ اُن حکام کے جنہون نے سرتیفکت پڑا

بہ نسبت خلاف قانون ہونے حکم مصدورہ صاحب اکٹنگ جج ضلع پٹنہ درخصوص واپس بھیجنے مقدمہ ہذا بہ محکمہ ماتحت بعنوان مصرحہ انکے تحریر کئے ہین بہ حکم ہوا کہ حکم صاحب اکٹنگ جج موصوف مصدورہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۵ مسترد اور حکم اعلی صدر امین مصدورہ ۲۶ نومبر سنہ مذکور بحال ہووے * اور خرچہ اسعدالت اور عدالت ماتحت کا ذمہ رسپانڈنت کیا جاوے *

۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

هنری طامس ریکس صاحب * بینی جیمس کالوین صاحب * ارچیبلڈ اسکانس صاحب * حاکمان *

نمبر ۱۲۳ سنہ ۱۸۵۶

اپیل خاص سرسري اوپر حکم صاحب جج پٹنه ۳۱ دسمبر سنه ۱۸۵۵ بابت ترمیم حکم اعلی صدر امین ۲۶ نومبر سنه ۱۸۵۵ کے

شیخ محمد حسین	سایل
ہنومان پرشاد	طرفثانی
منشي امیر علی	وکیل سایل

سوال اپیل خاص سرسری اس مقدمہ کا ۳ جون سنہ ۱۸۵۶ کو اجلاس سے ریکس صاحب و اسکانس صاحب حاکمان اسعدالت کے بذریعہ سرتیفکت ذیل منظور ہوا تھا *

"حالات اس مقدمہ کا بجنسہ ویسا ہی ہی جو مقدمہ نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۵۶ میں جس مین سوال اپیل خاص ۷ مئی سنہ ۱۸۵۶ کو منظور ہوا ہی بیان کیا گیا ہی حکم ہوا کہ یہہ سوال اپیل خاص بھی انہین وجوہات سے جو اسمین مصرح ہی منظور ہووے"*

تجویز

حکم ہوا کہ حکم صاحب اکٹنگ جج بسبب ان وجوہات کے جو سوال نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۵۶ مین لکھی گئی ہی مسترد اور حکم اعلی صدر امین مصدرہ ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۵۵ بحال ہووے*

۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

هنری طامس ریکس صاحب *بینی جیمس کالوین صاحب * آرچیبلد اسکانس صاحب * حاکمان *

اپیل هاي خاص مرمري اوپر حکم صاحب جج ترهت ۱۳ دسمبر ۱۸۵۵ بابت استرداد حکم دوم اعلی صدر امین ۳۰ جون سنہ ۱۸۵۵ کے

نمبر ۱۲۶ سنہ ۱۸۵۶

رادھے سنگہ عذر دار — سایل

پرشن ساہو وغیرہ — طرفثانی

بابو رماپرشاد راي وبابو انوکول چند رمکھرجه

وبابو بابو اشوتوش چندر چترجه — وکلاي سایل

نمبر ۱۴۷ سنہ ۱۸۵۹

معتبر چودھرا ین سایلہ

برشن ساہو وغیرہ طرفثانی

بابو رما پرشاد رای وبابو انوکول چندر مکھرجہ

وبابو اشوتوش چٹورجہ وکلای سایلہ

منشي امیر علی و بابو شمبھو ناتھہ پندت وکلای طرفثانی

سوالات اپیل خاص سرسری ان مقدمونکے ۱۷ جون سنہ ۱۸۵۹ کو اجلاس سے ریکس صاحب اور اسکانس صاحب حکام کے بذریعہ سرتیفکت ذیل منظور ہوئے تھے *

وہ واضح ہوا کہ سایان نمبر ۱۲۶ اُنس نصف حصہ جایداد کو خرید کیا کہ جسکے لیئے بسنہ ۱۸۳۷ مین دکری دی گئی تھی اور دکریدار واسطے اجرای دکری بہ نسبت آدھی جایداد کے سنہ ۱۸۴۰ مین درخواست کیا مگر اجرای دکری کو نوبت نہین پہنچی تھی کہ اُس عرصہ مین وہ درخواست حضور سے صدر امین اعلی کے کہ جنکے محکمہ مین مقدمہ اجرای دکری دایر تھا بتاریخ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۴۱ خارج ہو گیا بتاریخ ۱۲ سمبر سنہ ۱۸۵۳ جسوقت کہ تاریخ سے حکم اخیر کے ۱۲ برس منقضی ہونیکا صرف ۱۰ روز باقی رہا اُسوقت دکریدار نے غیر مقدمہ صدر امین اعلی کے پاس واسطے اجرا

ڈگری کے درخواست کیا اوٗر مقدمہ ۴ مہینا اُنکے محکمہ مین دایر رہکر ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۴ کو بسبب نرہنے اختیار موصوف الیہ بہ نسبت اجرا اُسکے خارج ہو گیا ؛ اوٗر تا ۲۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۴ بحضور عدالت مقتدر معاملہ اجرای ڈگری رجوع نہین ہوئی ؛ سائل نمبر ۱۲۶ جو بالفعل فریق درخواستکار او پر نصف حصہ جایداد مدیون ڈگری کے ہی باستدلال آئین تمادی بہ نسبت مانع ہوئے ثانیا تعمیل اجرای ڈگری کے عذر درپیش کیا اوٗر صدر امین اعلی اُس عذر کو معتبر ٹھہرایا مگر عندالاپیل صاحب جج نے یہہ تجویز کیا ہی کہ اگرچہ اُس عدالت کو کہ جہان سنہ ۱۸۵۳ مین اجرای ڈگری کی درخواست گذرانا گیا اختیار لینے یا حکم دینے او پر درخواست کے حاصل نہین تھا مگر درمیان ۱۲ برس کے ثانیا اُسوقت جو مقدمہ درپیش ہوا ازروی اُسکے شروع ہونا عرصہ جدید کا کافی متصور رہی اوٗر اُسی عرصہ سے حساب ایام تمادی کا ہو سکتا ہی ؛ چنانچہ اِسی وجہ سے موصوف الیہ واسطے عمل آنے اجرای ڈگری کے حکم صادر کئے ؛ ازانجاکہ ڈگریدار نے سنہ ۱۸۵۳ مین جبکہ درخواست اپنا داخل کیا اُسوقت ابتدای سنہ ۱۸۴۱ جو اُنکا تدبیر اخیر تھا ۱۲ برس عنقریب منقضی ہونیکا صرف ۱۰ روز باقی رہتے درخواست مذکور کو گذرانا اوٗر ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۴

کو اُنکا مقدمہ نمبر خارج ہونے سے تا انقضای ۲۰ روز تاریخ سے حکم اخیر کے درخواست کو اپنے تجدید نہین کیا اندرین صورت حکم ہوا کہ سوال اپیل خاص ہذا واسطے تجویز اسباتکے کہ آیا صاحب جج نے درمادہ عمل آنے اجرای ڈگری کے جو حکم صادر کیا ہی وہ حکم بیجا ہی یا نہین منظور ہووے"*

تجویز

کاغذات مثل سے بالتصریح نہین معلوم ہوتا ہی کہ کسلئے ایک اعلی صدر امین کی عدالت کو بہ نسبت عدالت دوسرے اعلی صدر امین کے عدالت مقتدر درباب اِس سوال اجرای ڈگری کے ٹھہرایا گیا تھا۔ آیا تقسیم معاملات فیمابین اُنکے بسبب تقسیم اقتدار حسب دفعہ ۳ اکٹ ۹ سنہ ۱۸۴۴ کے عمل مین آئی تھی یا۔ صرف واسطے سہولیت اور آسانی کے بموجب حکم خاص صاحب جج کے تقسیم مذکور وقوع مین آئی تھی۔ مگر چونکہ رسپانڈنٹ نے بنا رضامندی حکم مصدرہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۵۴ درباب نامنظوری اُسکے سوال کے بتوجیہ خاص غیر مقتدر ہونے اُس عدالت کے جس مین کہ اُسنے سوال گذرانا تھا اپیل نہین کیا تھا۔ پس البتہ یہہ سمجھنا ہوگا کہ اُسنے اُسحکم کے موافق قانون ہونے پر قائل اور راضی تھا۔ اور اُس

سے عدالت کو بالضرور یہ متیقن ہوگا کہ جو مدت اعلی صدر ادین
ول کے پاس منقضی ہو گئی تھی وہ مدعی مذکور کی منفعت میں گنی
دمیین جائیگی ۔ مگر بہ نسبت اس تکرار کے جو نہایت تحصیص کے
ساتھہ حسب مندرجہ سر ٹیفکاٹ عدالت کے حضور در پیش
کی گئی ہی ۔ یعنی درباب اس امر کے کہ آیا رسپانڈنٹ پر
گذرانا اسکے دوسرے سوال کا درمیان مدت ۱۰ روز کے بیچ
عدالت مقتدر کے (صرف جو ۱۰ روز کہ از تاریخ اپیل کرنے اسکے
بیچ عدالت غیر مقتدر کے باقی رہگئے تھے) واجب تھا یا نہیں ۔ عدالت
کی رای مقتضی اسبات کی ہی کہ اسکو بالضرور اس ۱۰
روز کے درمیان گذرانا سوال کا بیچ عدالت مقتدر کے لازم تو ۔
اسکو بالتصریح اطلاع اسبات کی ہو چکی تھی کہ اسکا
سوال سنا نہیں جاویگا ۔ کیونکہ اقتدار اسکی سماعت کا متعلق
ساتھہ دوسری عدالت کے ہی ۔ اسپر اسنے کوئی تکرار نہیں
کی تھی ۔ اور اگر مقدمہ رسپانڈنٹ میں نہایت اسکے جانب
پر لحاظ کیا جاوے تو بھی صرف اسیقدر تسلیم کیا جا سکتا ہی
کہ جبکہ اسنے عدالت سابق المذکور کو چھوڑ دیا تب پھر وہ
اسی حال میں رجوع کیا جس حال میں اس عدالت میں گیا
تھا ۔ یعنی اسکے لئے صرف مدت ۱۰ روز درباب گذرانیے

سوال واسطے صدور حکم بموجب اُنکی ڈکری کے باقی رہگئے * بس اگر اُنکو کوئی مدت واسطے گذرانئے سوال مذکور کے دی جاوے * تو اُنکو اُنکی اپنی غلطی سے فایدہ لینے پر مجاز کرنا ہوگا * "

اسلیئے حکم ہوا کہ حکم صاحب جج ستر د * اور حکم اعلی صدر امین درباره نامنظوری سوال مذکوره مع خرچہ بحال ہووے *

۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

بینی جیمس کاڈون صاحب *
ارچیبلڈ اسکاٹس صاحب * حاکمان *

نمبر ۱۷۵ سنہ ۱۸۵۶

سوال اپیل خاص سرسری اوپر حکم صاحب جج جسر ۳۱ دسمبر ۱۸۵۵ بابت بحالی حکم اعلی صدرامین ۶ سپتمبر سنہ ۱۸۵۵ کے

راجہ پرتاب چندر سنگہ و شخصے دیگر (مدعیان) سایلان

ستزفرگسن و غیره (مدعی علیہم) طرفثانی

بابو گوبند چندر مکھرجی * وکیل سایلان

واضح ہو اکہ سایلان ایک ڈکری باقی خزانہ بابت محال گید گہات و غیره کے اوپر مالک سابق محال مذکور کے رکہتے تھے * اور حسب اشتہار نیلام محال مذکور باجرای ڈکری مسطور جاری ہوا * مالک حال محال مذکور نے بہہ مزاحمت کی کہ وہ جوابدہ

دین مالک سابق کا نہین ہی ٭ دونون عدالتین ماتحت نے اباوجود اسکے کہ سائلان یہہ اعتراض کئے تھے کہ محال مذکور خود متعہد اسکے خزانہ یافتنی کا ہی (اگرچہ اُسکا مالک بدل گیا ہو) محال مذکور کو خلاص دئے ہین ٭ سائلان آب بدرپیشی اُسی عذر کے مستدعی استرداد حکم عدالت ماتحت کے ہین ٭ ۲۶ جولائی گذشتہ کو طرفثانیان پر سمن جاری ہوا ہی مگر وے حاضر نہین آئے ہین ٭

ملاحظہ مین آیا کہ ڈگری خزانہ مصدورہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۵۴ کی تھی اور خرید اظہاری مورخہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۱ کی ہی اسلئے ظاہر یہہ دلایل قوی درمادہ سماعت اور تجویز عذر سائلان کے پائی جاتی ہی ٭ بنابرین حکم ہوا کہ مقدمہ ہذا واسطے تجویز ثانی کے بایں ہدایت صاحب جج ضلع جسر کے پاس واپس بھیجا جاوے ٭ کہ وے بلبحالی نمبر سابق تجویز اُس مقدمہ کی اوپر اُس عذر خاص کے کہ محال مذکور متعہد ادای زر ڈگری مذکور کے بلالحاظ تبدیل مالک کے ہی عمل مین لاوین ٭ عدالت مرافعہ اولی سے بالکل اوپر بنیاد اس امر کے تجویز ہوئی ہی کہ مالک حال بذریعہ خرید دخیلکار ہی اور یہہ کہ مالک حال مذکور وہ شخص نہین ہی جسکی مضرت مین ڈگری صادر ہوئی تھی اور عدالت عدالت اپیل ماتحت مین کچھ ذکر عذر سابق الذکر کا نہین ہی *

۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

یعنی جیمس کالوین صاحب* ارچیبلڈ اسکانس صاحب* حاکمان*
حوالات اپیل خاص سرسري اورحکم صاحب جج پٹنہ ۳۰ ماہ اپریل ۱۸۵۶
بابت بحالی حکم اعلی صدر امین اول مارچ سنہ ۱۸۵۶ کے

نمبر ۳۲۷ سنہ ۱۸۵۶

مسماة جسونت کنور (مدیونہ) سایلہ
پورنچند رمختار جمیع امور مسماة تلیمو جوادکریدار طرفثاني
بابوکشن کشورگھوس وبابورما پرشاد رای وکلای سایلہ
منشي امیرعلی ومولوي افتاب الدین محمد وکلای طرفثانی

نمبر ۳۲۸ سنہ ۱۸۵۶

بابو گنگاگوبند (مدیون) سایل
پورنچند رمختار جمیع امور مسماة تلیموجو (ڈکریدار) طرفثاني
مولوي مرحمت حسین وکیل سایل
منشي امیرعلی ومولوي افتاب الدین محمد وکلای طرفثانی

سایلہ کسی ڈکریکی مدیونہ تہے اس عدالت مین یہہ عذر
پیش لایاکہ جو صلحنامہ کہ بعد صدور ڈکری کے عمل مین ایا تہا وہ
داخل کیاگیاتہابنیر تجویز وثوقیت اُسکے عدالتہای ماتحت اُسکو
باطل کئے ڈکریدار تعمیلہو نے سے اس دستاویز کے منقرہو کرکے

یہہ بیان کرتا ہی کہ اُس دستاویز کو ملاحظہ دیا ہی لیکن ایسا نہیں کہ وہ اجرای ڈگری مین موثر ہووے اور مادر ای اسکے یہہ بھی کہتا ہی کہ مولوی زر معین مندرجہ ڈگری ہذا کے دوسرے روپیہ کے ذکر بھی اُس دستاویز مین ہی اور اس مقدمہ کا اجرای ڈگری مین مصالحت ہونے سے بھی اُس روپیہ کا کچھہ فایدہ نہین ہوتا ہی *

ہم حاکمان یہہ ارشاد نہین کر سکتے ہین کہ صلحنامہ مقبول طرفین ایسا ہی کہ خلاف سایلہ کے ہووے لیکن سایلہ مستحق اسبات کی ہی کہ تحقیق کیا جاوے کہ صلحنامہ بیانیہ طرفین کے اس جہت سے ہوا تھا یا نہین کہ اُس سے اجرای ڈگری موقوف رہیگا اور علاوہ ہذا القیاس عدالتہای ماتحت کو یہہ بات کا تحقیق کرنا اختیار بلکہ لازم ہی کہ درصورتیکہ دین مدیونہ ڈگری صلحنامہ مذکور مین مندرج ہووے تاہم ازروی مضمون صلحنامہ کے کوئی وجہ خاص درباب دوسرے روپیہ کے پیدا ہو سکتا ہی یا نہین کیونکہ ایک امر حساب جو اُس ڈگری سے کچھہ سروکار نہین رکھتا ہی کافی اسبات کا ہوگا کہ جو جو قرارداد درباب ڈگری عمل مین آیا ہی اُسکو موقوف رکھے *

جو سوال نمبر ۳۲۸ کہ منجانب بابو گنگا گوبند کے داخل ہوا ہی اُس سے بھی یہی حکم متعلق متصور ہوکر کے حکم ہوا کہ ہر دو مقدمات نزدیک صدر امین اعلی واپس کیا جاوے *

فہرست خلاصہ مقدمات

منفصلہ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۶

فصل المسا حاتون ٭ بنام ٭ چھتر دھاری سنگھ

نالش باقی خزانہ میں مدعی علیہ نے جسقدر روپیہ کا ادا کرنا ظاہر کیا تھا اُس اظہار کو صاحب جج نے تصدیق نہیں کیا ھی ٭ اِس حال میں اُس قدر روپیہ کو درکرنی کرنا اُنکو لازم تھا کہ مسلم دعوای مدعی کو بعلت نقض حساب داخل کردہ مدعی کے ڈسمس کرنا٭ ۲۰۲۹

کھنر موھن بندوجہ ٭ بنام ٭ چھید م چند رگھوسال وغیرہ

جب کسی مقدمہ میں حکم نین سوت کا قبل داخل ھونے کسی وجہ ثبوت کے صادر ھووے اور اُسپر مدعی علیہ کی طرف سے اپیل ھووے تو اُس اپیل میں صحت وسقم اصل دعوای مدعی بعرض ایشو کے نہیں اسکتا ھی کہ جس مادہ میں عدالت اپیل کا تجویز کرنا جایز ھووے بلکہ عدالت اپیل کو صرف بہ نسبت وجوھات نین سوتھہ کے تجویز کو اپنی حصر کرنا ھوگا٭ ۲۰۳۱

ھی ناتھہ دوبی وغیرہ ٭ بنام ٭ پاربتی

منصف کا بعلت داخل کرنی رسید جعل کے مدعی علیہ کا جرمانہ کرنا خلاف قانون ٹھہرا٭ ۲۰۳۴

رای کشوری سنگھ وغیرہ ٭ بنام ٭ امرت لعل وغیرہ

اِس مقدمہ میں یہہ تجویز ھوئی کہ راھن کا مرتہن کے ساتھہ یہہ قرار داد کرنا کہ تاوقتیکہ زر رھن مرتہن کا بیباق ادا نہو جاوے تبتک راھن کوئی جزء شي مرھونہ کا انتقال نہیں کرسکیگا کچھہ معتبر نہیں ھی یعنی باوجود اُس

قرارداد کے راهن حق مالکانه کو اپنے انتقال یا رهن ثانی‌شی مرهونه کا ساتهه لزوم دین رهن اول کے دوسرے کے پاس کر سکتا هی * ۲۰۳۵

جب کوئي رهن‌نامه ثانی مرتهن اول‌هي کے ساتهه باندراج ذکر رهن‌نامه اول کے واسطے غیرادائي باقی زر رهن سابق کے بعینه بقید قرارداد رهن سابق کے عمل مین آوے تو رهن نامه ثاني تتمه اُسي رهن اول کا متصور هوگا علاحده رهن نہین سمجها جایگا اور اُس رهن پر جو درمیان تاریخ رهن اول اور تتمه رهن مذکور کے دوسرے شخص کے پاس هووے مرجح هوویگا * ۲۰۳۵

بکرما جیت سنگه :: بنام :: بال گوبند سنگه وغیره

چونکه برات نامه لکهاں ینےوالے دو شخصون کے درمیان مے ایک شخص نے اقبال اُسکے لکهد ینے کا کیا تو باوجود اُسکے که عدالت ماتحت نےاُس مختار نامه کوجسکے ذریعه سے برات نامه شخص مذکور کي طرف سے تحریر پایا تها غیر ثابت سمجها وه اقبال اِسمقدمه مین درخصوص اُس قدر دعوي مدعي کے جو به نسبت حصه اُس شخص اقبال کننده کے هي بتجویز راي غالب کے نافذ ومعتبر تهہرا * ۲۰۳۹

راجه کشن انند رنراین راي :: بنام :: صاحب کلکٹر میدنی پور وغیره

جب یہه بات مسلم ومقبول هو که تا وقت غروب آفتاب اُس روز کے جو واسطے ادای باقي مالگذاري کے روزا خیر تها مالگذاري مذکوره باقي تهي اور یهه که محال باقي مالگذاري مذکوره حسب منشاي دفعه ۱۱ اکت یکم سنه ۱۸۴۵ کے نیلام سے مستثنی نہین تها تو اُس

مقدمه میان کوئي وجه واسطے اسنرداد نیلام اُس محال
۲۰۴۳ کے نہین هوگي *

مستر میلر ٭ بنام ٭ گنگا سنگه وغیره

اِس نالش خزینه میان تجویز عدالت ماتحت کي درست
متصور هوکر اپیل خارج هوئی اِس وجه سے که
جس زمین پر مدعی دعواي خزانه تها ولي کا کرتا هی
اُس زمین پر کسیطرحکي زراعت تها وليکا هونا صاحب
۲۰۴۴ جج کي دانست میان ثابت هوا هی *

درگا چرن دسواس ٭ بنام ٭ بدل اسمدري دیه وغیره

اِس مقدمه میان یهه تجویز هوئی که راهن کو اختیار هی
که بلا توسط عدالت کے خود اپني حقیت فک رهن
سے دست بردار هوکر مرتهن کو قباله بیع کامل کا
لکهدیوے ٭ اور اگر اُس رهن کے پیشتر کاکوئي
درسرا رهن اُسي شے مبیعه کا پایا جاي تو بیع کامل
مذکور ملزوم اُس رهن سابق کا متصور هوگا ٭ اما اگر
مرتهن خریدار کے رهن کے پیچهے کا کوئي رهن هووے
تو اُس صورت میان رهن کا خریدار کے پاس بیع کامل
مذکور یا دست بردار هونا اپنی حق فک رهن سے
بمنزل دکري بیعبات اورمسقط حق مرتهن ثاني کا
۲۰۴۷ متصور هوگا *

نوتیس بیع بابت سواي راهن اوراُسکے قایم مقامان کے که
جس زمره میان مرتهن ثاني داخل نہین هی دوسرے
۲۰۴۷ کسي پر جاري کرنا درکار نہین هی *

سادهو چرن پاندے ٭ بنام ٭ سانچو بي بي وغیره
کوئي وجه واسطے منظوري سوال تجویز ثاني کے ملحوظ

نہوکر سوال نا منظور ہوا * ۰ ۰ ۲.۵۰
رام کشن بسواس وغیرہ * بنام * کماری د بیہ
کوئي وجہ واسطے منظوري سوال تجویز ثاني کے ملحوظ
نہوکر سوال نا منظور ہوا * ۰ ۲.۵۲
مستر رابرت ساہي * بنام * چند رمني د بیہ
جس ثبوت کا لینا حاین صد ور اصل فیصلہ سے ضرور
نہ تہا ہو وہ ثبوت صیغہ تجویز ثانی میں نہین لی جا یگي
اِسواسطے کوئي وجہ واسطے دست اندازي کرنے اوپر
فیصلہ سابق کے ملحوظ نہو کر سوال تجویز ثاني
نا منظور ہوا * ۰ ۰ ۲.۵۴
رام چند رپال چودھري وغیرہ * بنام * پنچومنڈل وغیرہ
رعیت کو بیدخل کرنے کي نالش میں آئین تمادي موثر
نہین ہوا اِسوجہ سے کہ مدعی علیہ بصورت قایم مقام
اپنے باپ کے بذات خود ۱۲ برس تک دخیلکار نہین تہا * ۲.۵٦
بہ ثبوت اِسبات کے کہ مدعي علیہ بصورت رعیت قایم خود
کاشت زمین متنازعہ پر بذریعہ حق موروثي کے دخیلکار
هي بیدخل کرنیکی نالش دسمس ہوئي * ۲.۵٦
مستر شارتن * بنام * گوتیر وغیرہ
سواي صورت خاص کے اُس حساب کا ثابت کرنا کچہہ
ضرور نہین ہوگا جسپر اقرار نکاسي حساب ومبلغ بند ي
بقایا مجتنبي ہووے * ۰ ۰ ۲.۷۰
برج ناتہہ میان وغیرہ * بنام * لکہی پریہ چودھراین وغیرہ
قبل صدور حکم متعلقہ قانون ۴ سنہ ۱۸۴۰ کے مدعیان
کا دخل ۱۲ برس تک ثابت رہنے کي جہت سے باسترداد
حکم مذکور جودکري دخل بحق مدعیان عدالت ماتحت

۲۰۷۶ ـــے صادر هوئي تهی وه اِس عدالت سے بحال رهي ه
حسب محکمه فوجداري سے بذريعه حکم قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ کے
بے حقدار شخص کو دخل دلوايا گيا هو تو نالش ضابطه
مين وه دخل صرف اِس بنياد پر بحال نہين رهسکتا هی •
که جوشخص ازروي حکم قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ کے بیدخل
هوا تها اوراب واسطے استرداد اُس حکم کے نالش
ضابطه دائر کيا هی وه بذريعه گواهان ردستاويزات
معتبر کے اپنی حقيت کو ثابت نہين کرسکتا هی مگر
قبل آغاز زرويداد فوجداري متعلقه قانون مذکور کے
۲۰۷۶ اپنا دخل بالاي دوازده سال تک ثابت کرديا هی *
بشونا تهه سنگه وغيره * بنام * منو لال وغيره
نالش واسطے خرچه فصل بدوي وخريف کے به بنياد انه بندي
(يعني حساب خزانه اراضی مزروعه) کے دائر هونے کے
سبب سے عدالت ماتحت کو ذکري خزانه معين تعداد اراضي
مزروعه مدعي عليه کاکرديتا لازم تها اِسواسطے مقدمه
واپس هوا تا که صاحب جج ضلع طرفين کي ثبوت تحريري
وتقريري کي رو سے تعين مقدار اُس زمين کاکردیوین
جسپر درحقيقت مدعي عليه زراعت کيا هو اور تصفيه
طريق حساب خزانه کا بهي کرديوين اور بعد اُسکے جسقدر
خزانه دلوانا يا نه دلوانا مناسب هو اُسکا حکم مصرح
۲۰۹۲ صادر کريں * * *
روپچند رسرمه گوسائين وغيره * بنام * اوما سندري داسي وغيره
مدعي نے زمين متنازعه کو مشموله اپني اراضي لاخراج
کي قرار ديکر واسطے دخل پانے کے نالش کيا مدعي
عليه نے اُسکو مشموله اپنے تعلقه کي قرار ديا * اِس مقدمه

مین یہہ تجویز هوئی کہ تکرار حقیت لاخراج مدعي زیر
ایشونہین هی بلکه صرف اسي بات کی تجویز چاهئے
کہ زمین متنازعہ مدعي کے اراضی لاخراج مین یا مدعي
علیه کے تعلقہ مین داخل هی اور بر طبق اُسکے فیصله
صادر کرنا چاهئے اِسواسطے مقدمه واپس هوا * ٢٠٩٣
میمنت النساچودهراین * بنام * صاحب کلکٹر گورکهپور وغیره *
بواسطه جس شخص کے مدعیه اِس مقدمه مین نالش
کرتي هی وه شخص سابق مقدمه مین مدعي علیه تها
اور اُس مقدمه مین دکري بمضرت اُس شخص کے صادر
هوئي تهي اب مدعیه اُسي شی پر خود دخل پانے کے
لئے مستغیث هی اِس نالش مین حساب میعاد سماعت
از تاریخ دکري مذکوره کے هوگا نه از تاریخ بیدخلي
مدعیه کے جو بصیغهٔ اجراي دکري مذکوره کے وقوع
مین آئي هی * ٢٠٩٦
بابو رام پرشاد سنگه وغیره * بنام * تارامني وغیره
اجاره نامه ثابت نہونیکے سبب سےنالش منافع اجاره
جو باظہار بیدخلی کے دایرهوئي تهي ڈسمس هوئي * ٢٠٩٩
شام رام سرما سرکار * بنام * پران کشن دت
عدالت پیل ضلع مین تکرار تمادي کي درپیش تهي مگر
عدالت اپیل مین اول اُسکا تصفیه نہوکر اصل معامله
کي تجویز وانفصال هوئي هی اِسواسطے مقدمه واپس
هوا تاکه اول ایشو تمادي کا انفصال هووے * ٢١٠٢
مہاراجه ایشان چند رمانک * بنام * مستر وایز
دکري دین تمسک جو عدالت ماتحت سے به نسبت
مہاراج نیره کے صادر هوئي تهي بحال رهي اور به نسبت

اِس عذر مہاراج کے که راجه سابق کا دین اُنکے ذمه
نہین هوسکتا هی یہه تجویز هوئي که وه عذر ممالک کمپنی
مین پذیرا نہین هوسکتا هی گو مہاراج تیره کے خاص
ملک مین وه عذر معتبر هووے * ٭ ٢١٠٥

نالش عامه دین مین عدالت کو اختیار نہین هی که دکري دین
خاصة کسی خاص جایداد پر مدیون دکري کے صادر
کرے * ٭ ٭ ٢١٠٥

گرو پرشاد جادا وغیره بنام مدن موهن سور وغیره •
جب کوئی بیوه قوم هنود جو پسر نابالغ رکھتي هو اور اُس
نابالغ کی طرف سے اُسکی جایداد پر بصورت امین دخیلکار هو
کوئي جزء اُس جایداد کا بسبب ضرورت کے بیع کرے یا رهن
رکھے تو نابالغ مذکور بالغ هوکر اگر وجوه ضرورت مذکوره پر
اعتراض کرے تو بار ثبوت اُس ضرورت کا مشتري یا مرتهن پر هوگا * ٢١١١
واسطے تربیت یا پرورش نابالغ اور اُسکي مان کے مان کو
ازروي شاستر جایداد نابالغ کے بیع یا رهن کرنے کا
اختیار رهی * • ٭ ٭ ٢١١١

بنواري لعل ٭ بنام ٭ مسماة بلکی کنور وغیره
بدعوای حصه اشیاي اجمالی موروثي کے یہه نالش
دایر هونے سے مدعي علیه نے عذر خاص تقسیم وتفریق
بوقت مخصوص عمل اچکنے کا کیا ٭ سو ثبوت اِس عذر خاص
کی ذمه مدعي علیه کے ٹھہري ٭ اور بسبب اُسکے ثابت
نکرسکنے اپنے عذر خاص مذکور کو حصه اُن سب اشیاي
موروثي کا جو بوقت مخصوص مذکور بدخل اجمالي قبایل
کے تھي بحق مدعی دکري هوا اور جو سب اشیا
متفرق ارباب قبایل کے نام کي تھی اُسکا حصه

مدعي کو نہین دلوایا گیا باین وجه که اُسنے اکتساب
ان اشیا کا بتحویل اجمالی ثابت نہین کیا* ۲۱۲۶

رام پران راي وغیره بنام منشي غلام رحمن

بموجب ایک نظیر سابق اِس عدالت کے اس مقدمه
مین یہه تجویز هوئي که مدعیان اُن رعایاي شکمی کے
نام پر نالش خساره کي دایر کر سکتے هین جو معارض و
مزاحم اُنکے حقوق معینه ضمن ۸ دفعه ۱۵ قانون ۷ سنه ۱۷۹۹
کے هووین* ۲۱۳۱

مدعی علیه کي طرف سے مدعي کو اُسکے حق واختیار پیمایش مین
معارضه هونیکے سبب سے مدعي جو نالش واسطے خساره کے
کیا اُس نالش مین تخمین خساره بمقدار راُس حزانه کے
کرنا اُسکا جو بر تقدیر پیمایش کرنے اُسکے وه مستحق
اُسکا هوتا بجا و درست ٹهہرا* ۲۱۳۱

چونکه یہه نالش متعدد الدعاوي نہین ٹهہري اِسواسطے بالفعل
اِسبات کي تجویز اِس مقدمه مین ضرور نہین هوئی که
ایا قانون ۹ سنه ۱۸۵۴ به نسبت اُس مقدمه کے موثر هی
یا نہین جسکي نالش متعدد الدعاوے هووے* ۲۱۳۱

رگہونا تهه بنک بنام رام کشن داس وغیره

حسب چهلد چٹهه کی بنیاد بر یہه سوال تجویز ثانی گذرا
هی اُس چٹهه کي نوشتخواند کی ثبوت کو اِس عدالت
نے حین صدور اصل فیصله کے ساقط الاعتبار ٹهہرایا
تها اِسواسطے کوئي وجه واسطے منظوري سوال تجویز
ثاني کے ملحوظ نہوکر سوال نامنظور هوا* ۲۱۳۹

شاما سندري وغیره بنام رام کشنانند مہنت گوسائین وغیره

کوئي وجه واسطے منظوري سوال تجویز ثاني کے ملحوظ

۲۱۴۰ نہوکر سوال نا منظور ہوا *

لکھی دبیہ چودھراین ۔ بنام ۔ شاماسندری دبیہ چودھراین وغیرہ
کوئي وجہ واسطے منظوري سوال تجويز ثاني کے ملحوظ
۲۱۴۱ نہوکر سوال نا منظور رہوا *

انند مہتي وغیرہ ۔ بنام ۔ رام کشنانند مہنت گوسائیان وغیرہ
جس مختار نامہ کے ذريعہ سے سايلان کي خريد کے
عمل نیکا اظہار رہی اُسکا ثابت نہونا اصل فیصلہ میان
تجويز ہوا ہی اور پہر درمادہ ثبوت اُسکے تجويز ثاني
ہونیکے لئے کوئي وجہ موجہ ازجانب سايلان پيش
۲۱۴۳ نہین ہوئي اسواسطے سوال تجويز ثاني نا منظور رہوا *

بهبر وچند رچودھري ۔ بنام ۔ کالي پرشاد ساہو وغیرہ
اس نالش نشست جمع مین مجرد دخل مدت درازجانب
مدعي اور مجرد کاغذ تعلقہ سنہ ۱۲۰۲ بنگلہ سے وجود
حق لاخراج مدعي علیہ کا ظاہر ہونا واسطے ابطال
نالش مذکور کے کافي نہین ٹہرا ۔ بلکہ مدعي علیہ
کي سرسبزي اِس مقدمہ مین اِسبات پر موقوف ہی کہ
وہ اپنا دخل بصورت لاخراجدار سنہ ۱۷۹۵ کے آگے سے
يا حاصل کرنا صحیح سند لاخراج کا بعد از سنہ ۱۷۶۵ کے
۲۱۴۵ ثابت کردیوے *

راماکنت راي چودھري ۔ بنام ۔ نیلمني دبیہ وغیرہ
دان پتر کے موافق انتقال شي وقوع مین انیکے سبب سے
فیصلہ عدالت ماتحت کا جہان وہ وثیقہ محض وثیقہ
۲۱۴۷ فرضی نہہرکر نالش دمس ہوئی تھی مسترد ہوا *

انند موہن متر وغیرہ ۔ بنام ۔ شام مني داسی وغیرہ
ايک پرگنہ کي زمین کے لئے جو نالش دخل دایر ہووے

اُس میان دوسرے پرگنه کے سابق زمیندار کو مدعی
نکرنیکي علت سے نالش نیان سوت نہین ہو سکتي هی * ۲۱۵۸
رمني داسی وغیره * بنام * پیاري لعل وغیره *
حکم نیان سوت مسترد هوکر مقدمه واسطے تجویز انفصال
کے واپس هوا * * * ۲۱۶۲
نالش خزانه مین رعایا یعني شکمي کو نہین پہنچتا هی که منجمله
زمینداران مدعیان کے جنہون نے به نسبت مسام
۱۲ آنه رقم اُس زمینداري کے جنکے درمیان حقوق
رعایاي مذکورین واقع هی نالش کیا هو ایک شخص
زمیندار کي حقیت کا اقبال کر کے به نسبت حقیت
باقي زمینداروں کے جو از خود بالاجمال مدعیان هوئے
هون اعتراض کرے * اگر مدعی علیہم یعني رعایا ایک
شخص زمیندار کو کل خزانه یا ایک جزء اُسکا دینا اپنا
ثابت کر سکین تو وه نالش رد کري سے مستثنی هوگا اور
تصفیه اُس مقدار خزانه کا خود مدعیان کو فیما بین
اپنے کر لینا هوگا * * * ۲۱۶۳
شیخ نبی بخش * بنام * بابو جگدیش نراین وغیره
نالش دخل اراضی لاخراج مین تجویز تکرار مال
ولاخراجکي نہ ورزنہونیکے سبب سے مقدمه واپس هوا * ۲۱۶۶
دهیرگیر گوسائین * بنام * برج ناتهه مجموعه دار وغیره
قباله درپیشي مدعی صحیح وراست متصور نہوکر فیصله
عدالت ما تحت بحال رہا * * * ۲۱۶۸
تارا پرشاد راي چودهراي * بنام * درگا پرشاد راي چودهري وغیره
از روي فیصله پریوي کونسل کے جو مطابق ایک مقدمه
مین فیما بین انہین متخاصمین کے صادر هوا تها یهه حکم

هوا تها که درگا پرشاد مدعي عليه حال (جو بمقدمه سابق اپيلانٹ ولايت تها) جس قدر شي بعد از تاريخ ۱٦ مي سنه ۱۸۳۴ کے شاما پرشاد نندي شخص ثالث سے جو مدعي اورمدعي عليه دونون کا مديون تها حاصل کيا هی یا آينده کرسے اُسکے ٦ آنه رقم حصه کو اُسکو مدعي کو سمجها دينا هوگا ؛ اوربهي يهه حکم هوا تها که دوسرا ايک مقدمه جو فيمابين درگا پرشاد اور شاما پرشاد نندي کے واسطے اجراي دکري کروانے نسبت رقم ٦ آنه حصه مبلغ ۸: ۲۰۴۲ روپيه ۱۲۰ آنه ۱۷ کنده اور اُسکے سود کے جوهنوز بمعرض وصول کے نہين آيا تها دايرهی اُسمين مدعی کو اپيل کرنيکا اختيار هی مگر قبل صدور فيصله پريوی کونسل کے اِس دکري موخر الذکر کو درگا پرشاد جاري کر چکا تها اورمدعي بهي اپني دکري کو بنام درگا پرشاد جاري کرکے درگا پرشاد سے مسلم روپيه دکري کا وصول کر چکا تها ؛ ـــ مدعي اب يهه نالش حال واسطے دلوا پانے دخل به نسبت رقم ٦ آنه حصه اُس شي کے جو مدعی عليه نے باجراي دکري اِسمي شاما پرشاد نندي کے خريد کيا تها اِس بنيا پر دايرکيا هی که شاما پرشاد نندي کے ديون تمسک کا اصل روپيه ملک موروثي اجمالي خود مدعی اور درگا پرشاددونون کا تها اوريهه که باجراي دکري مذکوره درگا پرشاد نے شي مدعی بهاي حال کو اُس روپيه سے خريد کيا هی جو ازان ملک موروثي اجمالي بصورت امانت اُسکے قبضه مين تها اوريهه که پريوي کونسل کا حکم هی که درعوض زرد کوي کے جو شي که درگا پرشاد

شاما پرشاد نندي سے حاصل کیا هی یا آینده کرسے اُسکا ٦ آنه حصه مدعي کا حق هی اِسواسطے بموجب اُس حکم کے مدعي رقم ٦ آنه حصه شی متنازعه فیه کا مستحق هی *— اِس مقدمه مین عدالت صدر سے یهه تجویز هوئی که هرگاه مدعی نقد روپیه بر اجراي دکري کرکے مدعي علیه سے رقم ٦ آنه حصه اُس تمسک کے روپیه کا جو حسب رضا شاما پرشاد نندي کے تحریر پایا تها وصول کر چکا هی تو اب مدعي کو یهه نالش رجوع کرنا نهین پهنچتا هی کیونکه درحقیقت اِس نالش سے مدعي کو باطل کروانا کل روئداد سابقهٔ اجراي دکري کا اور جبرا مدعي علیه کو پهیر دینا اُس روپیه کا جو خود مدعي اجراي دکری کرکے اُس سے وصول کیا تها اور اصلاح خود اپني غلطی کا جو آسنے بذریعه اجراي دکري سابقه کے کیا تها کرنا بذریعه حصول ذن اجراي دکري به نسبت املاک مدعي علیه کے مقصود هی * غرض چونکه مدعی کو ازروي دکري پریوي کونسل کے جس قدر پانیکا حق تها وه سب اُسکو مل چکا هی اِسواسطے اب عدالت صدر جایز نهین رکهه سکتی هی اِسبات کو که خود اپنے فعل سے جس امر کو مدعي نے طي کودالا هی اُسکو پهر اب وه تازه کرے * بنابران ببحالي فیصله عدالت ماتحت کے اپیل دسمس هوئي* ۲۱۷۷

گردیال سنگه * بنام * شیودیال سنگه

نالش مدعی دسمس هونیکے سبب سے قاعده کلیه یهی هی که خرچه مدعي علیه کا مدعي علیه کو دلوانا هوگا سوا اِس مقدمه مین اِس قاعده سے تجاوز کرنیکي کوئي

وجه ملحوظ نہونیکي جہت سے فیصله عدالت ماتحت
درمادۀ خرچه کے ترمیم ہوکر دونون عدالت ماتحت
کا خرچه مدعی علیه کا مدعي علیه کو دلوایا گیا* ۲۱۹۰

سیف الله خان بنام برفورد وغیره

نالش واپسي زرخزانه جو زمیندار کو پیشگي دیا گیا تھا
زمیندار پر رد کري ہوئي اِسوجه سے که زرخزانه
مذکور کے واجب ہونےکے آگے زمینداري بسبب نیلام
باقیما اُنکل اري کے زمیندار کے دخل سے نکل گئي تھي* ۲۱۹۵

کالي داس بھاچارج وغیره بنام چارلس بوچر وغیره

اِس نالش خزانه مین یہه تجویز ہوئي که اوپر مدعی
علیہم کے جو سابق اجاره دار سے پہلے بذریعه بیع
بالوفا خرید کئے تھے اور پیچھے اُسکو بیعبات کرلئے ہین
اُس ایام کے خزانه کي جوابدہي نہین ہوسکتي ہے
که جو خود اُنکے دخل کے پیشتر کا ہو* اِس قسم کا خزانه
ازقبیل دین ذاتي ہے که جسکي جوابدہي اُس شخص
سے متعلق ہے که جس شخص کي دخلیکاري کے ایام
مین رجوب اُس خزانه کا ہوا ہو* ۲۱۹۸

زرباقي خزانه پر سود بہ رعایت قاعده مندرجه نظایر اِس
عدالت مورخات ۱۲ جون سنه ۱۸۵۴ اور ۲۹ جولاي
سنه ۱۸۵٦ کے دلوایا نہین جاسکتا ہے* چونکه مدعي
نے قرارداد سود کا ہونا یا که زرخزانه کا مع سود مطالبه
کرنا یا که وجه معقول واسطے عدم ارجاع نالش سرسري
باقي خزانه کے ثابت نہین کیا اِسواسطے سود صرف
ازتاریخ نالش کے دلوایا گیا* ۲۱۹۸

امانت النسا بي بي ۞ بنام ۞ سبد علی محل وغیره

حسب رضا رهواندنت کے بہ‌نسبت خرچہ کے حکم هوا* ۲۲۰۵

گنیش نند ي وغیره ۞ بنام ۞ مدن ٹهاکر وغیره

حساب کرنے مین معاد ۳ سالۂ سماعت نالش معینۂ
قانون ۱۴ سنه ۱۸۴۸ کے یہہ حکم هوا کہ ایام دوران
نالش سابق جو بسبب عدم تلافي کے نمبر خارج هوا
تها بموجب نظیر مقدمه راجه لیلا نند سنگه بهادر
وغیره مورخه ۲ مي سنه ۱۸۵۶ کے وضع نہین هوگا* ۲۰۲۷

مستر برفد ۞ بنام ۞ راجه لیلا نند سنگه

بموجب نظیر مقدمه راي کوسل سنگه مورخه ۲۵ می
سنه ۱۸۵۳ کے یہہ تجویز هوئي کہ درمادہ بکاسی سود
اوپر دین تمسکي کے قاعدہ صحیح یہي هی کہ مدیون
سے جسقدر روپیه وصول هووے پہلے وہ سود مین
محسوب هوگا اور بعد وضع سود کے اگر کچهه روپیه
زر وصولي مین سے پس انداز هووے تو وہ اصل
دین مین وضع هوگا* ۞ ۞ ۲۰۲۹

هرگاه اصل دین کا سود مدیون پر پانا تها تب مدیون کے
زر وصولی پر سود کا دعوي کرنا مدیون کا امر مقدمه
مین نادرست هی* ۞ ۲۰۲۹

اگر باوجود پانا هونے سود کے زر وصولي کو خود دائن
زر اصل مین وضع کرلیوے تو اُس تقدیر مین دائن
کو نہین پہنچیگا کہ جسقدر زر اصل کو وضع دے دیا هو
اُسپر پهر سود کا حساب کرے* ۞ ۲۰۲۹

مسماۃ جنت کنور ۞ بنام ۞ چودهري رام پرشاد داس وغیره
بعلت نقص متخاصمین یعنے بعض شخصون کے بزمرہ

مدعی علیہم داخل نہ ہونے کے عدالت ماتحت کا حکم
نہیں سوتی صادر کرنا بیجا ٹھہرا اور ضرورت اُن شخصون
کي اِس مقدمہ میں متصور نہو کر مقدمہ واپس ہوا * ۲۲۱۵

لال مني داسي وغیرہ ٭ بنام ٭ مہاراجہ مہیشر سنگہ
بسبب اِسکے کہ حین صدور اصل فیصلہ کے مضمون
پر بعض دستاویز منسلکہ مثل کے کما ینبغي غور نہین
ہوا تھا سوال تجویز ثانی منظور ہوا * ٭ ۲۲۱۷

راد ھا چرن راي وغیرہ ٭ بنام ٭ راني سورحمو مني دئیہ وغیرہ
ہم بلحاظ آئین تمادي عامہ وہم تمادي معینہ قانون ۱۳
سنہ ۱۸۴۸ کے نالش ممنوع السماعت ٹھہر کر عدالت
ما تحت کا فیصلہ بحال رہا ٭ ٭ ۲۲۱۹

دابو گنیش لال سنگہ وغیرہ ٭ بنام ٭ بادود ولال سنگہ وغیرہ
ایک دکري ضابطہ کي فیلد خاص کو بر ضاي طرفین دکري
کے صیغہ متفرقہ میں ترمیم کرنا جایز ٹھہرا یعنی قبل حصہ
مساوي کي جو دکري میں تھي اُسکو ترمیم کر کے حکم
عمل آنے اجراي ڈکري بصورت دکري اجمالي بلا تخصیص
حصہ کے صادر کرنا حاکم سر رشتہ متفرقہ کا معتبر ٹھہر کر
قبل حصہ مساوي مندرجہ ڈکري مذکورہ کا لعدوم
متصور ہوئی اسلئے دکري مذکورہ مانع نالش حال
نہیں ٹھہر کر مقدمہ واسطے تجویز انفصال کے عدالت
ماتحت میں واپس ہوا * ٭ ۲۲۳۰

گور موہن گوسائین ٭ بنام ٭ راج موہن گوسائین وغیرہ
جس مادہ میں سابقا دکري صادر ہوچکي ہو اُس مادہ میں
نالش ثاني اُس صورت میں پھر دایر ہوسکتي ہی کہ
جب مدعي کوئي بنیاد جدید نالش کي فیما بین اپنے

اور مدعی علیہ کے ثابت کر سکے * ۔ ۲۲۳۵

اس مقدمہ میان جس اقرار نامہ مدعی علیہ کو کہ مدعی بنیاد
جدید نالش حال کے رجوع کرنیکی قرار دیتا ھی
چونکہ وہ سابق فیصلہ کی تاریخ کے پیشتر کا ھی اور
چونکہ اس اقرار نامہ کو مقدمہ سابق میان مدعی نے
عدالت پر ظاھر نہین کیا تھا اسواسطے یہہ اقرار نامہ
بمنزل بنیاد جدید اس نالش کی نہ ٹھہر کر سابق
فیصلہ مدعی پر مستلزم ٹھہرا * ۔ ۲۲۳۵

بابوگرودا س رای وغیرہ بنام ۔ ھر چند رگھوس
مدعی نے اس اظہار سے نالش کیا کہ جسقدر خزانہ
مدعی علیہ نے ادا کیا ھی بعد وضع اسکے جسقدر روپیہ
واسطے تکمیل بیشی جمع مندرجہ نوتیس کے باقی
ھی وہ آب مدعی کو دلوایا جاوے ۔ اس نالش کی
عرضی نالش میان مدعی کو استدعای خزانہ مابقی کی
بقید لفظ (تصفیۂ خزانہ) کے درج کرنا ضرور نہین
ھی جیسا کہ عدالت ماتحت نے ضرور ٹھہرایا ھی
بلکہ اگر مدعی جاری کرنا نوتیس بیشی جمع کا بموجب
قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ کے ثابت کر دیوے اور مدعی علیہ
موافق قانون حق رھائی اپنا اس مطالبہ بیشی جمع
سے ثابت نکر سکے تو بالضرور ڈگری بحق مدعی صادر ھوگی * ۲۲۴۲

سریمنت کونڈ بنام پران ناتھہ چودھری وغیرہ
مقدمہ تکرار سبوانہ بندی مین جو فیصلہ کہ دو دفعہ
سرزمین پر تدارک ھوکر صادر ھووے وہ فیصلہ
بلا ثبوت اکمل حقیت کے مسترد نہین ھوسکتا ھی * ۲۲۴۵

مہاراجہ مہیشر بخش سنگہ بہادر بنام بھیکاری سنگہ وغیرہ
بموجب نظیر مقدمہ مہاراجہ مہیشر بخش سنگہ بہادر
بنام بوجھاون سنگہ وغیرہ منفصلہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۵۶
کے یہہ حکم ہوا کہ مقدمات حوالہ ہی ذاتی میں اقبال
دعوی مدعی علیہ کا مدعی پر نافذ و مستلزم ہوگا مگر
جن مقدموں میں دین ذاتی کا تعلق نہوا انمیں دعوی
معتبر و قطعی متصور نہوگا اسی قسم کے مقدموں میں
یہہ مقدمہ داخل بھی (جس میں امر متنازعہ فیہ یہہ
ہی کہ آیا زمین متنازعہ فیہ داخل محال مجمعی مدعی
کی ہی یا داخل محال مدعی علیہ کی) ٹھہر کر اقبال
دعوی مدعی علیہ قطعی متصور نہوا بلکہ فریب وسازشی
متصور ہوکر نالش مدعی اسوجہ سے کہ مدعی اپنے
دعوی کو ثابت نہیں کرسکا ڈسمس ہوئی * : ۲۲۵۰

محل غازی چودھری وغیرہ بنام کالی کنول رای وغیرہ
نالش میں نیلام خریدار کے مدعی علیہ کے دعوی
دخل تعلقہ بجمع مقرری کرنے سے چونکہ ماقبل بندوبست
دہ ساله کے مدعی علیہ ۱۲ برس کے عرصہ تک دخل بجمع
مقرری ثابت نہیں کرسکا اسواسطے دعوی مدعی علیہ
کا نامنظور رہوا * : ۹ ۲۲۵۷

چونکہ دخل موروثی مدعی علیہ تعلقدار کا ۷۰ برس تک ثابت
ہوا پس تعلقہ مدعی علیہ کا از قسم تعلقہ مندرجہ دفعہ
۸ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ کے متصور ہوکر باستثنا دفعہ
۲۳ قانون ۱۱ سنہ ۱۸۲۲ کے بموجب رای غالب کے یہہ
تجویز ہوئی کہ ایسے تعلقدار کو مدعی زمیندار بیدخل
نہیں کرسکتا ہی * : ۲۲۵۷

راجه مودنراین سنگه ۞ بنام ۞ امیر النسا بیگم وغیره

مدعی نے یہه نالش واسطے اُس روپیه کے رجوع کیا جو اُسنے حسب استدعاي مدعي علیه کے دروجه خرید ایک سرپیچ وکلغي مرصع کے بایع کو دیا تها اور بنیاد اِس نالش کی اوپر اُس خط کے کیا جس میں مدعی علیه نے استدعا روپیه دینےکي مدعي کے پاس کیا تها ۞ یہه نالش دسمس هوئي اِسوجه سے که خط مذکور ثابت نہین هوا اور یہه که اگر اظہار مدعیکا راست هوتا تو ثبوت بهتر اُسکے پاس موجود هوتی که جسکو اُسکو پیش کرنا چاهئے تها ۞ اور یہه که برتقدیر ثبوت صداقت خط مذکور کے بهی اُس سے بجز استدعاي روپیه دینے کے کچهه ثابت نہین هو سکتا هی اور موافق اُس استدعا کے روپیه دینےکی ثبوت مفقود هی که جو اِس قسم کے دین کے ثابت کرنیکے لیے ضرور رهي اور یہه که بعد از تاریخ خط کے مدعي کا کبهي طلب کرنا اُس روپیه کا مدعی علیه سے ثابت نہین هی ۞ ۞ ۲۲۷۰

دولار ٹهاکر وغیره ۞ بنام ۞ سرکار بہادر وغیره

مدعیان نے واسطے استرداد نیلام باقي مالگذاري متعلقه قانون ۱۱ سنه ۱۸۲۲ کے نالش کیا ۞ مگر اس نالش میں بزمره مدعیان وه حصه دار بهی شریک هو جسکي حقیت نالش بسبب اُسکے اپیل نکرنے نیلام پر بحضور صاحب کمشنر کے زائل هوگئي تهي ۞ حصه دار مذکور کے شریک نالش هونیکے سبب سے عدالت ماتحت سےنالش مدعیان کي نہین مسموع هوئي ۞ عدالت صدر سے یہه تجویز هوئي که ایسے حصه دار کے بزمره

مدعیان شریک رہنےکی جہت سے نالش کو نہین سوتھہ
کرنا معقول نہین ھی اسواسطے مقدمہ وا پس ہوا تا
کہ باقی مدعیان کو مہلت دیجاے کہ وے بذریعہ
درخواست اُس حصہ داکوا پیے زمرہ سے اِس مقدمہ
سے خارج کروائین بعد ازان انفصال مقدمہ حالات
پر عمل مین آوے * ۲۲۷۹

کدم بیبي دیبہ * بنام * زوب چند رسیوانہ دار
کدم بیبي دیبہ * بنام * آبہنوما جھي وغیرہ
کدم بیبي دیبہ * بنام * نیان ناگدي وغیرہ
اپیلانٹ خاص کیطرف سے فضل رما یاکی فرق ہونے سے
مدعیان اپیلانٹ خاص کے دعوي کا روپیہ امانت کرکے
بذریعہ قانون ۱ سنہ ۱۸۴۶ کے کلکٹري مین نالش کئے مگر قبل
انفصال اُس نالش کلکٹري کے نالش ضابطہ بھي عدالت
دیوانی مین واسطے واپس پانے زرامانتی مدکور کے دایر
کئے ھین * یہہ نالش ضابطہ رجوع کرنا مدعیان کا قبل
انفصال اُنکي نالش کلکٹري کے بیجا ٹھہر کر حکم
نین سوتھہ بہ نسبت اِس نالش کے صادر ہوا * ۲۲۸۲

گو بند چند رسین * بنام * کشن موھن چند
فیصلہ عدالت ماتحت اور وجہ ثبوت کے ہونے ہر تکرار
مندرجہ سرٹیفکٹ منظوري سوال اپیل خاص اِس مقدمہ
سے متعلق نہونیکے سبب سے اپیل خاص دسمس ہوئي* ۲۲۸۵

مہنت بنواري وغیرہ * بنام * صاحب مصر وغیرہ
بموجب قانون ۹ سنہ ۱۸۵۴ کے صاحب جج کو صیغہ اپیل
مین ایشوا وپر تعداد نالش کے برپا کرنا نہین پھنچتا
ھی اِسواسطے مقدمہ واسطے تجویز انفصال کے واپس ہوا * ۲۲۸۷

قیاس فریب کا کافي نہین هی مگر ملاحظہ حکمی مقدمون
مین (جسمین مدعي أسیقدر ثبوت که جو اُسکی وسعت
بیان مشعر اوپر وضع وطور خریدار اور با قیدار رکے اور
مشعر اوپر احوال ما قبل وما بعد نیلام سکے هووے پیش
کرسکتا هی) مدعي علیه با قیدار کو لازم هی که نیلام
کے واقعي هو نیکو ثابت اور الزام هاي پیش کرده
مدعي کا تصفیه کروا دیوے ؛ چونکه مدعي علیه اظہار
فریب وسازش نیلام کا جو مدعي کیطرف سے اُسپر هوا
تہا رد نہین کرسکا اِسواسطے عدالت ماتحت کي ڈکري
۲۳۰۴ بحق مدعي بحال رهي *

دیبي دت پانڈے ؛ بنام ؛ با بوگنگا پرشاد سنگه وغیره
اِس مقدمه مین یہه تجویز هوئي که هرچند که اشخاص
ثالث کے محکمه مین صدر امین اعلی کے بصورت مزاحم
حاضر هونے سے اگر صدر امین اعلی مدعي کو مہلت
اِثبات کي دیتے که وه بذریعه عرضي تتمه کے ثالث
مذکورین کو بزمره مدعي علیه کے داخل کرے تو زیاده
تر رعایت ضابطه کي هوتي مگر هرگاه ایسا نہین هوا تو
صدر امین اعلی کا برعایت دستاویزات پیش کرده مزاحمان
کے تحقیق وتجویز مین دستاویزات اصل فریقین معامله
۲۳۱۳ کے زیاده تر احتیاط کرنا بہت بجا هی *

مدعي علیه کا بیع بدست مدعي کے واسطے اور اُنکے دین مہاجنان
۲۳۱۳ مدعي علیه کے سازشي ٹھہر کر اپیل مسمس هوئي *

چودهري رام پرشاد سنگه ؛ بنام ؛ خواجه گوهر علی خان
کوئي وجه واسطے منظوري سوال تجویز ثاني کے ملحوظ
۲۳۱۹ نہو کر سوال نا منظور هوا *

جس نیلام اجرای دکری میں شے نیلامی کو خود دکریدار خرید کرکے رسید زرد کری کی داخل کرد یوے اُس نیلام کے مسترد ہونے سے دکریدارکو زرثمن نیلامی کے واپس دلوانیکا حکم دینا ضرور نہیں ہی* ۲۳۱۹

جسقدر زرفاضل نیلام که دکریدار زوجه باقی ثمن نیلامی شے خرید ه اپنے کے عدالت میں امانت کرد یوے نیلام کے مسترد ہونے سے اُسقدر روپیه کا سود دکریدار نہیں پا سکتا ہی* ۲۳۱۹

دکریدار کے خرید ه نیلام اجرای دکری کے مسترد ہونے سے جسقدر روپیه زرثمن نیلامی کے درمیان سے شخص ثالث کو دے دیا گیا ہو اُ سکی واپسی کا حکم اِس نالش میں صادر نہیں ہو سکتا ہی* ۲۳۱۹

راجه شیو نندن سنگه وغیره بنام بابو رام کشن سنگه ایک ایشوا هم کی تجویز متروک ہو جانیکے سبب سے مقدمه واپس ہوا* ۲۳۲۵

رام رتن رای وغیره بنام پرتاب چند سنگه وغیره بمو جب رای غالب کے یہه تجویز ہوئی که از روی اُس قاعده کے جو پریوی کونشل سے بمقدمه رام رتن رای بنام فرخ النسا بیگم (مطبوعه صفحه ۲۲۳ جلد ۴ کتاب مورس اِندیان اپیلس) تقرر پایا ہی مدعی علیه کے دخیلکار رہنے کے سبب سے مدعی کو پہلے اپنی حقیت کو ثابت کرنا لازم تھا مگر چونکه مدعی نے کوئی وجه مرجه پیش نہیں کیا که جس سے دست اندازی کرنا اوپر اُس تصفیه تنازع کے جو بذریعه حکم صاحب مجستریت کے عمل میں آیا تھا عدالت کو جایز ہووے بنابران

باستر داد دکري صدر امين اعلى کے نالش د سمس هوئي ۲۳۳۴
هنسراج سنگه ٭ بنام ٭ لاله ديانت راي وغيره
نالش باز يافتي شي مقرري اظهاري باستر داد حکم
عدالت ماتحت کے اِ موجه سے دکري هوئي که جس
پته مقرري کے ذريعه سےمقرريان ارکو دعوى حقيت
موروثي کا هى اُس ميں مقرريدار کي طرف سے خراش
تراش هوا هى * ٭ ۲۳۴۶
جانکي سرن رام وغيره ٭ بنام ٭ دولت کنور وغيره
يهه نالش واسطے استرداد نيلام اجراي دکري کے
باين اظهار که اشتهار قرقي يا اشتهار نيلام مي جاري
نهين هوا تها رجوع هوئي٭ بغيرتدارک وتحقيق اظهار
مذکور کے عدالت سے يهه تجويز هوئي که قريب
نيلام هونيکے اصل مديون دکري يعنے مورث مدعي
حال کا بذريعه درخواست اسندعاي التواي شرطي
نيلام کي واسطے ايک هفته کے کرني بمنزل اقبال اِس
بات کے هى که تد بيرات ضروريه واسطے نيلام کے
عمل مين آچکے تهے بنابران نالش دسمس هوئى * ۲۳۵۵
سيد ضياء الدين چودهري ٭ بنام ٭ شيخ لطف على وغيره
نالش مدعي واسطے حصه دين مهر اُسکي علاتي بهن
کے دکري هوئي ٭ اور مدعى عليه يعنے شوهر علاتي
بهن مذکوره نے مدعي کے اهل سنت و جماعت اور
مدعى عليه کى زوجه کے اهل تشيع هونيکا جو عذر کيا
تها سو مدعي عليه ثابت نکرسکا که اُسکي زوجه شيعه هوئى
تهي کيونکه مدعي عليه کا شيعه هونا واسطے ثبوت تشيع
اُسکي زوجه کے کافي نهين هى اور يهه که بر تقدير

ثبوت اِسباب سے کے بهي که زوجه مدعي عليه سني سے
شيعه هوگئي تهي اوريهه که ازروي شرع اسلام کے سني
شيعه کا وارث نهين هو سکتا هی حسب منشاي قانون
۲۱ سنه ۱۸۵۰ کے وه حکم شرع کا غير نافذ هی پس اُس
جهت کو مدعي محروم الارث نهين * ۲۳۵۸

بهولاناتهه ؞ بنام ؞ رسول گراين وغيره
خرچه عدالت اپيل کا بقدر دکري ورسمس کے ذمه
طرفين کے هونا چاهئے * ۲۲۶۲

ربوا سنگه وغيره ؞ بنام ؞ شيوا کنک لعل وغيره
مدعي نے سال معين مين اپنا بيدخل هونا ظاهر کر کے
واسطے دخل پانے کے نالش کيا مدعي عليه با نکار اظهار
بيدخلي مدعي کے يهه جواب ديا که زمين متنازعه فيه
دراصل سے بصورت جزء اُسکے موضعات بندوبستی ده
ساله کے خود اُسکے يعني مدعي عليه کے دخل مين هی
اور اِسي بنياد پر تکرار تمادي کي پيش کيا ؞ عدالت
ماتحت نے اِس وجه سے که چونکه تکرار تمادي درپيش
کرده مدعي عليه مبتني اوپر اُسکے اظهار هونے زمين
متنازعه فيه شامل اُسکے موضع کے هی اور اُس اظهار
کو مدعي عليه نے ثابت نهين کيا هی تو اِس حال مين تجويز
تکرار تمادي ضرور نهين هی ؞ عدالت صدر سے
تکرار تمادي کا تجويز نکرنا عدالت ماتحت کا بيجا ٹههر
کر مقدمه واسطے تصفيه تکرار تمادي کے واپس هوا * ۲۲۶۴

چوني مهتون وغيره ؞ بنام ؞ [illegible] چند ساهو وغيره
صدر امين اطلي د[illegible]ر سے جو مطلب نکالکر اُسکو
بمنزل ثبوت منظور نهين کيے هين وه مطلب اُنکا غلط

ٹھہرا اِسواسطے مقدمہ واپس ہوا کیونکہ اُسی مطلب
غلط کی بنیاد پر مدار فیصلہ صدر امین اعلی کا ھی * ٣٦٨

مساۃ لچھوت کنور وغیرہ ؛ بنام پھول باس کنور وغیرہ
دس امر پر سوال اپیل خاص منظور ہو تھا وہ امقدمہ
سے متعلق نہونیکے سبب سے اپیل خاص دسمس ہوئی * ٣٧٣

شمبھو رام ؛ بنام ؛ بدیع الرحمن وغیرہ
عدالت ماتحت کے کیفیت نالش کو غلط تفہم کرنیکے
سبب سے مقدمہ واپس ہوا * ٣٧٦

مستر جیمس فریمن ؛ بنام ؛ رانی سرت منی دیبہ وغیرہ
عدالت ماتحت کے باستدلال ایسے نظیر کے موجب جا
اسمقدمہ کا نہین ٹھہرا نالش کو دسمس کرنیکے سبب سے
مقدمہ واپس ہوا * ٣٧٨

بھوکن ؛ بنام ؛ دنوما ن پرشاد
شیخ محمد حسین ؛ بنام ؛ ایضا
حکم صاحب جج ضلع جومشعر اِسبات پر تھا کہ تجویز بدل
غیر حاضری مین اپیلانت یا اُسکے وکیل کے [illegible]
ھی مسترد ہوا * ٣٨١

رادھے سنگھ ؛ بنام ؛ پرشن ساھو وغیرہ
دکریدار نے میعاد ۱۲ برسکے ۱۲ روز باقی رہتے درخواست
اجرای دکری کیا مگر ایسے محکمہ مین درخواست دیا
جسکو اُسکے اجرای دکری کا اختیار نتھا اِسواسطے اس
محکمہ سے اُسکی درخواست نا منظور ہوکر محکمہ مناسب
مین درخواست کرنیکا حکم ہوا [illegible] مین عدالت صدر
سے یہہ تجویز ہوئی کہ حکم مذکور [illegible] سے دکریدار
کو پھر ۱۲ برسکی میعاد واسطے اجرای دکری کے حاصل

نہیں ہوسکتی ہی بلکہ اُسی ۱۲ روز کے اندر اسکو درخواست
اجرای ڈگری بمحکمہ مناسب کرنا چاہئے تھا پس چونکہ
اس مقدمہ میں ڈگریدار کی درخواست اجرای ڈگری
محکمہ مناسب میں بعد ۲۰ روز از تاریخ حکم محکمہ اول
کے منظور ہوئی ہی اسواسطے حکم عدالت ماتحت
کا بابت منظوری درخواست مذکور دستر دہوا * ۲۳۸۴

راجہ پرتاب چند رسنگہ وغیرہ بنام مسٹر فرگسن وغیرہ
مقدمہ اجرای ڈگری دا فیخزانہ کے چونکہ عدالت
اپیل ضلع میں اس امر کی تجویز نہیں ہوئی ہی کہ آیا
جس محال کا باقیخزانہ ڈگری ہو تھا وہ محال دوسرے
شخص کے دخل و قبض میں جانیکے سبب سے اب
اجرای ڈگری مذکور اس محال پر ہوسکتا ہی یا نہیں
اسواسطے اس امر کی تجویز ثانی کے لئے مقدمہ
واپس ہوا * ۲۳۸۹

مسماۃ جسونت کنور بنام پورنچند ر
بابو گنگا گوبند بنام ایضا
واسطے تدارک و تجویز صحت و نتیجہ امر مندرجہ مقدمہ کے
جو بعد اس ڈگری کے تحریر پایا تھا جو بمعرض اجرا
لے ہی مقدمہ واپس ہوا * ۲۳۹۱